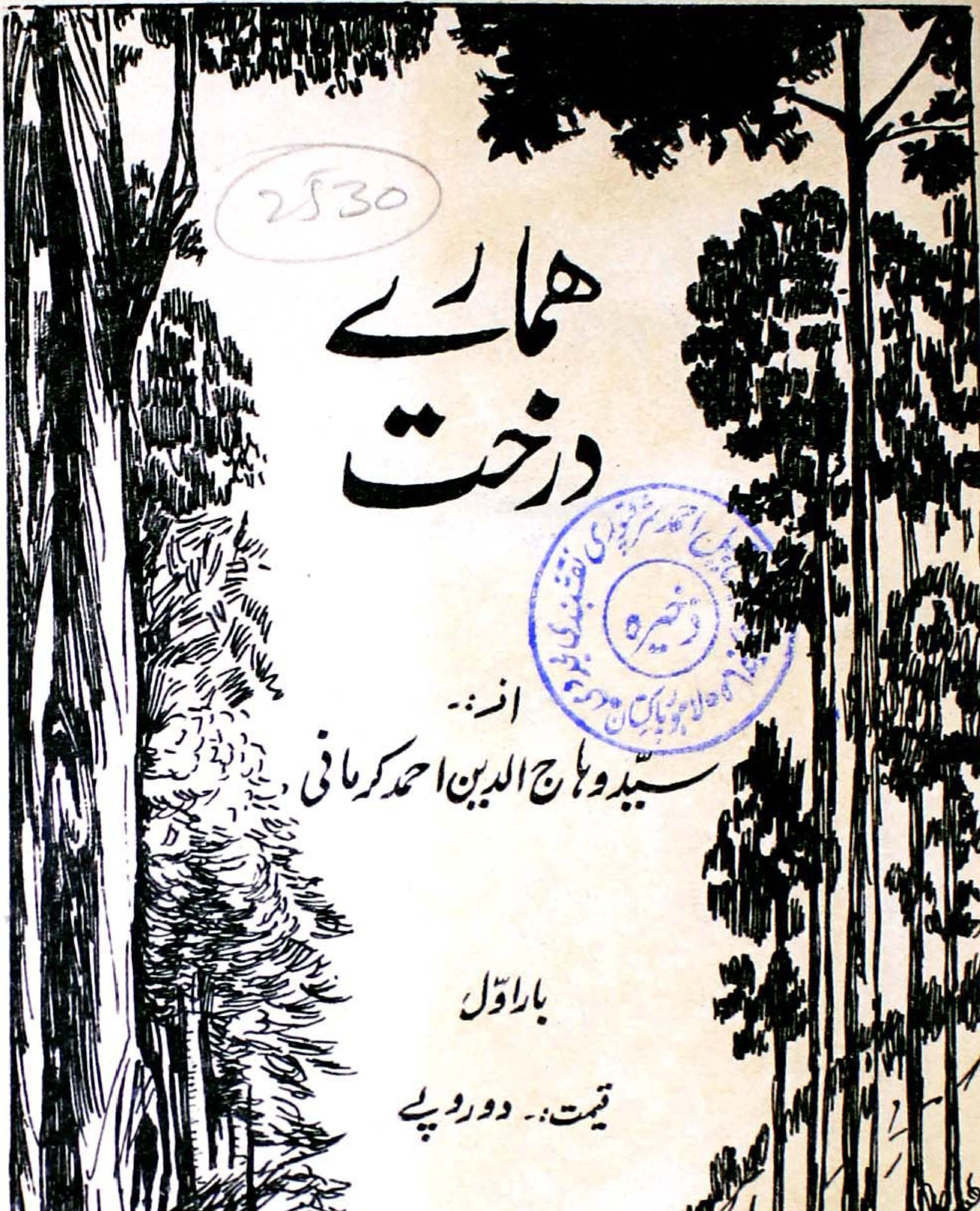

2530

ہمارے درخت

از:-
سیّد وہاج الدین احمد کرمانی

ذخیرہ

بار اوّل

قیمت:- دو روپے

شائع کردہ:- بیورو آف ایگریکلچرل انفارمیشن، مغربی پاکستان - لاہور

Marfat.com

60670

ترتیب

حصہ اوّل

ہمارے جنگل اور ان کی اہمیت ۹

مغربی پاکستان کے جنگل ۲۱

فارمی شجرکاری ۶۹

حصہ دوم

عملہ جنگلات کے فرائض ۱۰۵

عملہ جنگلات کے لئے ہدایات ۱۰۷

حصہ سوم

جنگلات سے متعلقہ قواعد ۱۴۵

تمہید ۱۴۷

Marfat.com

2530

پیش لفظ

تاریخ بنی نوع انسان کے ماہرین کہتے ہیں کہ نوعِ انسانی کے جدِّ اوّل سرسبز و شاداب درختوں کی شاخوں کی محرابوں سے نکل کر اس دنیا میں آئے تھے۔ قرآنِ حکیم میں قصّۂ آدمؑ کی روایت بھی ان کے اس نظریئے کی تصدیق کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں بھی حضرت آدمؑ کا ابتدائی مسکن جنّت بتلایا گیا ہے جس کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ وہاں درخت ضرور موجود ہیں۔ پھر "شجرِ ممنوعہ" کے ذریعے انسان کی آزمائش کا قرآنی قصّہ اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ انسان کو روزِ اوّل ہی سے درختوں کے ساتھ گہرا قلبی لگاؤ رہا ہے اور درختوں کی محبّت کی جڑیں اس کی فطرت میں اتنی گہری اتری ہوئی ہیں کہ وہ اپنی اُخروی جنّت کا تصوّر بھی سرسبز و شاداب درختوں کے خوشنما اور دلرُبا مناظر پر ہی قائم کرتا ہے۔

درختوں کی انسانی دوستی میں کلام نہیں۔ کون نہیں جانتا ہے کہ اوّل اوّل انسان نے اپنی زندگی کی تمام ضروریات یعنی خوراک، پوشاک اور ٹھکانہ جنّت سے ہی پوری کیں اور اسی نے اُسے کھانے کو پھل، تن ڈھانپنے کو پتّے اور سر چھپانے کو سایہ مہیّا کیا۔ لیکن یہ طرفہ ستم ظریفی ہے کہ جوں جوں انسان مہذّب ہوا وہ اپنے اس قدیم محسن سے بے وفا ہوتا گیا بلکہ نوبت یہ ہے کہ آج ہم اپنی زبان میں "جنگلی"

Marfat.com

کا لفظ "مہذّب" کی ضد کے طور پر استعمال کرتے ہیں حالانکہ دنیا میں ہر کہیں ہر زمانے میں جنگل اور تہذیب وتمدن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ رہا ہے اور تاریخ میں ایسی مثالوں کی کمی نہیں کہ جن اقوام نے اپنے جنگلوں کی حفاظت نہ کی اور انھیں بلا سوچے سمجھے کاٹ ڈالا ان کی زراعت اور تہذیب تباہ و برباد ہوگئی اور رفتہ رفتہ وہ اقوام ہی صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ اس کے برعکس جن اقوام نے اپنے ریگزاروں اور بیابانوں کو آباد کرنے پر توجّہ دی تو انھوں نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہی تھا کہ جنگل لگائے، اور یوں بھی ہوا ہے کہ صرف ایک ہی شخص اٹھا اور اس نے وسیع پیمانے پر جنگل لگا کر ایک بستی کی بنیاد ڈالی۔ اور رفتہ رفتہ ایک چھوٹا سا ملک تخلیق کر دیا۔

جدید سائنسی تحقیقات نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ عالمِ فطرت چار عناصرِ کبریٰ پر مشتمل ہے یعنی زمین، پانی، نباتات (درخت اور سبزہ) اور حیوانات۔ جب تک ان چار عناصرِ کبریٰ میں توازن قائم رہتا ہے زمین انسانی زندگی کیلئے ایک سازگار ٹھکانہ مہیّا کرتی رہتی ہے فطرت کے یہ اجزائے ترکیبی ایک دوسرے سے مل جل کر نہ صرف ایک وحدت کو تشکیل دیتے ہیں بلکہ ایک دوسرے پر انحصار بھی رکھتے ہیں اور ان میں سے اگر کسی ایک جزو کو بھی ضائع کر دیا جائے تو وہیں فطرت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ اور فطرت کا سارا نظام بگڑ کر رہ جاتا ہے۔ بالخصوص جنگلات اور زراعت تو باہم گر ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ ایک دوسرے کے لئے جزو لاینجزیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جنگلات ہماری زراعت پر بے شمار طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ کوئی بھی صاحب فہم زراعت ہیں ان کے مشفقانہ کردار کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یہ ہماری زراعت کے لئے سایۂ رحمت ہیں یہ ہماری آب و ہوا کو مرطوب رکھتے ہیں، فصلوں اور باغوں کو گرم لُو اور آندھیوں سے بچاتے ہیں، بارانِ رحمت کو جوش میں لاتے ہیں، سیلابوں کی روک تھام کرتے ہیں زمین کو بُردگی سے بچاتے ہیں، ایک طرف زمین کی آبی گرفت کو مضبوط کر کے اُسے قابلِ کاشت بناتے ہیں۔ تو دوسری طرف سیم و تھور کے لئے نل کنوؤں کا کام دیتے ہیں۔ ایندھن کے لئے اپلوں کا نعم البدل ہیں اور گوبر کو کھاد کے لئے بچاتے ہیں، جن سے ہماری زمینوں کی زرخیزی قائم رہتی ہے اور اس کے علاوہ چراگاہ مہیّا کرتے ہیں جن پر ہمارے مویشی پلتے ہیں۔

زراعت کے علاوہ درختوں کی صنعتی اہمیت بھی کچھ کم نہیں، عمارتی لکڑی، فرنیچر، ربڑ،

لاکھ، کاغذ، ریشم، دوائیں، تارپین، گوند، بیروزہ، پلاسٹک، سیلولوز اور بے شمار دیگر اشیاء جنگلوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ جانوروں کی کم و بیش پندرہ سو اقسام جنگلوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے بے شمار صنعتی اشیاء حاصل ہوتی ہیں۔ پھر زراعت اور صنعت سے قطع نظر درختوں کی زیبائشی اور آرائشی قدر و قیمت بھی کچھ کم اہم نہیں ہے جس کا احساس کرنے کے لئے ذرا اپنے تصوّر میں اس حسین دنیا سے درختوں کو نکال کر دیکھئے کہ کس طرح ہر طرف ویرانیاں ہی ویرانیاں برسنے لگتی ہیں۔

درختوں کے ان گوناگوں فوائد کے پیشِ نظر ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی بھی جغرافیائی خطّے کی نباتات میں فطری توازن اور زرعی معیشت میں استحکام پیدا کرنے کے لئے کم سے کم پچّیس فی صد رقبے میں جنگلات ہونے چاہئیں۔ مغربی پاکستان میں جنگلات کا رقبہ تین ساڑھے تین فی صد سے زیادہ نہیں حالانکہ جہاں تک ہمارے زمینی وسائل کا تعلّق ہے مغربی پاکستان میں اس وقت تیرہ کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ رقبہ جو مجموعی رقبہ کا ۶۸ فی صد ہے بے آب و گیاہ ویران اور بنجر پڑا ہوا ہے۔ جس میں سے بیشتر رقبے کا مصرف اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ جہاں کہیں ممکن ہو درخت لگا دیئے جائیں۔

قدرت نے مغربی پاکستان کے وسیع و عریض صحرا اور بیابان شاید اسی لئے ہمارے حصّے میں رکھے تھے کہ ہمیں اپنے جذبۂ عمل کو پوری طرح بروئے کار لانے کا موقعہ ملے اور ان کی پہنائیوں میں ہماری تہذیب خوب پھل پھول سکے۔ یہ بیابان و ریگستان زندگی کی رونقوں کے لئے اپنی آغوش وا کئے ہماری قوم کو حسرت سے تک رہے ہیں۔ کہ عزم و ہمّت رکھنے والے لوگ تھل، تھر، چولستان اور کوئٹہ و قلات کی زمینوں کی سبزہ و روئیدگی کے لئے ترستی ہوئی نگاہوں کا پیغام سنیں ا انھیں سرسبزی و شادابی کا مژدہ سنائیں۔

بد قسمتی سے ہمارے زمینداروں نے جنگلات کی اہمیت کو ابھی پوری طرح محسوس نہیں کیا۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اسے اقتصادی اعتبار سے نفع بخش نہیں سمجھتے۔ جنگلات کے بارے میں بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ ایک طویل المیعاد اور صبر آزما کاروبار ہے۔ جنگلات کے کاروبار کو قلیل میعاد اور اقتصادی اعتبار سے نافع بنانے کے لئے تحقیق و تفتیش کا میدان بہت وسیع ہے جو ہمارے ماہرین کے لئے ایک کھلے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایسے مفید درخت معلوم کئے جائیں جو نہ صرف ہماری آب و ہوا میں تیزی سے نشو و نما پاسکیں بلکہ ان سے لکڑی اور دوسری مصنوعات حاصل ہونے کی

Marfat.com

مدّت بھی اتنی قلیل ہو کہ ان کی آمدنی یا منافع زراعت کے دوسرے شعبوں سے اگر زائد نہیں تو کم بھی نہ ہو، اس کے علاوہ مختلف زمینوں کے لئے مناسب درخت معلوم کرنے اور زرعی فصلوں کے ساتھ ساتھ درختوں کی ملی جلی کاشت کے مختلف اقتصادی پہلوؤں کا جائزہ لینا بھی ایک نہایت اہم کام ہے جس پر ہمارے ماہرین کو تحقیق کرنی چاہیئے۔

زمینداروں میں جنگلات کی اہمیت کا شعور اس لئے بھی بیدار نہیں ہوا کہ ان کی رہنمائی کے لئے جنگلات کے موضوع پر کوئی عام فہم کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی اور یوں بھی بعض وجوہ کی بنا پر جنگلات کی توسیعی سرگرمیاں سُست رہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے ہاں ابھی تک جنگلات حکومت اور محض حکومت کی ذمہ داری شمار ہوتے رہے جس سے عوام نے کوئی سروکار نہ رکھا ماسوائے اس کے کہ چند بیوپاری جنگلات سے لکڑی کے ٹھیکے حاصل کر لیں۔ محکمہ زراعت کے توسیعی عملے کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگوں کو شجرکاری کی ترغیب دلائیں اور جنگلات کو زراعت ہی کا ایک حصہ خیال کریں جہاں تک جنگلات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کا تعلق ہے مجھے توقع ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے زمینداروں، توسیعی کارکنوں اور محکمہ جنگلات کے عملہ کی بہت سی مشکلات دُور ہو جائیں گی۔

یہ کتاب میرے ایما پر میرے عزیز دوست سید تاج الدّین احمد کرمانی نے تصنیف کی تھی انھوں نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے نہایت قیمتی معلومات کو اس کتاب میں یکجا کیا ہے مسٹر صلاح الدّین احمد ناظم اعلیٰ جنگلات لاہور رینج نے اس پر نظرثانی کی۔ علاوہ ازیں اس کتاب کو موجودہ شکل دینے میں بعض دوسرے ماہرین کے قیمتی مشوروں کو بھی بڑا دخل ہے۔ مثلاً فارمی شجرکاری کا باب مسٹر غلام احمد اور شیخ محمود اقبال نے لکھا ہے، اس طرح ہمارے جنگلات اور ان کی اہمیت پر بھی بعض اضافے شیخ محمود اقبال کے قلم کے مرہون منت ہیں، آخر میں تمام کتاب کو فنی نقطۂ نظر سے چوہدری محمد نواز صاحب (ورکنگ پلین سرکل) نے بھی دیکھا اور بعض مفید مشورے دیئے۔ کتاب کے کچھ حصوں کا اردو ترجمہ ابن حسن زیدی صاحب نے کیا اور کتابت کی اغلاط کو بھی درست کیا۔ میں ان تمام حضرات کا ممنون ہوں کہ ان کی مجموعی کاوشوں کی بدولت جنگلات کے موضوع پر یہ دقیق اور بلند پایہ کتاب معرض وجود میں آئی لیکن یہ بات صریحاً ناانصافی کے مترادف ہوگی اگر میں اس کتاب کی اشاعت پر اصل مصنّف سیّد تاج الدّین احمد کرمانی کو خصوصی ہدیۂ تبریک پیش نہ کروں۔ کیونکہ اس کتاب کا معتدبہ حصّہ انہی کے رشحاتِ قلم پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر وہ نہ صرف میرے بلکہ ان

Marfat.com

تمام کاشت کاروں، توسیعی کارکنوں اور محکمہ جنگلات کے عملے کے شکریئے کے مستحق ہیں جو اس کتاب کی قیمتی معلومات سے مُستفید ہوں گے، اور آخر میں مَیں مسٹر صادق قریشی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی راہنمائی میں اس کتاب کے اشاعتی مراحل طے ہوئے۔

یہ کتاب تین حصّوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصّہ جنگلات اور ان کی اہمیّت پر مشتمل ہے، یہ حصہ کاشت کاروں کے لئے بہت مفید ہے۔ دوسرے حصّے میں جنگلات کے عملے کے فرائض بیان کئے گئے ہیں، جو عملہ جنگلات کیلئے دستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے، اور تیسرے حصّے میں جنگلات کے قواعد درج ہیں اور یہ معلومات زمینداروں، توسیعی کارکنوں اور جنگلات کے عملے کے لئے یکساں مفید ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تینوں قسم کے قارئین اپنی اپنی ضروریات کے مطابق مستفید ہوں گے

(دستخط)

۲۰ اگست ۱۹۶۵ء

سیکرٹری زراعت حکومت مغربی پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

حصّہ اوّل

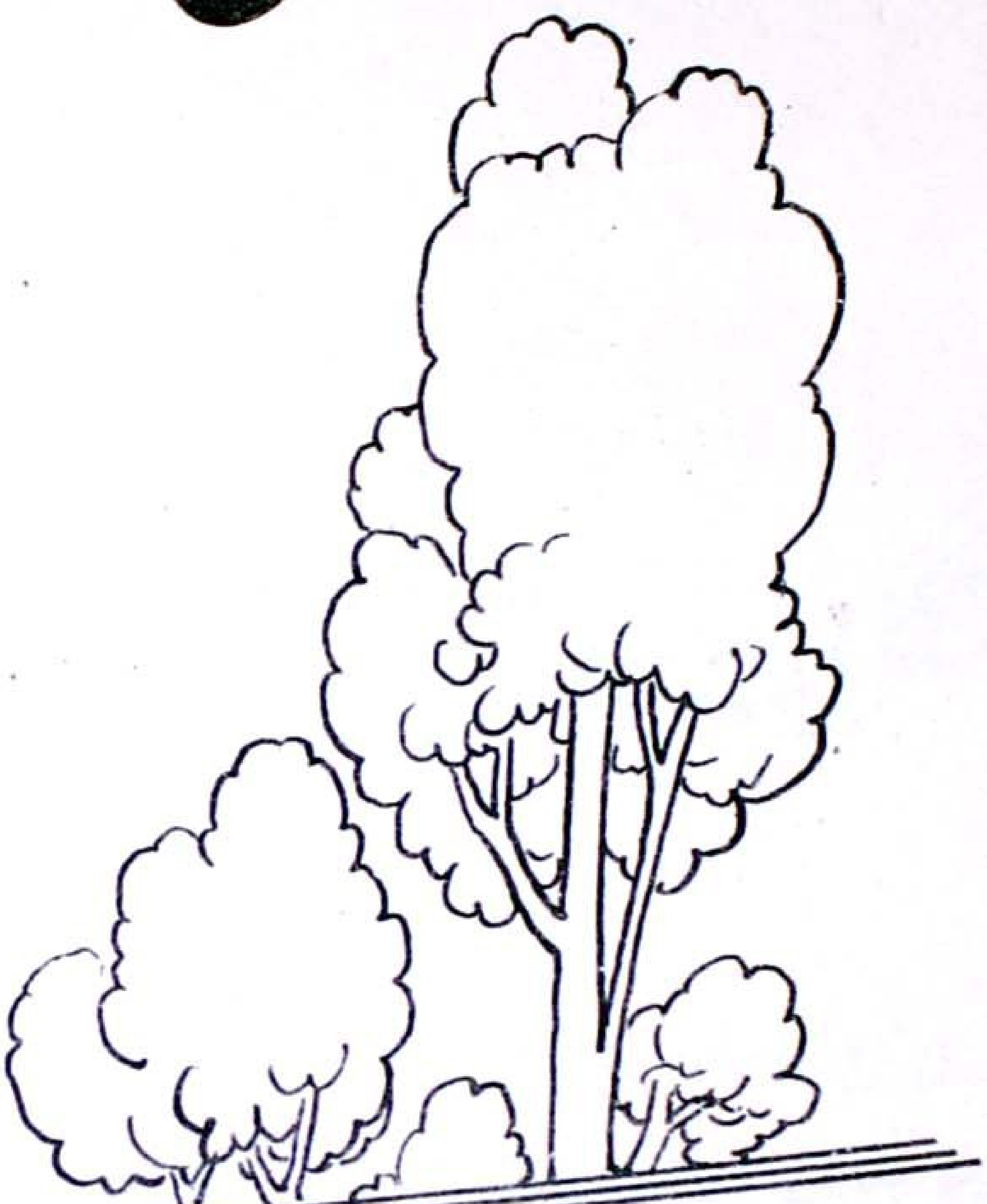

ہمارے جنگل اور اُن کی اہمیّت

Marfat.com

Marfat.com

جنگلات اور ان کی اہمیّت

تہذیب کی صبحِ نَو سے بہت پہلے قدیم ترین انسانوں کے زمانے میں کرّۂ ارض کا بیشتر حصّہ گھنے جنگلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ موجودہ مختلف النوع جنگل اور درختوں کی اقسام اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ قدیم جنگلوں نے امتدادِ زمانہ کے ساتھ ارتقائی منازل طے کرکے یہ شکل وصورت حاصل کی ہے۔ گمان ہوتا ہے کہ سطحِ ارض کے وہ حصّے جنگلات کی پیداوار سے خالی تھے جو یا تو اپنی بلندی کے باعث پیہم برف باری کی زد میں رہتے تھے۔ جیسے پہاڑوں کی فلک بوس چوٹیاں یا وہ بنجر و ناکارہ صحرائی و ریگستانی علاقے تھے جہاں کے موسم انتہائی گرم وخشک تھے کہ رطوبت ونمی کے فقدان کے باعث وہاں نباتات کا زندہ رہنا محال تھا یا پھر وہ علاقے جو دلدلی زمینوں اور سیم زدہ رقبات پر مشتمل تھے کہ نمی و رطوبت کی کثرت کے باعث ان میں درختوں پودوں کا زندگی کرنا مشکل تھا۔ سالہا سال بعد انسان بھی ارتقائی منازل طے کرتا گیا اور اس کی دست بُرد سے سلسلہ ہائے جنگلات بھی متاثر ہوتے رہے۔ لیکن شروع شروع میں انسان کم تعداد

Marfat.com

میں تھے اور جنگل نہایت گھنے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ انسانوں کی تعداد اور ان کی ضروریات بڑھتی گئیں۔ وہ گروہوں اور جماعتوں میں بٹ گئے۔ زراعت کے لئے جنگل صاف کئے جانے لگے۔ اور بھیڑ بکریوں کے گلّے پالے جانے لگے۔ زمینوں پر ملکیتی قبضے ہونے لگے۔ اس کے نتیجے میں جنگل کٹتے اور سمٹتے گئے اور زرعی زمینوں میں توسیع ہوتی گئی۔ یہ سلسلہ اور جنگلوں کو نقصان پہنچانے کا یہ رجحان تقریباً دس ہزار سال پہلے شروع ہوا تھا اور تا حال جاری ہے۔

انسان کا ابتدائی مسکن

حیات انسانی میں جنگلات کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اگرچہ جدید تہذیب کے گوناں گوں تقاضوں اور ضروریات کے تحت جنگلات بتدریج کم ہوتے جا رہے ہیں۔ تاہم صفحۂ ارض کے دُور افتادہ دشوار گزار گوشوں میں جہاں انسان کا ہاتھ مشکل سے پہنچ سکتا ہے اور جہاں آب و ہوا نباتات کی بقا کے موافق ہے قدرت نے جنگلات برقرار رکھے ہیں اور یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ جنگلات کی انتہائی تباہی کے باوجود اب بھی روئے زمین کا ایک چوتھائی حصّہ زیر جنگلات ہے، دریائے نیل کی وادی اور ایسے ہی چند دیگر خطوں کے سوا انسانی آبادی کے اہم مراکز سطح ارضی کے ایسے خطوں میں واقع ہیں جہاں کی آب و ہوا جنگلات کی نشوونما کے موافق ہے، یا جہاں شجرکاری اور جنگل بانی کے زیادہ امکانات ہیں مثال کے طور پر منطقۂ حارہ کے جنگلات TROPICAL FORESTS میں دریائے ایمیزان کے گھنے جنگل جو ہنوز انسان کی دسترس سے باہر ہیں۔ ہسپانیوں نے جب اس سرزمین کا سراغ لگایا تھا تو اس وقت بھی وہاں نیم وحشی انسانی قبائل آباد پائے گئے تھے۔

کرّۂ ارض کی عمر تقریباً بیس کھرب سال سمجھی جاتی ہے۔ اس پر پہلے پہل انسانی وجود کی نمو اس طویل مدّت کا دو ہزارواں حصّہ یعنی صرف ایک ارب سال قرار دی گئی ہے۔ بالفاظ دیگر انسانی حیات کے مقابلے میں نباتات و حشرات الارض

یا حیوانات کی زندگی کا سلسلہ زیادہ قدیم مانا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے قبل اس کے لئے ماحول پہلے ہی تیار کر رکھا تھا۔ جس میں وہ آرام و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کر سکے اور جہاں اس کی حاجات و ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں

انسانی تہذیب میں جنگلات کا مقام

نباتات کی نشو و نما کے لئے پانی اور بارش کی موجودگی ضروری ہے۔ جیسے جیسے اور جہاں جہاں پانی کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے وہاں وہاں نباتات کا سلسلہ بھی کمتر و حقیر ہوتا جاتا ہے۔ اگر دنیا کے مختلف حصوں پر غائر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ بہترین جنگلات ایسے ہی علاقوں میں واقع ہیں جہاں بارش بکثرت ہوتی ہے۔ اس کے بعد بڑی بڑی گھاس کے علاقے (گیاہستان) ہیں۔ پھر جھاڑی دار جنگل اور بالآخر ریگستان رہ جاتے ہیں۔ چونکہ سرسبز و شاداب جنگلات میں شکار کرنے۔ کھانے پینے اور پناہ حاصل کرنے کی سہولتیں میسر تھیں۔ اس لئے قدیم وحشی انسانوں نے جنگلات ہی کو اپنا مسکن بنایا۔ یہ بات اگرچہ بظاہر مہمل معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتِ امر یہی ہے کہ ہم انھیں جنگلوں میں رہنے والے وحشی و نیم وحشی انسانوں کی اولاد ہیں جو جنگل کی قدیم محنت کش زندگی کو ترک کر کے تہذیب حاضر کے آسائش پسند سائنسی اور مشینی دور میں داخل ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے یورپ اور ایشیا ہی کی سرزمین میں جنگلوں کو کاٹ کر گندم کی کاشت کی گئی تھی، اسی طرح وسطِ امریکہ میں بھی اولاً مکئی کو کاشت کیا گیا۔ دھان کی کاشت اگرچہ زیادہ مرطوب علاقوں میں ہوئی پھر بھی وہاں کے جنگلات ہی کو صاف کر کے زمین حاصل کی گئی۔

Marfat.com

تمدّنِ انسانی پر جنگلات کا اثر

جنگلات انسانی کلچر یعنی اس کی شائستگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں جنگلات کے حسین دلفریب مناظر عالموں شاعروں اور آرٹسٹوں کو ہمیشہ متاثّر کرتے اور دعوتِ نظارہ دیتے رہتے ہیں۔ انسان نے اپنے جمالیاتی ذوق کو جنگلات سے تسکین دی ہے۔ یہاں تک کہ دُنیا کی بعض قوموں نے درخت اور جنگلات کو حسن فطرت کا بہترین مظہر خیال کرتے ہوئے ان کی پرستش تک کی ہے۔ اور انھیں دیوتاؤں کا درجہ دیا ہے۔ مسلمان شعراء صوفیائے کرام وعارفین نے بھی درختوں کی عظمت کو پہچانا ہے اور ان کے بارے میں یہاں تک کہا ہے کہ ؎

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار! (سعدی علیہ الرحمۃ)

بہر صورت کوئی انسان ایسا نہ ہوگا جو درخت اور جنگلات کو خوش منظر نہ پاتا ہو، اور ان کے زیر سایہ سکون وراحت اور ایک طرح کا روحانی انبساط نہ محسوس کرتا ہو مہذّب دُنیا کے ملکوں کا دستور العمل بن گیا ہے کہ وہاں کے لوگ زندگی کی مصروفیتوں سے ایک گونہ فرصت نکال کر سیر وتفریح اور تبدیلی کے لئے اپنے ملک کے جنگلوں اور باغات کا رُخ کرتے ہیں۔ لق ودق صحراؤں، ریگستانوں اور ویرانوں کو دیکھ کر خوشی اور مسرّت حاصل نہیں ہو سکتی۔

ماحول اور آب وہوا پر جنگلات کے اثرات

ہر شخص جانتا ہے کہ درخت کے سائے میں ٹھنڈک ہوتی ہے اور اسکے تلے دھوپ کی تپش سے پناہ ملتی ہے۔ اگر ایک تنہا درخت کا یہ اثر ہو سکتا ہے۔ تو جنگلات کے لاکھوں درختوں کا اثر گردو نواح کے ماحول پر کیا ہوتا ہوگا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں جنگلات ہوں گے وہاں گرمی کی شدت میں نسبتاً کمی ہوگی۔ سردیوں میں

Marfat.com

یہی جنگلات گردونواح کو سرد ہواؤں سے بچاتے ہیں اور سائنس سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جہاں جنگلات ہوں گے وہاں گرمی اور سردی کی شدت میں تخفیف ہوگی اور آب و ہوا نسبتاً معتدل رہے گی۔

مغربی پاکستان میں بھی مشاہدے سے ثابت ہوا ہے کہ گرمیوں میں کھلے ہوئے علاقوں کی نسبت جنگلات سے ملحقہ علاقوں کے اندر آٹھ ڈگری تک درجہ حرارت میں کمی ہو جاتی ہے اور سردیوں میں تین ڈگری تک سردی کم ہو جاتی ہے۔

جنگلات انسان اور اس کے مویشیوں نیز زرعی فصلوں کی تندوتیز ہواؤں اور خطرناک آندھیوں سے حفاظت کرتے ہیں جہاں جنگل کاری عمل میں لائی گئی ہے۔ وہاں آندھیاں کم ہو گئی ہیں۔ درختوں کی حفاظتی قطاریں ہوا کی رفتار کو ۲۰ سے ۶۰ فی صد تک کم کر دیتی ہیں۔

جنگلات کی وجہ سے ہوا کے درجۂ رطوبت یعنی نمی میں بھی اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ ہرچند یہ فرق زیادہ نمایاں نہ ہو۔ لیکن اعداد و شمار سے ثابت ہوا ہے کہ جنگلات کے قریب بارش میں بھی ایک فی صد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو نہ صرف جنگلات بلکہ قرب وجوار کی زرعی زمینوں کے لئے بھی مفید ہے پہاڑوں پر جہاں برف باری ہوتی ہے جنگلات کی وجہ سے ہی برف آہستہ آہستہ پگھلتی ہے اس طرح بتدریج زمین کو نمی بہم پہنچتی رہتی ہے۔ بخلاف اس کے جنگلوں سے محروم پہاڑی چوٹیوں پر دھوپ تیزی سے برف کو پگھلا دیتی اور میدانی علاقوں میں دریا جا بجا ایک دم پانی سے اُبل پڑتے اور سیلاب کی آفت بپا کرتے ہیں۔ زمین کے بخارات جنگلات ہی کی بدولت متوازن رہتے ہیں۔ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ جنگلات کی مدد سے زمین کی نمی کو ۱۰ سے ۸۰ فی صد برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ زمین کی حرارت بھی جنگلات کی وجہ سے معتدل رہتی ہے اور ۱۲ سے ۳۰ فٹ گہرائی تک زمین کے اندرونی درجۂ حرارت کی تعدیل کرتی ہے۔

جنگلات کی وجہ سے زمین کی سطح کی مٹی کو نامیاتی (ORGANIC)

اجزا بہم پہنچتے رہتے ہیں جس سے زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے سرسبز و شاداب جنگلات سے تقریباً ۸۰ من فی ایکڑ نامیاتی کھاد بہم پہنچتی ہے۔

جنگلات کے تحفظ سے دریاؤں میں سیلاب کی آفت کم ہی نہیں ہو جاتی بلکہ باقاعدہ جنگل کاری کے ذریعے سیلابوں کا مکمل سدّباب بھی کیا جاسکتا ہے۔ جنگلات رفتہ رفتہ اُن کی تیزی اور تباہ کاری کو روک سکتے ہیں اور زمین کے کٹاؤ کا استیصال کر سکتے ہیں۔ جنگلات ہی زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

دنیا میں انسانی تہذیب کے بعض گہوارے ایسے بھی تھے جہاں نہ تو انسان کو جنگلات ہی ملے اور نہ ان کو برباد کرنے کی نوبت پیش آئی۔ وادیٔ نیل کی قدیم مصری تہذیب کے دور میں زراعت نے بہت ترقی کی اور زراعت کے لئے آبپاشی کا استعمال سب سے پہلے یہیں رائج ہوا۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ مصر کی یہ قدیم تہذیب جنگل اور لکڑی سے محروم ہونے کے باعث ناکام ہوگئی۔ اس زمانے میں عام اقسام کی لکڑی مصر میں بھی دستیاب تھی لیکن عمدہ اور اعلیٰ لکڑی پانچ ہزار سال پیشتر بھی دمشق سے درآمد کی جاتی تھی۔ پھر رفتہ رفتہ لکڑی کے تمام تر وسائل وہاں ختم ہو گئے اور اس بنا پر دنیا کی مشہور و معروف قدیم مصری تہذیب تادیر سلامت نہ رہ سکی۔

ان بیّن فوائد کے باوجود تاریخ اس حقیقت کی شاہد ہے کہ انسان ہمیشہ جنگلات کو کاٹ کر یا جلا کر زراعت کے لئے زمین صاف کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اس زمانے میں بھی اس امر کی مثالیں دنیا میں موجود ہیں۔ مشرقی پاکستان کے پہاڑی قبائل اب بھی جنگلوں کو جلا کر کاشت کاری کے لئے زمین صاف کرتے ہیں۔ اور جنوبی امریکہ میں تو یہ طریق کاشت بہت پسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔ ہر چند کہ یہ تصوّر ذہن انسانی سے بالاتر نہیں کہ جنگلات انسان کے لئے مفید بھی ہیں اور ضروری بھی۔ تاہم زراعت کی خاطر جنگلات کو تباہ کرنے میں اس نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور انسان کی اس غلط کارانہ پالیسی نے ہمیشہ قانون قدرت کو درہم برہم رکھا۔ حتیٰ کہ علم و سائنس کے اس انتہائی دور میں بھی یہ تصادم ختم نہیں ہو سکا۔ یعنی آج بھی ہم یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں کہ کہاں کہاں

Marfat.com

زراعت کی جائے اور کہاں جنگلات قائم رکھے جائیں۔

یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر غیر آباد زمینوں کو زیرِ کاشت لانا چاہیئے۔ لیکن اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ اسی بڑھتی ہوئی آبادی کو ایندھن اور عمارتی لکڑی کی بھی تو ضرورت پڑے گی۔ آپ بے شک وسیع غیر آباد زمینوں کو قابلِ کاشت بنانے کے لئے حسبِ ضرورت درختوں کو کاٹ سکتے ہیں۔ لیکن خدارا اسی زمین پر مناسب گوشوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلوں پر ایسے ٹکڑے بھی باقی چھوڑ دیں جہاں سے ایندھن اور عمارتی لکڑی کی آئندہ ضروریات پوری ہو سکیں۔ آخر جنگلات کے لئے بھی تو زمین درکار ہے۔

دھات کا زمانہ

معدنیات کے انکشاف میں دھاتوں کی تحقیق یعنی کانسی اور اس کے بعد لوہے کی دریافت انسانی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ جنگلات کے بارے میں انسان کا نقطۂ نظر اس وقت سے بدلا جب معدنیات اور خاص طور پر دھاتوں کا استعمال شروع ہوا۔ ابتدا میں لکڑی سے صرف کھانا ہی پکانے کا کام لیا جاتا تھا۔ لیکن اس کے بعد مختلف کاموں کے لئے لوہا گلانے کی خاطر بھی لکڑی کی ضرورت پیش آئی۔ لکڑی سے آگ بنانے اور آگ سے لوہا گلانے کا کام لیا گیا۔ پھر لوہے سے ایسے اوزار بنائے گئے جن سے درخت کاٹنا بالکل آسان تھا۔ چنانچہ جنگلوں کی قطع و برید بکثرت ہونے لگی اور آہنی آلات کے ذریعے لکڑی سے انسانی ضرورت کی نت نئی اشیا بنائی جانے لگیں جس سے زندگی میں آرام و آسائش کی بنیاد پڑی اس حیثیت سے عیش کوشی اور آرام طلبی میں اضافہ ہوا اور جوں جوں انسان زیادہ عقلمند و متمدن ہوتا گیا اسی نسبت سے انسانی زندگی میں لکڑی کا استعمال بھی فزوں تر ہوتا گیا۔ چنانچہ گھر بننے لگے اور رہنے سہنے کی جملہ اشیاء لکڑی سے بنائی جانے لگیں عمارات میں لکڑی کا استعمال ہونے لگا۔ زرعی آلات لکڑی کے بنائے جانے لگے اور پھر

Marfat.com

لکڑی سے کشتیاں اور جہاز بھی تیار کئے جانے لگے۔ غرض جوں جوں انسان زیادہ مہذّب ہوتا گیا اسی نسبت سے لکڑی کے استعمال میں اضافہ ہوتا گیا۔

تحفّظ جنگلات کا اوّلین محرّک جذبہ

جنگلات کی قطع و بُرید اور لکڑی کی مانگ کے اس طوفان میں اُمید کی ایک کرن نمودار ہوئی یعنی انسان یہ سمجھتا رہا کہ حیوانات کی پناہ کے لئے جنگلات اشد ضروری ہیں اور پھر چونکہ فطری طور پہ انسان شکار سے قطع تعلّق نہ کرسکتا تھا اس لئے اکثر علاقوں میں شکار ہی کی وجہ سے جنگلات کا تحفّظ کیا گیا۔

غالباً زمانۂ قدیم میں بھی کچھ دانشمند انسان ایسے موجود تھے جنھوں نے جنگلات کی اہمیت کا اندازہ لگایا۔ افلاطون (PLATO) نے اپنے زمانے میں یونان کے پہاڑی چشموں کے خشک و مسدود ہو جانے کو جنگلات کی تباہی کا سبب قرار دیا۔ وادیٔ میکسیکو میں سیلاب آنے لگے تو اینریکو (ENRICO) نے ۱۶۵۹ء ہی میں یہ انکشاف کیا کہ سیلاب آنے کی وجہ جنگلات کی بربادی ہے۔

زمین کی زرخیزی کے پاسبان

جنگلات اور مٹی کی زرخیزی میں ایک خاص اہم رشتہ ہے جسے عام انسان سمجھنے سے قاصر ہیں اور آج بھی ہم اس سے بخوبی واقف نہیں۔ عام طور پہ جہاں قدرتی جنگلات واقع ہیں جیسے پہاڑی علاقوں میں وہاں مٹی کی تہہ زیادہ گہری نہیں ہوتی لیکن زرخیز ضرور ہوتی ہے، جب جنگل کاٹ کر کاشت کی جاتی ہے تو چند سال تک فصلیں نہایت عمدہ پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کے بعد اگر مٹی کی حفاظت کا خیال نہ رکھا جائے تو رفتہ رفتہ اسکی طاقت و زرخیزی کم ہوتی جاتی ہے اور خود مٹی یا تو پانی سے کٹ کر بہہ جاتی ہے یا ہوا بُرد ہونے لگتی ہے۔ ہمارے یہاں راولپنڈی، کوہ مری، ہزارہ اور سرحدی علاقے اس کٹاؤ کی بدترین مثالیں ہیں محکمہ جنگلات کی دستاویزات

شاہد ہیں کہ چند سال پہلے جہاں کاشت ممکن تھی وہاں اب گھاس بھی نظر نہیں آتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ منشاءِ قدرت یہی ہے کہ پہاڑوں پر جنگلات برقرار رہیں اور انسانی بہبود اسی میں ہے کہ پہاڑی علاقوں میں جنگلات پر زراعت کو فوقیت نہ دی جائے۔

مشرقی پاکستان یا منطقۂ حارہ کے دوسرے علاقوں میں یہ صورتِ حال اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے جہاں بارشوں کی کثرت سے سطح زمین کی بالائی زرخیز تہہ اوپر نکل آتی ہے۔ علاوہ ازیں ان علاقوں کی سخت گرمی کی وجہ سے مٹی کو نامیاتی مادہ بہم پہنچانے والے ذی حیات بھی جو جنگل کے زیر سایہ پلتے بڑھتے ہیں، نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

ان کوائف سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ جنگلات و زراعت کی باہمی رقابت نقصان دہ ہے۔ البتہ دونوں کے باہم امتزاج و توازن میں انسانی فلاح مضمر ہے۔

سیلاب کی روک تھام

انسان کے لئے پانی کی اہمیت کھانے سے کچھ کم نہیں بلکہ سچ پوچھو تو اجناس خوراک کا دارومدار بھی پانی ہی پر ہے کیونکہ پانی کے بغیر انسان اپنی غذا پیدا نہیں کر سکتا قدرت کے آئین مصلحت سے خالی نہیں۔ جن پہاڑوں سے دریاؤں کا آغاز ہوتا ہے وہاں اللہ تعالٰے نے خاص طور پر سبزہ و نباتات درخت و جنگل اگائے ہیں۔ جب اس سلسلۂ جنگلات اور پردۂ نباتات کو برباد کر دیا جاتا ہے تو نظامِ قدرت میں ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ ننگے پہاڑوں اور چٹیل چوٹیوں سے زرخیز مٹی کی تہہ کٹ کر سمندر میں بہہ جاتی ہے۔ ساتھ ہی خام پہاڑی ملبہ دریاؤں میں طغیانی اور سیلاب لانے لگتا ہے۔ جنگل کاری کی اصطلاح میں ایسے پہاڑی علاقوں کو واٹرشیڈ (WATER SHED) کہتے ہیں۔ چنانچہ واٹرشیڈ کا تحفظ ہمارا قومی مسئلہ بن گیا ہے۔ اور مغربی پاکستان میں اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

انسانی زندگی کی ناگزیر ضروریات

پیداوار جنگلات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ ان کے نت نئے استعمال ظہور میں آرہے ہیں اور تہذیب و سائنس کی روز افزوں ترقی کے دوش بدوش یہ سلسلہ رُو بہ ترقی ہے۔ قدیم زمانے میں جب انسانی ضروریات محدود تھیں اس وقت بھی وہی قومیں زیادہ طاقتور سمجھی جاتی تھیں جن کے قبضے میں زیادہ جنگل تھے۔ کسی قوم کی بحری طاقت کا دارومدار بھی جنگلات ہی پر تھا۔ کیونکہ لکڑی ہی سے کشتیاں اور جہاز بنائے جاتے تھے۔ لوہے کی دریافت کے بعد لکڑی کا استعمال بظاہر کم ہو جانا چاہیے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ تاہنوز مختلف انسانی ضروریات کے لئے لکڑی کے استعمال میں توسیع ہو رہی ہے۔ اور نہ معلوم یہ سلسلہ کہاں جاکر رکے گا۔ لکڑی کی مانگ میں شدّت اور اس کی پیداوار میں کمی کی یہی صورت رہی اور پس ماندہ اقوام نے اپنے جنگلات کی حفاظت و پرداخت کا خیال نہ کیا تو خطرہ ہے کہ دنیا کے بعض ملکوں میں درختوں کا قحط ہو جائے گا۔ حال ہی میں پلاسٹک کی ایجاد کے بعد خیال تھا کہ لکڑی کا استعمال کم کرنے میں اس سے مدد ملے گی۔ لیکن اعداد و شمار سے یہ ثابت نہیں ہوا کیونکہ خود پلاسٹک کی تیاری میں لکڑی اس کا ایک اہم جزو ہے۔ کاغذ بھی جو ہماری جدید تہذیب کا جزو لاینفک ہے جنگلات ہی کی خام پیداوار کا مرہون منّت ہے۔ اسی طرح پلائی وڈ (PLYWOOD) کی ایجاد سے بعض اشیاء کی تیاری میں لکڑی کا خرچ کم ہو جانا چاہیے تھا لیکن خود "پلائی وڈ" اس کثرت سے بننے لگی کہ لکڑی کی بچت کا سوال ہی نہ رہا۔ دنیا کا کوئی کارخانہ ایسا نہیں جہاں کسی نہ کسی صورت میں "پلائی وڈ" کا استعمال نہ ہوا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

Marfat.com

مغربی پاکستان کے جنگل

ملک میں لکڑی کی ضروریات روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں اور ہمیں ہر سال تقریباً تین کروڑ روپے کی لکڑی باہر سے درآمد کرنی پڑتی ہے جس میں ہمارا قیمتی زرمبادلہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جنگلات کا کسی ملک کے اقتصادیات میں خاصہ دخل ہوتا ہے۔ اور جنگلات کی کمی ہمارے اقتصادی نظام کو متاثر بلکہ بعض حالات میں متزلزل کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

تاریخی پس منظر

مغربی پاکستان کے جنگلات کی تاریخ پر بھی ایک سرسری نظر ڈال لینا مناسب ہو گا کیونکہ ان کی تاریخ ملک کی سیاسی تاریخ سے وابستہ رہی ہے۔ مختلف بیرونی حملہ آوروں اور نوآمدہ قوموں نے جو شمال مغربی درّوں کی راہ وقتاً فوقتاً وارد ہندوستان ہوتی رہیں

Marfat.com

اس ملک کے جنگلات کی ازحد تباہی کی۔ بالخصوص مغربی پاکستان میں نباتات و جنگلات کی موجودہ کمی کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ گھنے جنگل حملہ آور قوموں کے راستے میں بری طرح حائل ہوتے تھے اس لئے فوجوں کی نقل و حرکت کے لئے ان کی تباہی ناگزیر تھی جب یہ قومیں فاتح کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوتیں تو قدرتی طور پر مفتوح علاقوں کے لئے ان کے دل میں کوئی محبت اور رواداری نہ ہوتی تھی۔ آریہ یونانی۔ پٹھان، ایرانی مغل وغیرہ اقوام میں سے ہر ایک کا طرزِ عمل یہاں کے جنگلات کے حق میں یہی رہا ہے جنگلات کا کیا ذکر کھیتیاں تک پامال ہوجاتی تھیں اور ملک میں قحط پڑجاتا تھا۔

تاریخ شاہد ہے کہ مغربی پاکستان کے وہ خطے جو اب چٹیل میدان ہیں کسی زمانہ میں بہترین جنگل تھے ٹیکسلا۔ ہڑپہ، موہنجوداڑو کے آثار قدیمہ اس بات کا قطعی ثبوت دیتے ہیں۔

انگریز ہندوستان میں وارد ہوئے تو شروع شروع میں ان کا رویہ بھی یہاں کے جنگلات سے غیر ہمدردانہ رہا۔ لیکن جب وہ یہاں اچھی طرح جم گئے تو انھیں یہ احساس پیدا ہوا کہ جنگلات کے قیمتی سرمایہ کو یوں ضائع ہونے دینا حکومت کے شایانِ شان اور ملکی مفاد کے مطابق نہیں۔ اس لئے ان کو سرکاری تحویل میں لینا لازم ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ملک کے طرز پر یہاں ایک باقاعدہ محکمہ جنگلات کی بنیاد ڈالی اور سائنٹیفک فارسٹری (جدید جنگل بانی یا شجرکاری) کا آغاز کیا۔

جنگل کاری —— ایک فن

۱۸۶۵ میں ایک قانون جنگلات نافذ کیا گیا۔ جرمنی سے فن جنگلات کے اچھے اچھے ماہر بلائے گئے جنھوں نے یہاں جدید سائنٹفیک طریقے پر جنگل بانی کی طرح ڈالی اور جنگلات کی حفاظت و پرداخت کے قواعد منضبط کئے۔ اس طرح جنگلات کی ترقی کا آغاز ہوا لیکن جلد ہی ۱۹۱۴ء میں دنیا کی پہلی جنگِ عظیم شروع ہو گئی اور اس مختصر عرصہ میں جنگلات نے جو کچھ ترقی کی تھی مائل بہ تنزل ہو گئی۔ پہلی جنگ عظیم

60670

Marfat.com

کے خاتمے پر پھر نئے سرے سے جنگلات کی ترقی کی مہم شروع کی گئی جس سے بتیس پچیس سال تک ملک کی جنگلاتی دولت میں نمایاں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن دوسری جنگ عظیم میں پیداوارِ جنگلات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ۱۹۴۷ میں برصغیر ہندوپاکستان میں آزادی کا پرچم لہرایا۔ ملک تقسیم ہوا اور قلیل و ناقص قسم کے جنگلات پاکستان کے حصے میں آئے۔

مغربی پاکستان میں جنگلات کی اقسام

مغربی پاکستان میں مختلف قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ اور اسی بنا پر یہاں کئی قسم کے جنگلات ملتے ہیں۔ جنہیں ہم مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ شمالی اور شمال مغربی پہاڑی جنگلات

یہ سلسلۂ جنگلات ضلع راولپنڈی ہزارہ، مالاکنڈ ایجنسی لبشمولیت دیر، سوات اور چترال میں واقع ہے۔ سطح سمندر سے اس کی عام بلندی تین ہزار فٹ سے تیرہ ہزار فٹ تک ہے۔ اور یہ جنگل کانیفرس (CONIFEROUS) یا سوئی نما پتوں والے جنگلات کہلاتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر دیودار (CEDRUS DEODARA) کیل (PINUS WALLICHIANA) پرتل (FIR) یا (ABIES SPP) اور چیل (PINUS ROXBURGH) کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کہیں کہیں شاہ بلوط (QUERCUS SPP) اخروٹ (JUNGLANS SPP) کے درخت بھی ملتے ہیں۔

۲۔ دامنِ کوہ کے جنگلات

THE SUB MOUNTAIN SIWALIK TIPE.

یہ جنگل سطح سمندر سے تین ہزار فٹ بلندی تک پائے جانے والے درختوں پر مشتمل ہیں۔ یہ گجرات جہلم راولپنڈی کیمبل پور۔ ہزارہ۔ مردان۔ کوہاٹ کے ضلعوں کے مرتفع رقبوں میں واقع ہیں۔ ان جنگلوں میں زیادہ تر پھلاہی

Marfat.com

جنڈ (CLEA CUSPIDATA) کہو ACACIA MODESTA (PROSOPIS SPICIGERA) بیر (ZIZYPHUS SPP) کے درخت ملتے ہیں لیکن خاص تلہٹی میں چیل کے درخت بھی ملتے ہیں۔

۳- کوئٹہ کے خشک کوہستانی جنگلات (THE DRY HILL FORESTS OF QUETTA REGION)

اس علاقے کی آب وہوا زیادہ خشک ہونے کی وجہ سے یہاں کے جنگلات سرسبز وشاداب نہیں۔ تاہم یہاں دو اقسام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یعنی چلغوزہ (PINUS GERARDIANA) اور پنسل جونیپر (PENCIL JUNIPER) یا (JUNIPERUS MACROPODA) یہ سلسلۂ جنگلات سطح سمندر سے پانچ ہزار فٹ سے دس ہزار فٹ تک کی بلندی پر ملتا ہے۔

۴- دریائی جنگلات (بیلہ) (THE RIVERAIN FORESTS)

یہ جنگل مغربی پاکستان کے تقریباً تمام بڑے دریاؤں کے کنارے سیلابی پانی سے سیراب ہونے والی زمین میں پائے جاتے ہیں۔ سابق پنجاب کے اضلاع میں یہ "بیلہ جات" (BELA FORESTS) کے نام سے اور سابق سندھ میں "کچو" کے جنگلات کے نام سے موسوم ومشہور ہیں۔ ان جنگلات میں شیشم۔ کیکر۔ جنڈ یا کنڈی۔ فراش یا لئی اور ادبھان کے درخت خاص طور پر مشہور ہیں۔

۵- نہری یا پرورده جنگلات (THE ARTIFICIALLY PLANTED FORESTS)

ان جنگلات کو مندرجہ ذیل دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

ا- خشک علاقوں کے پرورده جنگلات۔

ایسے علاقوں میں جہاں بارش یا نہری پانی کا نقدان ہے۔ سخت

Marfat.com

جہاں اقسام کے درخت اگائے گئے ہیں۔ جنہیں کم سے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے ان جنگلات میں جنڈ اور فراش خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں لیکن کہیں کہیں کیکر بھی اُگایا جاتا ہے۔

ب ۔ نہری جنگلات (IRRIGATED PLANTATIONS)

جہاں نہری آبپاشی کی سہولت حاصل ہے وہاں بہتر قسم کے جنگل لگائے گئے ہیں مثلاً ذخیرہ جات چھانگا مانگا ۔ چیچا وطنی ۔ ٹوفر ۔ خانیوال ۔ میاں والی وغیرہ ان جنگلات میں مختلف قسم کے میدانی درخت پیدا کیے گئے ہیں ۔ اور انسانی کوشش کو اس میں خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ ان میں مندرجہ ذیل اقسام کے درخت خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

شیشم ۔ شہتوت ۔ سفیدہ ۔ یوکلپٹس ۔ سنبل ۔ کتھا ......
(ACACIA CATECHU) سرس (SIRIS) دھریک (BAKAIN)
وغیرہ وغیرہ ۔

محکمہ جنگلات کی اس قدر کارگزاری کے باوجود ابھی تک مغربی پاکستان کے جنگلات کا مجموعی رقبہ یہاں کے کل رقبۂ اراضی کا صرف ۳ء۴ فی صد ہو سکا ہے ۔ باعتبارِ ملکیت اس کی تقسیم حسب ذیل ہے ۔

۱۔ سرکاری جنگلات ۴۹,۰۳,۸۲۸ ایکڑ (OWNED BY FOREST DEPARTMENT)

۲ ۔ انفرادی یا نجی جنگلات زیرِ نگرانی محکمہ جنگلات ۱۶,۴۶,۱۴۰ ایکڑ (PRIVATE FOREST SUPERVISED BY FOREST DEPTT)

۳ ۔ محکمہ مال اور دفاع کے جنگلات ۸,۹۷,۹۸۷ ایکڑ (OWNED BY REVENUE AND DEFENCE DEPARTMENT)

۴ ۔ گزارہ یا شاملاتی جنگلات ۱۱,۸۰,۸۰۰ ایکڑ (GUZARA COMMUNITY FORESTS)

۸۶,۲۸,۷۵۵ ایکڑ

Marfat.com

یہاں یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ مفصّلہ بالا جنگل زیادہ تر حقیر و کم حیثیت جنگلات پر مشتمل ہیں ان ہیں سب کے سب شمرہ قسم کے جنگلات نہیں۔ کیونکہ زیادہ علاقے خشک اور کم توجّہی کا شکار ہیں۔ ان کی پیداوار نہایت معمولی ہے۔ الغرض جو جنگل صحیح معنوں میں جنگل ہیں اور جن سے اچھی پیداوار حاصل ہوتی ہے وہ صرف ۵۳۲۴۹۳۹ ایکڑ رقبہ اراضی پر مشتمل ہیں۔ اوران کا اوسط مغربی پاکستان کے کل رقبے کا صرف ۲۰۶ فی صدی بنتا ہے۔

جنگلات و زراعت کا باھمی تعلّق

شجر کاری اور زراعت کا آپس میں گہرا تعلق ہے زمیندار کو لکڑی کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے مکان بنانے کے لئے لکڑی چاہیئے۔ آلاتِ زراعت کے لئے لکڑی اور جلانے کے لئے بھی لکڑی درکار ہے۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زمیندار خود لکڑی پیدا کر سکے۔ تو اس کو نہ صرف اقتصادی طور پر فائدہ ہوگا بلکہ وہ گوبر کو جلانے سے بھی بچا سکے گا۔ موجودہ دور میں گوبر کو جلانے کی سب سے بڑی وجہ ایندھن کی کمی ہے۔ یہ کمی درخت لگانے ہی سے پوری کی جا سکتی ہے۔ تجربہ سے اندازہ کیا گیا ہے کہ زمیندار جو گوبر جلا کر ضائع کر دیتا ہے اگر اس کو گڑھے میں محفوظ رکھا جائے تو فصلوں کی پیداوار میں قریباً ۲۰ فی صد اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں خوراک کی کمی ہماری موجودہ پیداوار کا سات فی صد حصہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اس کمی کو گوبر بچانے سے نہ صرف پورا کر سکتے ہیں بلکہ ہمارے پاس فاصل اناج بھی بچ سکتا ہے۔

بدقسمتی سے ہمارا زراعت پیشہ طبقہ اس قدر سادہ لوح واقع ہوا ہے کہ اس نے کھیت کے سوا ماحول پر کبھی نظر نہیں ڈالی اور درخت و جنگلات کی عظمت و افادیت کو کبھی نہیں پہچانا۔ حالانکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں جنگلات اور زراعت میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یورپ اور امریکہ کے مزارعین جنگلات کی اہمیت اور شجر کاری کے فوائد سے

بخوبی واقف ہیں - بلکہ وہ اس حقیقت کو بھی سمجھتے ہیں کہ شجر کاری ان کی مالی اقتصادی بہبود کی ضامن ہے - چنانچہ وہاں جن کاشت کاروں کی اتنی حیثیت نہیں کہ خاص جنگل لگا سکیں وہ چھوٹے چھوٹے رقبوں میں شجر کاری ضرور کرتے ہیں - ونڈ بریکس (WIND BREAKS) یا شیلٹر بیلٹس (SHELTER BELTS) یعنی درختوں کی حفاظتی قطاریں لگا کر اپنی زرعی زمینوں کو تیز میدانی ہواؤں کی دست برد سے بچانے کے فن کو سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی درختوں سے اپنی ضرورت کی لکڑی پیدا کرتے ہیں نیز درختوں ہی کے ذریعے اپنے مویشیوں کے لئے عمدہ جائے پناہ بہم پہنچاتے ہیں

کاش ہمارے زمیندار و کاشت کار بھی اس قدر ذہین و ہوشیار ہو جائیں کہ شجر کاری کے فوائد کو سمجھنے لگیں - اور کاشت کاری کے ساتھ ساتھ درخت کاری کو بھی اپنا شعار بنائیں جس سے انھیں لکڑی ملے اور حکومت کا بوجھ بھی ہلکا ہو - کون نہیں جانتا کہ ہمارے چھوٹے شہروں یا تحصیلوں میں جہاں لکڑی کی منڈیاں نہیں وہاں ایندھن کے لئے لکڑی حاصل کرنا ایک سخت دشوار امر ہے - اگرچہ بازار میں خوراک کی اشیاء ہر جگہ میسّر آجاتی ہیں - لیکن لکڑی لب اوقات کسی نرخ پر بھی دستیاب نہیں ہوتی - مجبوراً بیشتر دیہاتی علاقوں میں ایندھن کی کمی کو گوبر کے اُپلوں سے پورا کیا جاتا ہے اور اس طور یہ بیش قیمت کھاد جو ہماری زرعی زمینوں کی زرخیزی بڑھانے میں کام آتا - ایندھن کے لئے جلا کر چولھے کی راکھ بنا دیا جاتا ہے - پس کیا اچھا ہو کہ ہمارے کاشت کار بھائی اپنی زمینوں کے چند گوشوں میں اور اپنے کھیتوں کی باڑ پر درخت لگانا بھی ضروری خیال کریں جن سے انھیں اپنی ضرورت کی لکڑی اور ایندھن میسّر ہو اور جن سے وہ حسب ضرورت اپنے مویشیوں کے لئے پتوں کا چارہ بھی حاصل کر لیں - اس طرح گوبر چولھے میں جلائے جانے سے بچے گا اور اعلیٰ کھاد زمین کی زرخیزی بڑھانے میں کام آئیگی جو وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے -

مقصد یہ ہے کہ زراعت اور شجر کاری میں ایسی وابستگی پیدا کی جائے جیسی کہ مغربی ممالک میں نظر آتی ہے ہمارے زمیندار جہاں زراعت اور زرعی فصلوں پر توجہ

Marfat.com

دینے میں محنت اور جفاکشی سے کام لیتے ہیں وہاں وہ اپنی زمینوں میں، اپنے کھیتوں کے کنارے چند درخت لگانا بھی اپنی ایک اہم ضرورت خیال کریں۔ اس طرح جہاں ان کی لکڑی کی ضروریات پوری ہوں گی وہاں ان کی آمدنی اور عام خوشحالی میں بھی کسی قدر اضافہ ہوگا۔

مغربی پاکستان کے قدرتی حصّے

مغربی پاکستان ایک وسیع و عریض صوبہ ہے جس کا کل رقبہ ۳۱۵۷۸۱ مربع میل ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنے بڑے خطّہ زمین کے مختلف حصوں کی آب وہوا ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوگی۔ اور اس اعتبار سے وہاں مختلف اقسام کے درخت لگائے جا سکتے ہیں عوام اور زمینداروں کی سہولت کے لئے ذیل میں صوبے کو ۶ قدرتی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر خطے کے لئے وہاں کی آب وہوا میں آسانی سے پیدا ہونے والے درختوں کو بیان کیا گیا ہے یہاں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ملک میں لکڑی کی کمی کو جلد پورا کرنے کی دوڑ میں زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تیزی سے بڑھنے والے درخت پیدا کئے جائیں جیسے پاپلر۔ روبینیا۔ اخروٹ توت، دھریک اور جہاں زیادہ حفاظت کی جا سکے جیسے گھروں۔ چہار دیواریوں یا باغوں کے اندر وہاں پھل دار درختوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ملک کے غذائی مسئلے کے حل میں کچھ مدد مل سکے، زمینداروں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علاقے اور حالات کے مطابق مندرجہ ذیل اقسام میں سے اپنے مطلب کے درختوں کا انتخاب کرکے اپنی زمینوں اور شاملات میں پوری دلچسپی اور توجّہ سے درخت کاری عمل میں لائیں۔

۱۔ شمالی پہاڑی علاقے۔

ان میں کوہ مری۔ کہوٹہ۔ ہری پور اور ایبٹ آباد شامل ہیں۔ یہ علاقے سطح سمندر سے دو ہزار فٹ سے زائد بلندی پر واقع ہیں اور یہاں بارش کا سالانہ اوسط

Marfat.com

۳۰ سے ۶۰ اِنچ تک ہے یہاں کی آب و ہوا میں مندرجہ ذیل اقسام کے درخت نمود دلاتے ہیں :-

ماہ رُخ - یوکلپٹس - پاپلر - روبینیا - بید (WILLOW) جاپانی توت تُن - سیلائی (دراوا) یہ سب درخت اپنی تیز بڑھت کے لحاظ سے دیگر درختوں سے زیادہ موزوں ہیں - ان سے ایک تو لکڑی اور آمدنی کی توقع جلد ہو سکتی ہے دوئم یہ سایہ داری کے لئے جلد تیار ہو جاتے ہیں اور معمولی تعمیراتی کاموں میں استعمال ہونے والی لکڑی جلد مہیا کرتے ہیں پہاڑی علاقوں میں عام طور پہ تیز ہواؤں سے پھل دار درختوں کی حفاظت کے لئے ان کی ہوا روک (باڑ) بھی بنائی جا سکتی ہے -

۲ - دامن کوہ کے علاقے -

یہ اضلاعِ کیمبل پور - جہلم - راولپنڈی اور گجرات کے نیم کوہی رقبات پر مشتمل ہیں - جہاں اوسط بارش ۲۰ سے ۳۰ اِنچ ہے - گوجر خاں اور کھاریاں کی زمینیں اسی حلقے میں آتی ہیں - ان علاقوں میں مندرجہ ذیل اقسام کے درخت لگانے چاہئیں -

ماہ رُخ بہیڑہ دھریک - ریٹھا - کچنال - روبینیا - یوکلپٹس - توت، سنبل (SIMAL) شیشم (نالوں اور نہروں کے کنارے پر بید (WLLOW) اور پاپلر (POPLAR) بھی لگائے جا سکتے ہیں)

۳ - مغربی پہاڑی علاقے -

ان میں اضلاع ڈیرہ اسماعیل خاں، ڈیرہ غازی خاں اور کوئٹہ، قلات کے خشک و کم بارش والے علاقے آتے ہیں جن میں مندرجہ ذیل اقسام کے پودے لگائے جا سکتے ہیں -

ماہ رُخ - توت - دھریک (BAKAIN) اور نہروں کے کنارے توت و

Marfat.com

پاپلر (POPLAR)

۴ - وادی سندھ شمالی -

اس میں سرگودھا - لاہور - ملتان - بہاول پور و خیرپور کے بعض نہری آبپاشی علاقے آتے ہیں جن میں مندرجہ ذیل اقسام درختان بخوبی لگائی جا سکتی ہیں۔

املتاس - آملہ - ارجن - ریٹھا - دھریک (BAKAIN) بیر - ڈھاک یوکلپٹس - املی - اِپل اِپل - جامن - کچنال - کیکر - ماہ رخ - پھلاہی - پیپل - پاپلر سمل - شیشم - سرس - سوہانجنا - وِلّو -

۵ - وادیٔ سندھ جنوبی -

اس میں حیدر آباد و کراچی ڈویژن کے نہری آب پاش رقبے شامل ہیں - یہ علاقے ساحل سمندر کی آب و ہوا سے متاثر ہیں اس لئے انھیں خشک سالی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا - ان علاقوں میں مندرجہ ذیل مختلف اقسام کے درخت لگائے جا سکتے ہیں :-

آم - املتاس - ارجن - ببول - بھان - بکائن - بیر - کروب - ڈھاک یوکلپٹس - اِملی - اِپل اِپل - جامن - جنتر - کچنال - نیم - پیپل - اوہرو - سمل شیشم - سرس - سوہانجنا - توت ، وِلّو (WILLOW) وغیرہ

۶ - صحرائی علاقے -

اس میں چولستان - تھل کے غیر نہری رقبات اور صحرائی قطعات آتے ہیں اس خشک علاقے میں مندرجہ ذیل اقسام کے درخت پیدا ہو سکتے ہیں :-

جنڈ - پھلاہی - بیر - ببول - وَن - فراش - موڑا -

مغربی پاکستان کے قدرتی حصوں کے لئے جن درختوں کا ذکر کیا گیا ہے اُنھیں اگر

ان کے استعمال اور مقاصد کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے تو ان کی فہرست حسب ذیل ہوگی،

۱- باڑ لگانے کے لئے :-

جنتر مہندی - سسل - اپل اپل - گورکھ املی وغیرہ

۲- لکڑی ایندھن کے لئے

ماہ رُخ - ببول - بکائن - بیر - ڈھاک - یوکلپٹس - املی - نیم - پاپلر - شیشم توت وغیرہ -

۳- مویشیوں کے چارہ کیلئے -

ارجن - ببول - بیری - کچنال - کرنج - کھیر - توت اور سوہانجنا - وغیرہ

۴- پھلوں کے لئے

آم - آملوک آملہ بہیڑہ - بٹانگی جامن سوہانجنا اور مہوہ

۵- کلّر کی اصلاح کے لئے -

ببول یا کیکر - فراش - جامن -

۶- سیم زدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے

ارجن ، پہاب ، یوکلپٹس ، جامن وتو -

۷- سایہ داری کے لئے

اشوک - ارجن - املی - نیم پیپل - سرس -

Marfat.com

۸ ۔ پھول دار درخت ۔
املتاس ۔ گل مہر ۔ جکرندا ۔ کچنال ۔ پیلی گل مہر ۔ مہوا ۔

نوٹ :- { مندرجہ بالا نمبر ا و ۳ و ۴ کے لئے یہ شرط ہے کہ پہاڑی علاقہ نہ ہو۔ جہاں برف پڑتی یا جہاں سخت سردی ہوتی ہے ۔ }

درختوں کی مزاحمی پٹیاں یا قطاریں

زرعی فصلوں کو تُند و تیز گرم یا سرد ہواؤں اور کُہر (FROST) سے بچانا بھی بہت ضروری ہے ۔ اس کے لئے شیلٹر بیلٹس (SHELTER BELTS) یعنی درختوں کی حفاظتی قطاریں ۔ قائم کرنا مناسب تدبیر ہے ۔ یعنی فصل کے کناروں پر جس سمت سے عموماً ہوائیں آتی ہوں اس سمت کے خلاف مضبُوط درختوں کی سو فٹ چوڑی قطاریں لگائی جائیں یعنی چوڑائی میں دس قطاریں ہوں ۔ اور لمبائی جہاں تک بھی درکار ہو ۔ یہ درخت زرعی فصل کے محافظ بھی ہوں گے ۔ اور وقتاً فوقتاً منصوبہ کے مُطابق انھیں کاٹ کر مالی فائدہ بھی اٹھایا جاسکے گا ۔

کلّر اور سیم کا انسداد

جن زمینوں میں کلر اور سیم کا اثر ہو وہاں یہ تدبیر کرنی چاہیئے کہ باری باری درخت کاری و کاشت کاری کو عمل میں لایا جائے یعنی ایک قطعۂ زمین میں پہلے درخت از قسم کیکر و اپل اپل لگائے جائیں پانچ سال بعد درختوں کو قطع کر کے اس زمین میں اگلے پانچ سال تک کاشت کی جائے اور پھر پانچ سال تک شجر کاری اختیار کی جائے کیونکہ لگاتار و پیہم زرعی فصلیں لینے سے زمین کی طاقت و زرخیزی ختم ہو جاتی ہے ۔ اس لئے مذکورہ بالا طریقہ پر ادواری کاشت و شجر کاری پر عمل کرنے سے نہ صرف زمین کی زرخیزی قائم رہے گی بلکہ فصل بھی وافر پیدا ہوگی ۔ زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے کا یہ عمدہ طریقہ ہے ۔ جس سے مالی منفعت بھی ہوگی ۔ اور جلانے کے لئے لکڑی ، نیز مویشیوں کے لئے چارہ بھی دستیاب

Marfat.com

ہو سکے گا۔

بسا اوقات زمین کی قوّت یا اس کی زرخیزی برقرار رکھنے میں کھاد ناکام رہتی ہے تجربے اور سائینس نے یہ ثابت کیا ہے کہ درختوں کی چند اقسام جو اصطلاح میں لیگومینس (LEGUMINOUS) کے نام سے موسوم ہیں - زمین میں نائیٹروجن بحال کرکے دوبارہ قوّت بہم پہنچاتی ہیں - سابق سندھ میں کیکر کے ذریعے یہ طریقہ عام طور پر رائج ہے - اس کام کے لئے صرف زمین پر پانی ڈال کر بیج چھڑک دینا کافی ہوتا ہے۔ اور اس سے تسلی بخش بحالی ہوتی ہے - اس کام پر مصارف تقریباً پانچ روپے فی ایکڑ ہوتے ہیں، پانچ سال تک کیکر کے درخت لگے رہتے ہیں - اور اس مدّت میں درختوں کی پتیوں اور پھلیوں سے مویشیوں کا چارہ ملتا ہے اور چھٹائی سے کچھ ایندھن حاصل ہوجاتا ہے پانچ سال بعد جب یہ درخت کاٹ لئے جاتے ہیں۔ تو ان کی چھال اتار کر چمڑے کے کارخانوں میں رنگائی کے لئے بھیج دی جاتی ہے جس سے پانچ سو روپے فی ایکڑ کے قریب آمدنی حاصل ہوجاتی ہے - اور تقریباً دو ہزار روپے کی لکڑی بک جاتی ہے، اس مالی منفعت کے سوا زمین کی قوت بحال ہوجاتی ہے اور وہ کاشت کے لئے موزوں و کارآمد ہوجاتی ہے۔

پہاڑی زمینوں میں کاشت

پہاڑی علاقوں میں ۳۰ فی صد سے زیادہ ڈھلوان زمینوں میں کاشت کرنا خطرناک ہی نہیں بے سود بھی ہے - کیونکہ وہاں مٹی کی تہہ زیادہ گہری نہیں ہوتی اور چند سال میں یہ زرخیز مٹی کٹاؤ کی وجہ سے ضائع ہوجاتی ہے - چٹانیں بالکل ننگی نکل آتی ہیں - جن پر از سر نو درخت پیدا کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے - اس لئے ایسے پہاڑی علاقوں میں درخت ہی لگے رہنے چاہئیں - یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایسی پہاڑی زمینوں میں مختلف اقسام کے درخت زرعی فصلوں سے زیادہ آمدنی کا ذریعہ بن سکتے ہیں - عمارتی لکڑی کے درخت، ایندھن کے لئے درخت، مویشیوں کو چارہ دینے والے

Marfat.com

درخت اور پھلوں کے درخت ایک خاص تناسب سے لگائے جائیں۔ تو زرعی فصلوں سے زیادہ منفعت دے سکیں گے۔ جن زمینوں میں آب پاشی ممکن نہ ہو وہاں گھاسیں اور جھاڑی دار درخت پیدا کرنے چاہئیں۔ جن سے بھیڑ اور دیگر مویشیوں کو چارہ بہم پہنچ سکتا ہے۔

مغربی پاکستان میں جنگلات و اشجار کی کمی کا قومی پیمانے پر احساس

"ہمارے ملک میں درختوں کی کمی ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جو سب کی توجہ کا مستحق ہے۔ اگر ہمارے عوام درختوں کی اہمیت کو جان لیں اور درخت لگانے کی مہم کو قومی پیمانے پر چلائیں تو درختوں کی قلت چند ہی سال میں دُور ہوسکتی ہے ..."

مندرجہ بالا سطور صدر مملکتِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں بالقابہ کے اس پیغام سے ماخوذ ہیں جو موصوف نے ۳ / اگست ۱۹۶۲ء کو ایوان صدر کراچی سے قوم کے نام جاری فرمایا۔ اور جس سے ملک میں درختوں کی قلت کا مسئلہ اور ملک کے عوام سے اس اہم قومی مسئلے میں ہاتھ بٹانے کی اپیل صاف و واضح الفاظ میں ظاہر ہو جاتی ہے۔

مغربی پاکستان میں درختوں کا فقدان ایک سنگین ملکی و قومی ابتلاء کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں سرکاری دفاتر یا خوش حال شہریوں کے شوق کے ثبوت میں کچھ درخت و باغات پائے جاتے ہیں۔ اکثر میدانی علاقے لق و دق صحرا یا ویرانے دکھائی دیتے ہیں۔ دُور دُور تک وسیع رقبے خراب و خستہ خالی پڑے ہوئے ہیں۔ زمینوں کی درستی اور دیہات کے قرب و جوار میں درخت کاری کا کام اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ جب تک عوامی پیمانے پر دلچسپی نہ لی جائے تنہا حکومت اس سے کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

پاکستان ایک غریب ملک ہے اور اس کے وسائل محدود ہیں۔ حکومت کے لئے یہ کسی طرح ممکن نہیں۔ کہ وہ اپنے مغربی پاکستان کے وسیع و عریض میدانی علاقے

Marfat.com

میں بسنے والے لاکھوں کروڑوں زراعت پیشہ عوام کے لئے گاؤں گاؤں اور قریہ بہ قریہ درخت کاری کرے یہ کام عوام ہی کا ہے کہ وہ ذاتی دلچسپی اور امداد باہمی کے اصول پر اپنی لبستیوں کے اردگرد اور اپنے کھیتوں کے کنارے چند در چند درخت لگاکر انھیں آباد و بارونق بنائیں اور اپنی لکڑی کی ضرورت میں خود کفیل ہونے کی بنیاد رکھیں۔

شجرکاری کے ہفتے

نئے درخت لگانے کا موسم سال میں دو بار آتا ہے (فروری و اگست) ان ہر دو مواقع پر محکمۂ جنگلات کی طرف سے وسیع پیمانے پر درختوں کے قلم، بیج اور پودے تقسیم کئے جاتے ہیں اور نشر و اشاعت کے مختلف ذرائع سے درختوں اور جنگلات کی افادیت واضح کی جاتی ہے عوام کا فرض ہے کہ درخت لگانے کی مہم میں پورا پورا حصہ لیں اور جگہ جگہ کثرت سے درخت لگاکر اُن کی حفاظت بھی کریں۔

پڑھے لکھے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے اَن پڑھ بھائیوں کو درختوں کی اہمیت سمجھائیں تاکہ وہ بھی پُورے شوق و سرگرمی سے اس مہم میں حصہ لیں۔

اکثر لوگوں کو کہتے سُنا گیا ہے کہ شجرکاری کے مذکورہ بالا ہفتوں میں ملک کے اندر اتنے درخت لگائے نہیں جاتے جتنے اعداد و شمار کہ محکمۂ جنگلات آئے سال ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ کہ پروپیگنڈا زیادہ ہوتا ہے اور کام کم۔ اس جگہ اس چیز کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جتنے درخت پودے لگائے جاتے ہیں وہ سب قائم نہیں رہتے تو یہ بات کافی حد تک درست ہے لیکن اس کا محکمۂ جنگلات پر کیا الزام ہے؟ محکمے کو تو خود اس امر کی شکایت رہتی ہے کہ اگرچہ ہمارے عوام درخت کاری کے موقعوں پر کافی دلچسپی اور سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور محکمہ جنگلات سے بڑی تعداد میں پودے قلمیں حاصل کر کے جا بجا درخت کاری میں حصہ لیتے ہیں مگر ان کا یہ شوق جلد ہی ختم ہو جاتا ہے اور اکثر درخت لگانے والے اپنے پودوں کی بعد کی دیکھ بھال میں ناکام رہتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ درخت

Marfat.com

پھولوں پودوں کی طرح چند دن یا چند ماہ میں نہیں تیار ہو جاتے بلکہ انہیں اپنی بڑھت کے لئے اور اپنے قائم ہونے کے لئے چند سال کی مسلسل حفاظت و نگہداشت درکار ہے ہر نیک کام میں کچھ زحمت بھی ہوتی ہے - اور پھر زحمت ہی باعث رحمت بنتی ہے - جب آپ قوم و وطن کے نام پر زمین میں درخت کا ایک پودا گاڑتے ہیں تو ساتھ ہی آپ اس اخلاقی ذمہ داری کے بھی پابند ہو جاتے ہیں کہ کچھ عرصہ تک اس ننھے کمزور پودے کی حفاظت کر کے اسے اس قابل بنائیں گے کہ وہ زمین پر کھڑا ہو کر قدرے مضبوط و توانا ہو جائے تاکہ گرم و سرد زمانہ کا مقابلہ کر سکے اور دشمن اُسے نقصان نہ پہنچا سکے - یہ نہیں تو پھر درخت لگانا بے سود ہے آج آپ اسے لگاتے ہیں کل اُسے مویشی چر جائیں گے - یا شریر لڑکے اسے اکھاڑ پھینکیں گے -

نشر و اشاعت کیوں ضروری ہے

درختوں کی کاشت اور حفاظت کے اہم مسئلے کی طرف عوام کی توجّہ منعطف کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کی ضرورت ہے -

یقین کیجیے سرزمینِ وطن میں درخت و نباتات کی جو کمی ہو گئی ہے اور اس کے باعث ہمیں جس خشک سالی اور زمینوں کی خرابی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ ملک پر کسی غنیم کی چڑھائی سے کم نہیں - دنیا میں کتنے ہی ملک ہیں جو بار بار کی جنگوں کو سہہ کر بھی پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے - بلکہ "تعمیر نو" کر کے کہیں سے کہیں آگے نکل گئے ہیں - لیکن جو ملک اپنے جنگلات و نباتات کو کھو کر ویران و برباد ہوئے وہ پھر آج تک نہیں پنپ سکے - افریقہ کے صحرا عرب و مصر کے ریگستان - ایران و راجپوتانے کے ویرانے سب اسی بربادی کی مثال ہیں - کہ وہاں انسان ابھی تک ترقی نہیں کر سکے - درختوں کی شدید کمی سے یہی صورت حال ہمارے ملک کو درپیش ہے - جا بجا وسیع قطعات اراضی نباتات کی تباہی کے باعث سیم و تھور کی نذر ہو رہے ہیں - سینکڑوں ایکڑ زمین ناقابلِ کاشت ہوتی جاتی ہے - اور جب تک قوم کا

Marfat.com

ہر چھوٹا بڑا اس صورتِ حال کو نہ سمجھے گا اور اس درد کو نہ محسوس کرے گا اس وقت تک ہمیں نہ ہمہ گیر درخت کاری میں کامیابی ہو سکتی ہے نہ زمینوں کی اس ملک گیر تباہی سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے یقیناً وسیع پیمانے پر "پروپیگنڈا" اور عملی اقدام کی ضرورت ہے۔

پودوں کی حفاظتِ مابعد

الغرض جیسا کہ بیان ہوا نہ پروپیگنڈا کے بغیر قوم کو "درخت کاری" پر راغب کیا جا سکتا ہے نہ "پودوں کی حفاظتِ مابعد کے بغیر درخت کاری کو کامیابی کی منزل تک پہنچایا جا سکتا ہے درخت کو لگا کر چھوڑ دینا اور پھر اس کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کسی جانور کے بچّے کو پالنے کا تو شوق کرے لیکن اس کے دانے پانی کی خبر نہ لے۔ درختوں کے پودے بھی عام جان داروں کی طرح اپنے پلنے بڑھنے کے لئے مالک کی توجّہ اور دیکھ بھال چاہتے ہیں۔ یہ کوئی تعریف کی بات نہ ہوگی کہ آپ نام کو تو پچاس پودے لگائیں اور خبر گیری ایک کی بھی نہ کر سکیں اس سے یہ بدرجہا بہتر ہوگا کہ آپ صرف دو درخت لگائیں لیکن ان کی دیکھ بھال اور "وقتاً فوقتاً" انہیں پانی دینے کا بندوبست کریں "تاکہ وہ قائم رہیں۔

درخت کاری کیلئے بچّوں کی ذہنی تربیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر ملک و قوم کے بچّے اس کے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ درخت و جنگلات کی قلت ہمارا ایک ملک گیر مسئلہ اور قومی المیہ ہے تو ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت اس انداز پر کریں جس سے وہ درخت کاری کو ایک قومی فریضہ جان لیں اور قوم کا ہر نونہال ابھی سے "شجر کار" بن جائے اس لئے ضروری ہے کہ محکمہ تعلیم بچوں کے درسیات میں درخت کاری سے متعلق چند ایک دلچسپ مضامین ضرور داخل کرے "تاکہ یہ چیزیں ان کے ذہن میں جگہ پائے۔ اور وہ بالطبع

Marfat.com

درختوں کے حق میں ہو جائیں ۔ اس سلسلے میں خود بچوں کے والدین بھی گراں بہا خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

اس وقت ہمارے بچوں کی عام ذہنی افتاد یہ ہے کہ درختوں پودوں کی ان کی نگاہ میں کوئی عزت و وقعت نہیں۔ اکثر بچے چھوٹے درختوں کے لئے تقریباً اُتنے ہی ضرررساں ہیں جتنے کہ مویشی ۔ راہ چلتے ہوئے پودوں کو نوچنا' روندنا یا اکھاڑ پھینکنا ان کی عام عادت ہے ۔ چھوٹے تو چھوٹے بڑوں کی بھی یہ حالت ہے کہ درخت کو دیکھ کر اُسے کاٹنے یا اُس کی شاخ تراشی کرکے اپنے مویشیوں کا پیٹ بھرنے کا خیال تو ان کے دل میں جھٹ پیدا ہو جاتا ہے ۔ لیکن یہ خیال ان کو کبھی نہیں آتا کہ انسان اگر درختوں کو صرف کاٹ ڈالنے ہی کے لئے ہیں تو درختوں کو لگانے اور ان کی حفاظت کرنے کو کیا خدا کے فرشتے آئیں گے ؟ اس خطرناک رجحان کی قومی پیمانے پر اصلاح کی ضرورت ہے ۔

شجر کاری کی اقتصادیات

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اندازے کے بطور شجر کاری پر لاگت منفعت کا ایک اقتصادی جائزہ لیا جائے ۔

فرض کیجئے کہ ایک ایکڑ زمین شجر کاری کے لئے وقف کر دی جاتی ہے تو پودے لگانے کے لئے اس زمین کو ٹھیک ٹھاک کرنے یعنی نالیاں اور گڑھے کھودنے میں تقریباً ایک سو روپے خرچ ہوں گے ۔ پھر اس پر ۶×۶ فٹ کے فاصلے پر کل ۱۲۱۰ درخت لگائے جا سکیں گے ۔ شجر کاری کی تکمیل کے بعد ان درختوں کی دیکھ بھال پر زیادہ سے زیادہ پچاس روپے سالانہ خرچ ہوں گے ۔ پانچ سال کے بعد اس پلاٹ کے نصف بہتر اور منتخب درختوں کو چن کر رکھ لیا جائے ۔ اور باقی ماندہ نصف یعنی چھ سو پانچ درختوں کو قطع کرکے نکال لیا جائے ان درختوں کی مالیت کم از کم دو روپے فی درخت ہو گی ۔ یعنی پانچ سال بعد یہ درخت ایک

ہزار روپے دے سکیں گے۔ جس میں سے پانچ سال کے اخراجات منہا کرکے اندازاً پانچ سو پچاس روپے کا منافع حاصل کیا جا سکے گا۔ باقی ماندہ پانچ سو درختوں کو مزید پانچ سال (یعنی کل دس سال) گزرنے پر کاٹیں تو تقریباً چار روپے فی درخت آمدنی ہوگی۔ اگر ان پانچ سالوں کے اخراجات اس رقم سے نکال دیئے جائیں تو تقریباً دو ہزار دو سو روپے خالص بچت ہوگی۔ آب پاشی کے سوا ان درختوں کی پرورش پر اور کوئی اخراجات نہ ہوں گے۔ اس طرح دس سال میں ان درختوں سے یعنی ایک ایکڑ زمین سے خرچہ نکال کر دو ہزار دو سو روپے کی رقم حاصل ہوگی۔ اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

خرچ

۱۔ نالیوں اور گڑھوں کی کھدائی	۱۰۰ روپے
۲۔ دس سال کی دیکھ بھال کا خرچہ بحساب پچاس روپے فی ایکڑ سالانہ	۵۰۰ روپے
۳۔ کٹائی اور دیگر متفرق اخراجات بحساب ۲۰ روپے فی ایکڑ (دس سال کے لئے)	۲۰۰ روپے
کل خرچ	۸۰۰ روپے

آمدنی

۱۔ پانچ سال بعد پہلی کٹائی میں ۵۰۰ درخت سے وصولی بحساب دو روپے فی درخت	۱,۰۰۰
۲۔ دس سال بعد تکمیلی کٹائی سے وصولی پانچ سو درخت بحساب ۴ روپے فی درخت	۲,۰۰۰
	۳,۰۰۰
دس سال بعد خالص ایک ایکڑ میں بچت	۲,۲۰۰
دس سال بعد نصف ایکڑ میں خالص بچت	۱,۱۰۰

Marfat.com

اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ زمین بہترین زرعی زمین ہوگی تب بھی یہ آمدنی کسی صورت زرعی آمدنی سے بھی کم نہیں کہی جاسکتی۔

دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ مذکورہ ایک ایکڑ زمین میں شروع ہی سے دو قسم کے درخت لگائے جائیں۔ ایک قسم کے درخت ایندھن اور عمارتی لکڑی کے لئے ہوں اور دوسری قسم کے درختوں سے تجارتی لکڑی اور کچّا ریشم حاصل کیا جائے۔ اس طرح دھریک اور توت کی شجرکاری بیک وقت کی جاسکتی ہے۔ یا شیشم اور شہتوت ملاکر لگائے جاسکتے ہیں۔ تیسرے سال سے شہتوت کے درختوں پر ریشم کے کیڑے پالے جائیں تو اس طرح سے ایک ایکڑ اراضی کے درختوں سے تقریباً پانچ سیر کچا ریشم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً پانچ سو روپے سالانہ ہوگی۔

آٹھ یا دس سال بعد شہتوت کی لکڑی کو سیالکوٹ کے کھیلوں کے سامان بنانے والے کارخانہ دار معقول نرخ پر خریدنے کے لئے تیار ہوں گے۔ نصف ایکڑ دھریک اور نصف ایکڑ توت کے درخت لگانے اور ان سے آمدنی کا گوشوارہ حسبِ ذیل ہوگا۔

خرچ

۱۔ گڑھا اور نالی کھدائی ۶ × ۶ = ۱۲۱۰ درخت	= ۱۰۰	روپیہ
۲۔ دس سال کی دیکھ بھال کا خرچ بحساب ۵۰ روپے فی ایکڑ	= ۵۰۰	〃
۳۔ کٹائی معہ دیگر متفرق اخراجات بحساب ۲۰ روپے فی ایکڑ (دس سال کیلئے)	= ۲۰۰	〃
۴۔ ایک اونس ریشم کے کیڑوں کی قیمت اور انھیں پالنے کے لئے کا خرچ (ایک ایکڑ کے لئے)	= ۱۵۰	〃
میزان کل خرچ	۹۵۰	〃

Marfat.com

آمدنی

۱۔ ۵ سیر ریشم خام کی قیمت بحساب ۱۰۰ روپیہ فی سیر سالانہ ۸ سال میں	۴،۰۰۰ روپیہ
۲۔ ۵۰۰ درختوں کی کٹائی جس سے تقریباً ۶۰۰ مکعب فٹ لکڑی حاصل ہوگی بحساب ۲۰ روپے فی صد مکعب فٹ حاصل ہوگی	۱۲۰ "
۳۔ تکمیلی کٹائی (فائینل فیلنگ) جس سے ۴۰ مکعب فٹ لکڑی دستیاب ہوگی بحساب ۵ روپے فی مکعب فٹ	۲۰۰ "
۴ تکمیلی کٹائی (فائینل فیلنگ) سے حاصل شدہ تقریباً ایک ہزار مکعب فٹ جلانے کی لکڑی بحساب ۳۰/۰۰ روپے فی صد مکعب فٹ	۳۰۰ "
کل آمدنی	۴،۶۶۰ "
بحساب بالا ایک ایکڑ میں خالص بچت	۳،۶۷۰ "
نصف ایکڑ "	۱،۸۳۵ "
نصف ایکڑ دھریک اور نصف ایکڑ شہتوت سے دس سال میں خالص بچت	۱۱۰۰ + ۱۸۳۵ = ۲،۹۳۵ روپے

یا ۳۰۰ روپیہ فی ایکڑ سالانہ بچت

جو زمین بہت زرخیز ہو اسے صرف شجرکاری کے لئے مخصوص کرنا مناسب نہیں بلکہ اس میں زراعت کرتے ہوئے کھالوں، نالیوں اور کھیتوں کے کنارے درخت لگائے جائیں اس طرح زمین زرعی فصل سے بھی محروم نہ ہوگی۔ اور کناروں پر چند ایک درخت بھی نشو و نما پاتے رہیں گے۔

چھانگا مانگا کا نہری جنگل

چھانگا مانگا کی تاریخ۔

قبل تقسیم وسطِ پنجاب میں 'ماجھا' کے نام سے جو علاقہ مشہور تھا وہ ایک خانہ بدوش دیہی فرقے کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ اس غیر آباد علاقے نے کتنے ہی لا اُبالی، خودسروں کو جنم دیا۔ چھانگا مانگا یہاں کے ایسے ہی دو خودسر ڈاکو تھے۔ کچھ زمانہ نہیں گزرا کہ ان دونوں بدمعاشوں نے جو آس پاس کے دیہات کے لئے ایک خطرہ بن گئے تھے۔ اس ویرانے میں اپنا ڈیرہ جما لیا۔ جو بعد ازاں انہیں کے نام پر رکھ چھانگا مانگا کہلایا۔ اس زمانے میں یہ رکھ ایک چھدرے جھاڑی دار جنگل پر مشتمل تھی جس میں خشک علاقے کے کانٹے دار درخت بالعموم پائے جاتے تھے'

نہری جنگل چھانگا مانگا۔

چھانگا مانگا کی داغ بیل انگریزی دورِ حکومت میں ۱۸۶۶ سے ۱۸۸۰ کے درمیان عمل میں لائی گئی اس وقت اس نہری جنگل کی ابتداء اس غرض سے کی

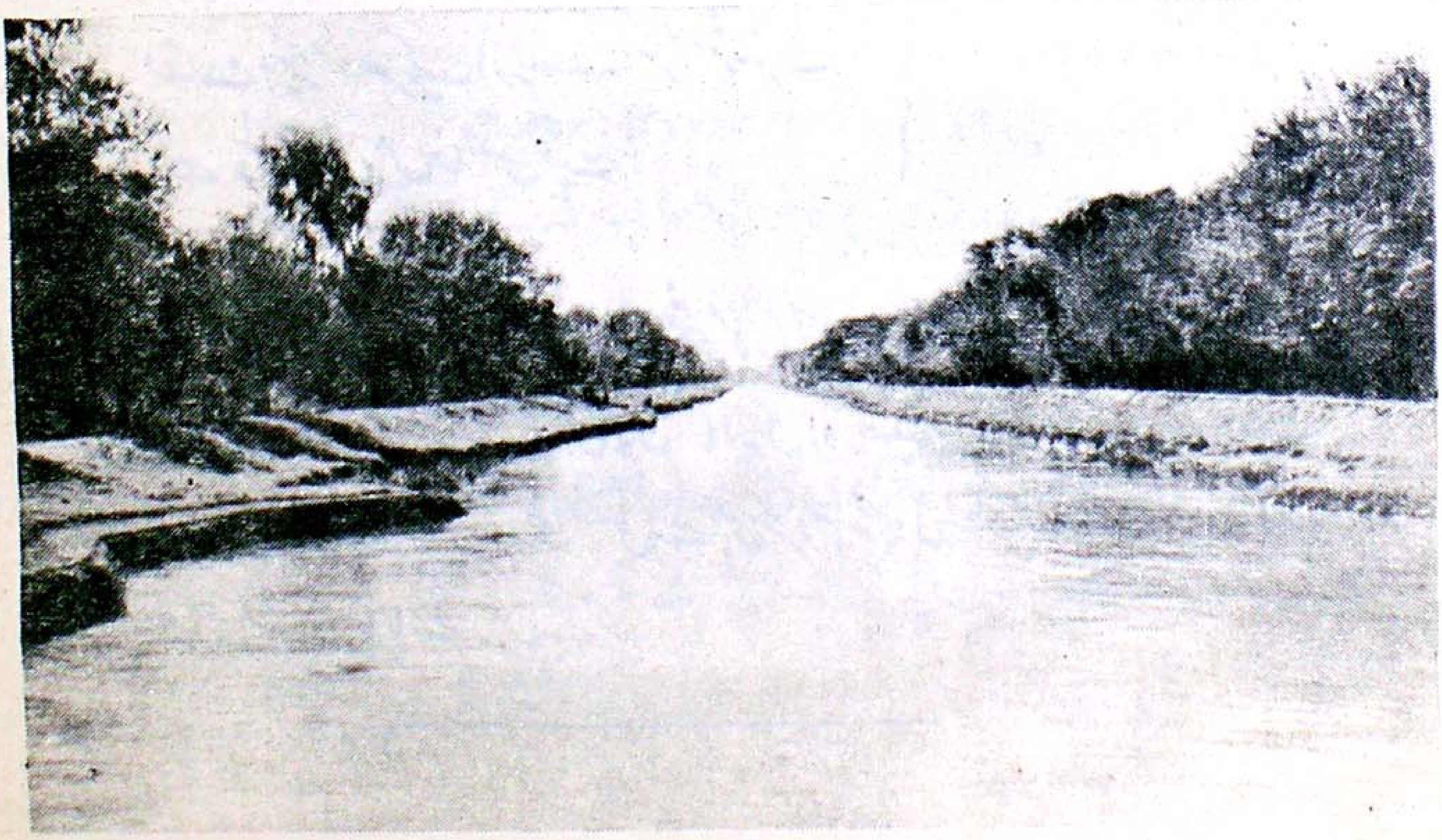

Marfat.com

گئی تھی کہ ریلوے انجنوں کو چلانے کے لئے ایندھن کی کمی واقع نہ ہو۔ واضح رہے کہ اس وقت تک ریلوے انجنوں میں لکڑی ہی جلائی جاتی تھی۔ لیکن جلد ہی ریلوے انجنوں میں کوئلہ جلایا جانے لگا اور چھانگا مانگا کے جنگل سے عام شہری ضروریات کے لئے عمارتی اور جلانے کی لکڑی فراہم کی جانے لگی۔ رفتہ رفتہ اس نہری جنگل نے نہ صرف اپنے لئے ایک اہم مقام حاصل کر لیا بلکہ اس کی افادیت کے پیش نظر مغربی پاکستان اور سابق پنجاب کے کئی دیگر مقامات پر بھی اس کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے متعدد نہری جنگل قائم کئے گئے نیز قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور قائم کئے جانے چاہئیں۔ چیچا وطنی۔ خانیوال۔ ڈفر شور کوٹ۔ دیپال پور۔ کمالیہ عارف والا وغیرہ کے جنگلاتی ذخیرے چھانگا مانگا ہی کی تقلید میں قائم کئے گئے ہیں۔ ان سب جنگلاتی ذخیروں سے لاکھوں من عمارتی اور جلانے کی لکڑی عوام کو مہیا کی جاتی ہے جس کے بغیر مغربی پاکستان میں لکڑی کا ایسا قحط پڑ جاتا کہ حکومت کا بیشتر غیر ملکی زرمبادلہ بیرونی ممالک سے لکڑی ہی درآمد کرنے پر صرف ہو جانا یقینی تھا۔ اس طرح ہمارے یہ مصنوعی درخت زار یا ذخیرے نہ صرف عوام ہی کی خدمت کرتے ہیں بلکہ حکومت کی مشینری چلانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر بھی حکومت کو ہر سال بے شمار رقم غیر ملکوں سے لکڑی درآمد کرنے پر صرف کرنی پڑتی ہے۔ اور جب تک ہمارے جنگلاتی ذخیروں میں کافی توسیع نہ ہوگی ہم اپنی لکڑی کی ضروریات میں پورے طور پر خود کفیل نہ ہو سکیں گے۔

رقبہ

اس نخل زار کا موجودہ رقبہ بارہ ہزار پانچ سو ایکڑ یعنی تقریباً ۲۰ مربع میل ہے۔ یہ عظیم نہری جنگل کراچی لاہور ریلوے لائن کے ۱۲ سے ۱۷ میل کے درمیان پھیلا ہوا ہے اور غالباً دنیا میں انسانی ہاتھوں کا لگایا ہوا سب سے بڑا نخل زار ہے۔ جسے دیکھنے اور جس کے نظام کار کو سمجھنے کے لئے ہر سال فن شجر کاری کے غیر ملکی ماہرین دور دراز سے یہاں آتے ہیں اور ایک سنٹنک چھٹیں

Marfat.com

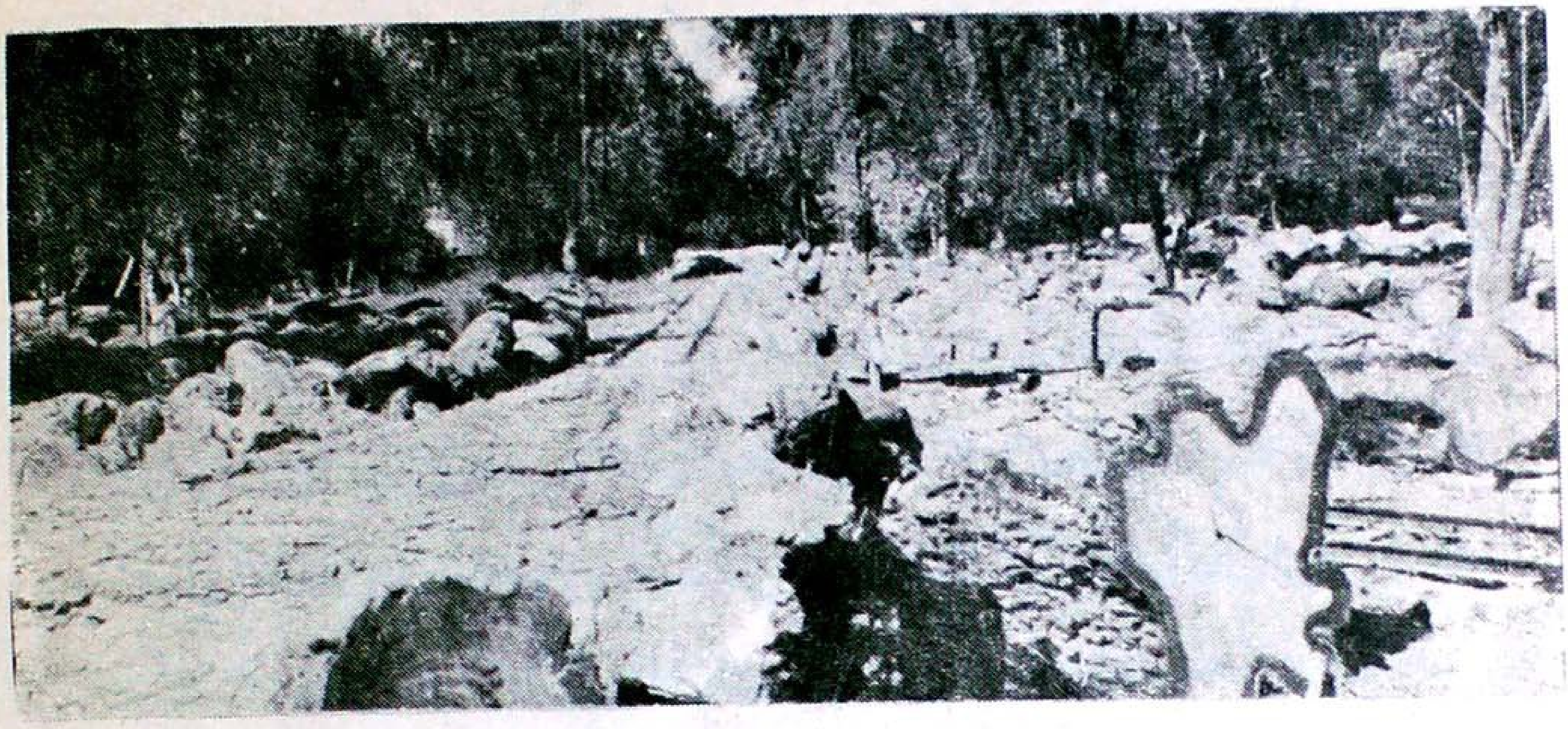

میدانی صحرا میں انسانی کوشش کی عظمت اور کامیابی کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں ،
چھانگا مانگا کا یہ جنگل مغربی پاکستان کے دارالحکومت سے بذریعہ ریل ۴۴ میل اور پختہ سڑک کے ذریعہ براستہ پتوکی اور چونیاں ۶۸ میل - نیز للیانی اور نہر وسطی باری دوآب کے راستے ۶۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - لیکن براستہ جمبر صرف ۵۴ میل ہے -

اوّلاً اس نخل زار میں صرف شیشم پر آزمائش شروع کی گئی تھی - بعد ازاں شہتوت از خود پیدا ہو گیا - اس کی کہانی یہ ہے کہ کچھ تو نہری پانی کے ذریعے شہتوت کا تخم بہ کر آیا اور پانی کے کنارے شہتوت کے درخت پیدا ہوتے گئے - کچھ یہ کہ ہر سال اپریل اور مئی کے مہینوں میں یہاں تلیر چڑیوں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں - شہتوت کا پھل تلیروں کی مرغوب خوراک ہے - اس کو کھا کر یہ چڑیاں جنگل میں اڑ اڑ کر مختلف جگہ بیٹ کرتی ہیں اور اس طرح نخل زار میں قدرتی طور پر جا بجا شہتوت کے پودے نمو پاتے ہیں - اس طرح چھانگا مانگا کے نوخیز جنگل میں شہتوت کی پیداوار کو فروغ ہوتا گیا - یہاں تک کہ نخل زار کے بعض حصّوں میں شہتوت درختوں کی دیگر اقسام پر غالب آ گیا - اس وقت ذخیرۂ چھانگا مانگا میں شیشم کے علاوہ معاشی اہمیت کی مندرجہ ذیل اقسام کی لکڑی کی کاشت کی جا رہی ہے -

شہتوت - بکائن - سمبل - ارنڈ اور پاپلر - جن کا مختصر احوال درج ذیل ہے -

Marfat.com

شیشم

شیشم کو تمام اقسام میں فوقیت حاصل ہے سارے مغربی پاکستان میں یہ خوب جانی پہچانی لکڑی ہے ۔ جو فرنیچر سازی اور عمارتی ضروریات نیز زرعی آلات میں کثرت

استعمال ہوتی ہے ۔ اور باقی بچنے پر جلانے اور کوئلہ بنانے میں بخوبی کام آتی ہے ۔ شیشم کو بڑی کامیابی کے ساتھ ساگوان کی جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ جو دنیا کی بہت مشہور و معروف لکڑی ہے ۔ اس طرح شیشم کی بدولت حکومت کا وہ زرمبادلہ بچتا ہے جو شیشم کے نہ ہونے کی صورت میں اعلٰے کاموں کے لئے غیر ملکی ساگوان کی درآمد پر صرف کرنا پڑتا ۔

شہتوت ،

ابتدا میں شہتوت کی لکڑی کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی اور شیشم کے مقابلہ میں اسے بہت حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا ۔ لیکن جلد ہی سیالکوٹ میں کھیلوں کا سامان بنانے کی صنعت کو عروج ہوا اور کھیل کی اشیا میں کثرت سے اس لکڑی کا استعمال ہونے لگا ۔ دیکھتے ہی دیکھتے سیالکوٹ کو کھیلوں کا سامان بنانے کی صنعت گری کے ذریعے عالمی شہرت نصیب ہوئی ۔ لوگوں کو وہ زمانہ یاد ہوگا کہ اب سے پچاس برس پہلے تک غیر منقسم ہندوستان میں ہاکی کھیلنے کی اسٹکیں اور ٹینس کے بلّے وغیرہ سب ولایتی درآمد کئے جاتے تھے اور اب یہ حالت ہے کہ یورپ کے

Marfat.com

انھیں ملکوں میں سیالکوٹ کے بنے ہوئے بلے اور ریکیٹ استعمال ہوتے ہیں۔ اور اس صنعت کے ذریعے پاکستان کو ایک کروڑ پندرہ لاکھ روپے کا غیر ملکی زرِمبادلہ ہر سال حاصل ہوتا ہے نیز دستکاروں کی کثیر تعداد اس صنعت سے روزی حاصل کرتی ہے۔

بکائن

بکائن یا دھریک کی لکڑی بھی کھیل کھلونے بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ نیز جن اشیاء کو کیڑا لگنے سے بچانا مقصود ہو ان کے لئے بکائن کے ڈبے بنائے جاتے ہیں اور دیہاتی علاقوں میں گھروں کے لئے بکائن کی لکڑی کی بڑی مانگ ہے کیونکہ اسے کیڑا نہیں لگتا۔

سِمبل

سمبل کو چھانگا مانگا کے ذخیرے میں حال ہی میں شامل کیا گیا ہے۔ کیونکہ دیا سلائی کی صنعت میں اس لکڑی کی بڑی مانگ ہے۔ اس درخت کے پھل سے ایک خاص قسم کی ریشمی روئی نکالی جاتی ہے۔ جس کی باہر کے ملکوں میں کافی مانگ ہے۔

ارنڈ

اسے ایک تلیل مدتی فصل کے طور پر جہاں زمین کو خالی پڑا رہنے سے روکنا مقصود

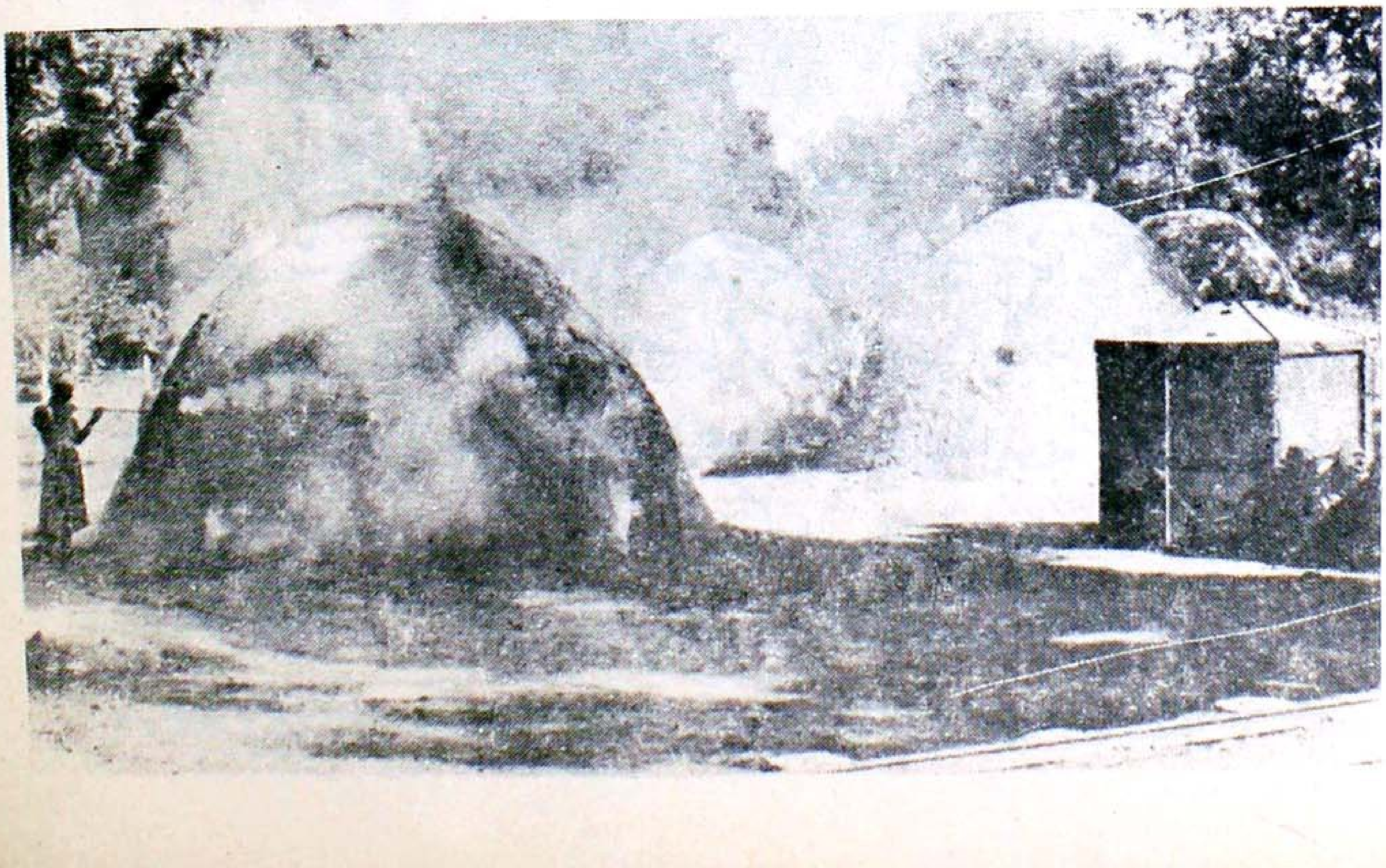

Marfat.com

ہو لگایا جاتا ہے اس کے بیج سے مشہور "روغن بید انجیر" یعنی ارنڈی کا تیل نکالا جاتا ہے۔ جس کے طبی فوائد مشہور ہیں۔

چھانگا مانگا کے نخل زار سے بھاری مقدار میں شہد، تخم۔ گھاس اور چارہ بھی مہیّا ہوتا ہے۔ شہتوت کی شاخوں اور پتّوں سے ٹوکری سازی اور ریشم کی صنعتیں چلائی جاتی ہیں۔ لکڑی کے علاوہ ذخیرہ میں کوئلہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ خاص خاص پیداوار کے اعداد و شمار ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ شیشم (عمارتی لکڑی)	۳۰ ہزار مکعب فٹ	سالانہ
۲۔ دیگر اقسام "	۴۰ ہزار "	"
۳۔ جلانے کی لکڑی	۳۰ لاکھ مکعب فٹ	سالانہ
۴۔ کندے اور گانٹھیں	۱۵ ہزار من	"
۵۔ چھٹان یا کٹورہ	۲۰ ہزار من	"
۶۔ کوئلہ	۱۲ ہزار من	"
۷۔ تخم ارنڈی	ایک ہزار من	"
۸۔ شہد	۱۰۰ من	"

سرکاری عملہ اور مزدور

نخل زار چھانگا مانگا ایک ڈویژنل فارسٹ آفیسر کے زیر اہتمام کام کرتا ہے جو مہتمم جنگلات حلقۂ لاہور کہلاتا ہے اور نخل زارِ چھانگا مانگا ہی اس کا صدر مقام ہے اس کے ماتحت تقریباً ۱۰۰ افراد پر مشتمل جنگلات کا عملہ اور ۳۰۰ مستقل مزدور ہیں جن کے قیام کے لئے یہاں سرکاری مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ رہائشی سہولتیں نیز کئی ایک دیگر رعایات کے علاوہ انھیں طبّی امداد مہیا کرنے کے لئے ایک مختصر سی ڈسپنسری (شفاخانہ) بھی قائم کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں نخل زار میں کام کرنے کے لئے ۷۰۰ عارضی مزدور، کتنے ہی آرہ کش اور کلہاڑی چلانے والے درکار ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ نیز لکڑی کے تاجروں اور ٹھیکہ داروں کی ایک کثیر تعداد اپنے کاروبار کے لئے اس وسیع سرکاری نخل زار سے وابستہ ہے اس طرح یہاں روزانہ تقریباً ۱۰۰۰ اُجرتی عملہ اور ۱۰۰ سرکاری ملازم روزی کمانے ہیں اور اندازاً ۲۰۰۰ مویشی یومیہ اس نخل زار سے چارہ حاصل کرتے ہیں۔

نخلِ زار کی معاشی اہمیت۔

نخل زار چھانگا مانگا نہ صرف حکومت کا ایک بیش بہا مملوکہ اور مستقل ذریعہ آمدنی ہے بلکہ انسانوں کی ایک بھاری نفری اس سے روزی حاصل کرتی ہے اور اس کی پیداوار صوبے بھر میں استعمال ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے اس نخل زار کی سالانہ آمدنی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

پیداوار کی فروخت سے سالانہ آمدنی	۱۳,۵۰,۰۰۰
سالانہ خرچ	۳,۸۰,۰۰۰
بچت	۹,۷۰,۰۰۰

چھانگا مانگا میں قومی پارک کا منصوبہ

ذخیرہ چھانگا مانگا ایک گنجان و سرسبز نہری جنگل ہے یہ ایشیا بھر کا سب سے پُرانا نہری جنگل ہے اور اس بنا پر اسے بین الاقوامی شہرت و اہمیت حاصل ہے تام

Marfat.com

دُنیا کے ماہرین جنگلات جو مغربی پاکستان آتے ہیں انسانی ہاتھ کے لگائے ہوئے اس جنگل کو ضرور دیکھنے آتے ہیں - لاہور سے قرب کے باعث اسے اور بھی زیادہ شہرت و کشش حاصل ہو گئی ہے - نہر سینٹر باری دوآب کی خاص شاخ اس جنگل کے وسط سے گزرتی ہے جس سے سیراب کرنے والی نالیوں کا ایک جال جنگل کے مختلف حصّوں میں بچھا دیا گیا ہے - ۱۸۸۳ء میں ۲/۱ ۲ فٹ چوڑی ایک ٹرام وے لائن مہیا کی گئی ہے جو حسبِ ضرورت جنگل کے مختلف حصّوں میں بچھائی جا سکتی ہے - اس ٹرام وے کو بیل کھینچتے تھے - ۱۹۲۵ء میں اس کی بجائے اسٹیم انجن سے چلائی جانے والی ٹرام گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں - ۱۵ میل کی لمبائی میں ٹرام کی یہ ٹریک مستقل ہے - اور کام

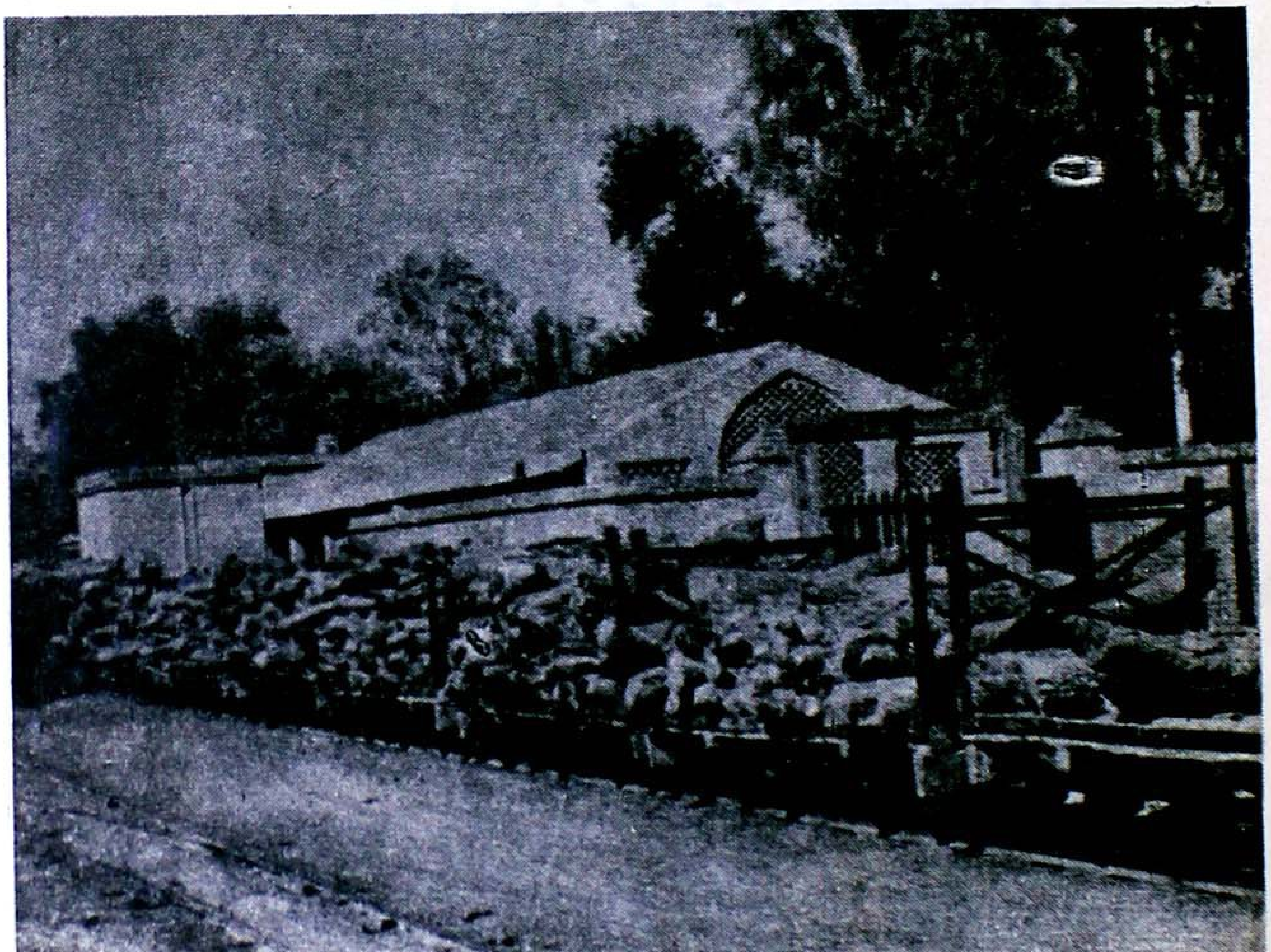

کے لئے جنگل کے ہر حصّے کو ملاتی ہے نیز سیاحوں کو سیر و تفریح کی سہولتیں مہیا کرتی ہے -

Marfat.com

ماجھا کے علاقے میں جب ہر طرف نوآبادی کو فروغ ہوا تو نیل گائے وغیرہ جنگلی جانور اُدھر سے سمٹ کر چھانگا مانگا کے سرسبز نہری جنگل میں پناہ گزین ہوگئے۔ ان میں کچھ تعداد کالے ہرنوں اور چیتلوں کی بھی ہے۔ شغال اور جنگلی سؤر بھی یہاں عام ہیں۔ علاوہ ازیں نہری جنگل میں مختلف جنگلی طائر بھی پائے جاتے ہیں۔ مور اور تیتر کافی ہیں اور تلیر تو سالانہ ہزاروں کی تعداد میں اس جنگل میں آتے ہیں اور بھی بہت سے پرندے چھانگا مانگا کے جنگل میں پائے جاتے ہیں۔ یہ جنگلی چرند پرند مل کر ہمارے اس نہری جنگل کو اضافی دلچسپی عطا کرتے ہیں۔ اس عظیم الشان نہری جنگل کا محلِ وقوع ایسا ہے جس کے باعث عام شائقین۔ طلبا اور سیّاح نیز ماہرین نباتات بآسانی اُسے دیکھنے اور اس سے لذّت اندوز ہونے آتے رہتے ہیں۔ ان حقائق کی بنا پر ذخیرہ چھانگا مانگا کو صحیح طور پر پاکستان کے ایک قومی پارک کا درجہ دیا جانا طے پایا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات عمل میں لائے گئے ہیں۔

جنگلی جانوروں کی حفاظت،

ناظمِ جنگلات حلقہ لاہور کے اشتہار نمبر ۱۶ ؍ ۱۳ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء کی رو سے اس جنگل میں شکار کئے جانے والے تمام مفید جانوروں کو بندوق سے

مارنا یا پھندے اور جال وغیرہ سے انھیں پکڑنا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ البتہ جنگلی سور۔ گیدڑ۔ جنگلی بلیاں یا سیہہ جو مفید شکار کو نقصان پہنچانے والے جانور ہیں، اس قانون سے مستثنیٰ ہیں۔ جنگلی سوروں اور گیدڑوں کو تباہ کرنے کے لئے باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے اور ان کے مارنے والوں کو مناسب انعام دیئے جاتے ہیں چنانچہ ہر سال چھانگا مانگا میں ان دو جانوروں (سور گیدڑ) کو مارنے کے لئے تقریباً ۵ ہزار روپیہ بطور انعام تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان اقدامات کا نتیجہ یہ ہے کہ اب چھانگا مانگا میں مفید شکار کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے اور جنگل کے کسی نورسے گھوڑے کے کنارے ہرنوں یا نیل گایوں کو کلیلیں کرتے اور کودتے پھاندتے ہوئے دیکھنا ایک دلفریب نظارہ معلوم ہوتا ہے۔

جنگلی پرند خانے۔

جنگلی جانوروں کے مذکورہ حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ جنگلی طائروں اور ان کی نسلوں کے احیاء کی خاطر جنگلی پرند خانے کھولے گئے ہیں۔ یہ کام ۶۲-۱۹۶۱ء میں شروع کیا گیا ہے۔ اور اس وقت تک اس پر ۵۳۳۰ روپے کی رقم صرف ہو چکی ہے۔ مشرقی پاکستان سے سرخ نسل کے جنگلی مرغ مرغیاں یہاں نسل کشی کے لئے لائے گئے ہیں۔

ان میں سے کچھ کو جنگل میں آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان جنگلی پرندخانوں میں جو جالی کے وسیع پنجرے بنائے گئے ہیں۔ جنگلی تیتروں اور موروں کی نسل کشی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

سیاحوں کے قیام کے لئے مکانات

سال ۵۹-۱۹۵۸ء میں چھانگا مانگا میں مبلغ ۲۷۴۰۰ روپے کی لاگت پر ایک اعلیٰ درجہ کا ریسٹ ہاؤس تعمیر کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت پر فضا مقام پر واقع ہے اور اس میں بیک وقت تین خاندان قیام کر سکتے ہیں۔ چھانگا مانگا قومی پارک کے منصوبے کے تحت ۴ لاکھ روپے کی لاگت پر ایک ہوٹل اور ۱۵

Marfat.com

لاکھ روپے کی لاگت پر سیاحوں کے لئے ۵ عمارات، ۱۰ ہزار روپے کے صرف سے ایک کینٹین اور جمخانہ تعمیر ہوئے ہیں۔ ان عمارات کے شایان شان فرنیچر اور سامانِ آرائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ چھانگا مانگا کی موجودہ پرانی قیام گاہ کے مصارف معمولی ہیں۔ نئی عمارات صرف سیاحوں کے لئے ہیں۔

جھیل اور تالاب،

۵ ایکڑ وسیع رقبے میں ایک نال کٹورہ جھیل تیار کی جا رہی ہے جس میں کشتی رانی کی سہولتیں حاصل ہوں گی۔ یہ جھیل انسانوں کے لئے سیر و تفریح کی سہولتیں بہم پہنچانے کے علاوہ جنگلی جانوروں کے لئے میٹھے پانی کا سرچشمہ ہوگی۔ اس جھیل کے علاوہ مزید چار تالاب جنگل کے مختلف گوشوں میں جنگلی جانوروں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی مناسب مقامات پر نظارے کے لئے اونچے اونچے مچان تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جہاں سے جنگل کے باسی جانوروں کو دیکھا جا سکے گا۔ خصوصًا رات کے وقت اس قسم کا ایک مینارہ کمپارٹمنٹ نمبر ۹ میں مرکزی حکومت کی امداد سے چلائی جانے والی ۷۰ ایکڑ رقبے کی نرسری (پودگاہ) میں پہلے ہی تعمیر کیا جا چکا ہے۔

پکنک کے ٹھکانے۔

اس کے لئے نخل زار کے مختلف حصّوں میں مناسب مقامات پر تین چوبی مکانات مع باورچی خانہ بنائے گئے ہیں۔ جن کے نام آرام و تفریح کے نقطۂ نظر سے "دل آرام" "لبِ آب جُو" اور "لالہ زار" رکھے گئے ہیں۔ یہ چوبی مکان "پکنک" کا مقصد پورا کر سکیں گے۔ جس کے لئے اُنھیں آہستہ آہستہ سجایا جا رہا ہے۔

تفریحی سواری

سیاحوں کو برائے نام خرچ پر ڈیزل سے چلنے والی ٹرالی مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے لئے بارہ بارہ آدمیوں کو بٹھا سکنے والی چار بوگیاں تیار کی گئی ہیں۔ سر دست

Marfat.com

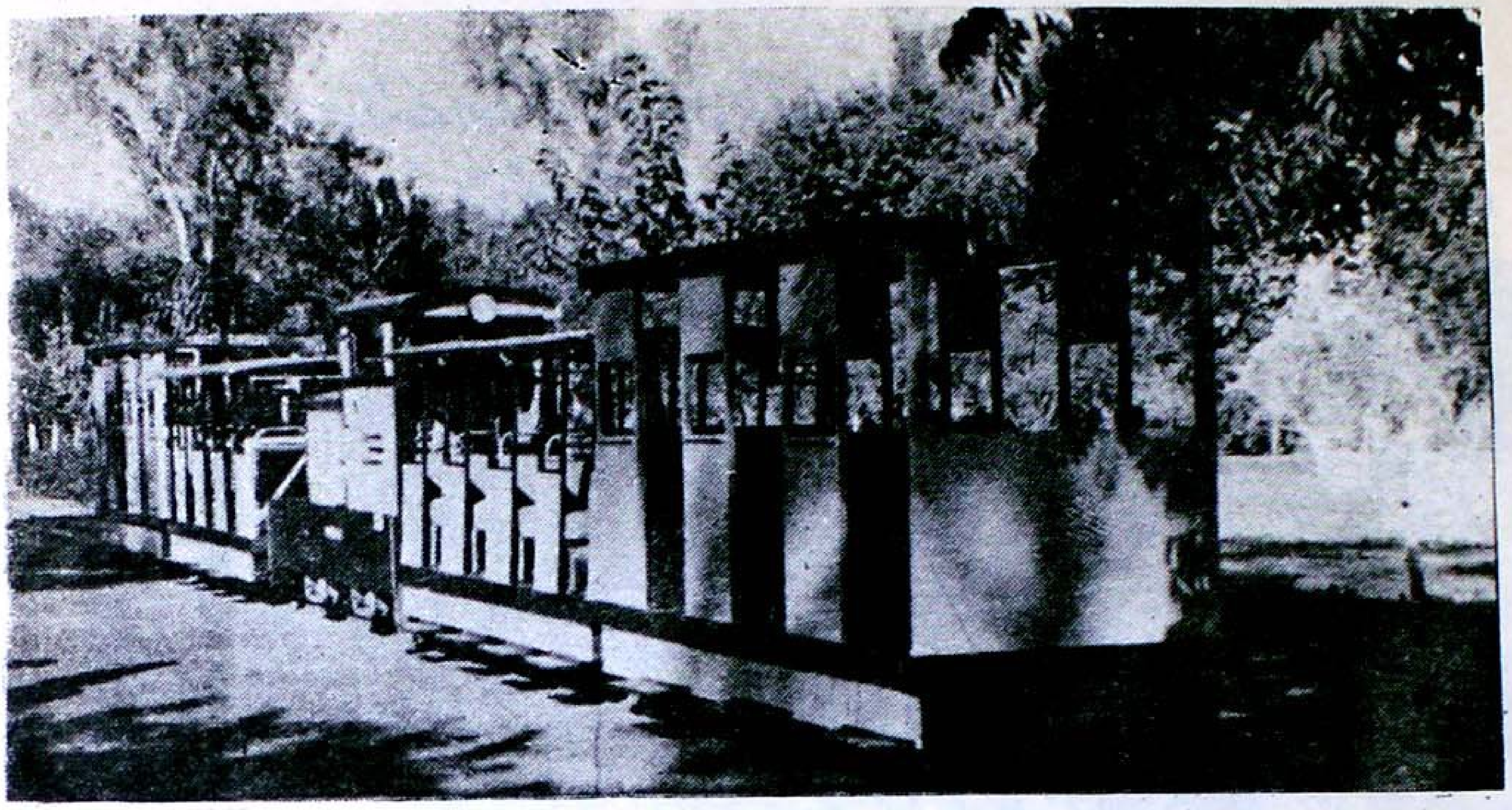

ٹرالی کے ایک مکمل سفر کے لئے صرف ۸ روپے فی گھنٹہ کے حساب سے کرایہ لیا جاتا ہے۔ ایک موٹر ٹرالی کی فراہمی کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔

نخل زار کی تزئین۔

ذخیرہ چھانگا مانگا کو خوب صورت تر بنانے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے ٹراموے لائن کے ساتھ خوب صورت قسم کے دو رویہ درخت لگائے جارہے ہیں۔ نیز اندرونی چھوٹی سڑکوں کو بھی ایسے ہی درختوں سے مزیّن کیا جارہا ہے۔ آرائشی اقسام کے درخت اور خوب صورت جھاڑی نما پودے جابجا لگائے جارہے ہیں۔ ریسٹ ہاوس سے جنگل کے اندر چوبی مستقر "دل آرام" تک جو راستہ بنایا گیا ہے وہ ایسے ہی خوشنما پودوں سے مزیّن ہے اور اس کا نام "رنگین رہگذر" رکھا گیا ہے۔ جلد ہی جنگل کے اندر اس قسم کے اور راستے اور روشیں بھی بنائی جائیں گی۔

سیّاحوں کی آمد۔

گزشتہ دو تین سال کے اندر چھانگا مانگا آنے والے سیّاحوں کی تعداد کئی گُنا زیادہ ہوگئی ہے۔ ہر سال بکثرت لوگ یہاں آتے ہیں یہاں تک کہ جاڑے کے ایّام میں آنے والوں کے لئے جگہ مہیّا کرنا ایک مشکل مسئلہ بن جاتا ہے۔ سکولوں

Marfat.com

اور کالجوں سے لڑکے اور لڑکیوں کی بڑی بڑی ٹولیاں چھانگا مانگا کے نخل زار کو دیکھنے، سیر و تفریح کرنے یا نباتات پر تعلیمی مطالعہ کرنے یہاں آتے ہیں۔ آج کل غیر ملکی سیّاحوں

کی تعداد میں بھی خاصا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں چھانگا مانگا آنے والے جملہ سیّاحوں کی مجموعی تعداد اڑھائی ہزار افراد کے لگ بھگ تھی۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۵ ہزار کے قریب ہوگئی اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ جب سے اب تک اس میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔

چھانگا مانگا کو جمبیر سے ملانے والی سڑک پختہ بنا دی گئی ہے اس ٹکڑے کی لمبائی ۵ میل ہے اور ادھر لاہور سے جمبیر تک کا فاصلہ ۴۰ میل ہے اس طرح سڑک کے ۵ میل کے پختہ ہو جانے سے لاہور چھانگا مانگا کا فاصلہ سمٹ کر صرف ۴۵ میل ہو گیا ہے۔ اس کے بالنتیجہ نخل زار چھانگا مانگا میں آنے والے سیّاحوں کی تعداد اور زیادہ ہو جائے گی۔

Marfat.com

بعض درختوں کے ادویاتی فوائد

قدرت نے بعض درختوں اور جڑی بوٹیوں کو عجیب عجیب ادویائی تاثیریں بخشی ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمان اس کے ماہر مشہور تھے اور علم طب میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری قدیم طبی کتب ہی یورپ کے موجودہ ترقی یافتہ فن طب کی اساس بنیں لیکن گزشتہ دور غلامی میں جہاں اور کئی لعنتیں ہمارے گلے پڑیں وہاں ایک یہ بھی تھی کہ ہم دواؤں کے اصلی ماخذ یعنی تازہ جڑی بوٹیوں اور ان کے استعمال کو تو بھول گئے اس کے بجائے ہم نے غیر ملکی لیبلوں کے ساتھ درآمد ہونے والی قیمتی ادویہ پہ بھروسہ کرنا شروع کر دیا جو اصالتاً نہ اس قدر پُرتاثیر تھیں اور نہ ہمارے ملک کے حالات اور آب وہوا کے موافق تھیں۔

اب خدا کے فضل وکرم سے ہم آزادی سے سرفراز ہوئے لیکن کئی چیزوں میں ابھی تک ذہنی غلامی سے آزاد نہیں ہو سکے۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ غیر ملکی قیمتی ادویہ کسی طرح ہمارے غریب وپس ماندہ عوام کے حالات کے مطابق نہیں ہیں۔ جہاں معمولی امراض میں ہمارے بعض درختوں کے چار پتے کام کر سکیں۔ وہاں ہمیں ولایت کی "پیک شدہ" چار روپے کی شیشی خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔؟

چنانچہ مضمونِ ذیل گویا اسی کوشش کی طرف ایک قدم ہے جسے عوام اپنے لئے بے حد مفید پائیں گے۔ درختوں کے نام بہ ترتیب حروف تہجی دیئے گئے ہیں۔

اخروٹ۔

ایک پہاڑی درخت ہے جس کی لکڑی نہایت اعلیٰ اور قیمتی ہوتی ہے۔ اس کے پھل میں کئی ادویاتی فوائد ہیں، دل و دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے خصوصاً جب کہ شب کو منقیٰ یا انجیر کے ساتھ کھایا جائے اور اسے بھون کر کھانا موسم سرما کی کھانسی میں مفید ہے۔ سالم اخروٹ کو جلا کر خاک کرنا اور سُرمے کے بطور آنکھ میں لگانا کھجلی اور آنکھ سے

Marfat.com

پانی بہنے کو رنگتا ہے۔ اور اسی خاک کو شہد میں ملا کر لیپ کرنا دیوانے کتے کے کاٹے کو آرام کرتا ہے۔ اور زخموں کے نشانوں کو دُور کرتا ہے۔

ارجن

یہ درخت مغربی پاکستان کے میدانی اضلاع میں ہوتا ہے اس کی چھال کو پکا کر شہد سے میٹھا کر کے پینا سینے سے بلغم کو خارج کرتا اور مقوی باہ ہے۔ پیشاب کثرت سے آنے میں بھی مفید ہے۔

ارنڈ خربوزہ

یہ درخت اب مغربی پاکستان میں بھی کافی ہوتا ہے۔ غذا کو خوب ہضم کرتا اور بھوک بڑھاتا ہے۔ ریاح تحلیل کرتا اور تلی کے ورم کو دور کرتا ہے۔ پیشاب کھول کر لاتا ہے۔ اور گردے یا مثانہ سے پتھری کو خارج کرتا ہے نیز ہر قسم کے گوشت کو گلانے میں مشہور ہے اور اسی کام میں آتا ہے۔

ارنڈ۔

نہری ذخیرہ ہائے جنگلات میں عارضی فصل لینے کے لئے اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ بھی ریاح اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کا جوشاندہ مستورات کے حیض کو جاری کرتا ہے اور جنین کے آنول تک کو باہر نکال دیتا ہے۔ رینڈی کا تیل اسی کے پھل سے بنتا ہے جو مشہور مسہل ہے اور دوا میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور جڑ اس کی بواسیر کے لئے مفید ہے۔

امرود

یہ اگرچہ کوئی جنگلاتی درخت نہیں ہے لیکن۔ گھروں اور دیہات میں عام پایا جاتا ہے اس لئے اسے شامل فہرست کیا گیا۔ امرود اکثر فوائد میں سیب سے بہتر ہے مفرح اور بعد غذا ہاضم طعام ہے۔ گدر امرود کو چولھے کی گرم راکھ (بھوبل) میں دبا دیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد نکال کر قدرے نمک کے ساتھ کھلائیں تو کھانسی اور نزلے کو آرام کرتا ہے اور اس میں مجرب ہے امرود گرمی اور سوزش مثانہ کا دافع اور خون کی حدت کو

Marfat.com

کم کرنے والا ہے۔ امرود کے بیج پیٹ کے کیڑوں (کرم معدہ) کو مارتے ہیں۔ اس کی نرم کونپلوں کو آٹے کے چھالنس (بور) کے ساتھ جوشاندہ کی طرح پکا کر ہلکا میٹھا اور نمک ملا کر پلائیں تو نزلے کی تحریک کو یقیناً روکتا ہے۔

املتاس

مشہور درخت ہے جسے سڑکوں کے کنارے خوب صورتی کے لئے لگاتے ہیں۔ اور خال خال جنگلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے پھل کا مسہل لیتے ہیں۔ ملین ہے اور آسانی سے دست لاتا ہے۔ حاملہ عورتیں بھی قبض کی حالت میں اسے کھا سکتی ہیں۔ جگر کے سدّے کو نکالتا ہے اور یرقان اور گرم بخاروں میں نافع ہے گرم پانی میں اس کا غرغرہ کرنا حلق کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے پتے پیس کر باندھنا محلل اورام اور پھول ملین ہیں۔ اس کے پانچ بیج کُتر کر کھانا قے لاتا ہے۔ پھل کا ضماد داد کا نافع ہے۔ مقدار خوراک ۲ سے ۵ تولہ تک۔

اِملی

یہ درخت مغربی پاکستان کے میدانی اضلاع میں عام ہوتا ہے اس کا پھل آلو بخارے سے ہم تاثیر بلکہ اس سے لطیف ہوتا ہے۔ دل اور معدے کو قوت دیتا ہے۔ متلی کو روکتا ہے اور صفراوی قے کا دافع ہے جوشِ خون اور خارش کو رفع کرتا ہے پیاس کی شدت کو کم کرتا اور خفقان و گرما کے بخار میں مفید ہے۔

املی کے پتوں کو پکا کر غرغرہ کرنا خناق اور منہ آنے کو مفید اور بیج اس کے پیس کر حلوہ بنا کر کھاتے ممسک و مغلظِ منی ہے۔ املی کے درخت کی چھال کو پیس کر چھڑکنا زخموں کو بھرتا ہے مقدار خوراک ۴ سے ۸ تولہ

آم

یہ بھی مغربی پاکستان کے میدانی اضلاع کا مشہور درخت ہے اس کا پھل کثرت سے کھایا جاتا ہے اور اس میں مختلف طبّی فوائد بھی موجود ہیں۔ اعضائے رئیسہ، آلاتِ تنفس۔ آنتوں۔ گردے اور مثانے کو قوت دیتا ہے۔ اور مقوّی باہ بھی ہے۔

Marfat.com

چہرے کے رنگ کو کھولتا ہے۔منہ کو صاف کرتا اور گندہ دہنی کا دافع ہے پیشاب یا پاخانہ کھول کر لاتا ہے۔ کچے آم کی کیری بھبھلائی ہوئی کھلانا لُو کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ اور کچے پھول اور گٹھلی بہت سرد و خشک اور حابس اسہال ہیں۔ اس کی شاخوں اور پھولوں کے جوشاندہ کا غرغرہ کرنا مسوڑھوں کو مستحکم کرتا اور درخت کی چھال کو جلا کر جھڑکنا خون بند کرتا ہے اور اس کے سوکھے پتوں کو چلم میں تمباکو کے بطور پلانا ہچکیوں کو روکتا ہے۔ مقدار خوراک حسب قوّت و ضرورت۔

آملہ

مغربی پاکستان کے شمالی اضلاع کا خاصہ جانا پہچانا درخت ہے۔ قابض ہے اور معدہ سے رطوبت کو جذب کرتا ہے اور سوداوی امراض میں مفید ہے۔ ذہن کو بہتر کرتا ہے۔ اور دل کو فرحت دیتا ہے۔ دلی امراض میں اس کا مربّہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلانے سے تقویت حاصل ہوتی ہے دماغ اور حواس کو درست کرتا اور تبخیر کا مانع ہے۔ آنولے کو جلا کر سُرمے کے بطور آنکھ میں لگانے سے آنکھ کے جالے کو کاٹتا ہے۔ خشک آنولوں سے سر دھونا بالوں کا محافظ اور سیاہی کو قائم رکھنے والا ہے۔

انجیر

انجیر کوئی خاص جنگلاتی درخت تو نہیں ہے۔ مگر اس کے خال خال درخت ہر جگہ ملتے ہیں۔ انجیر مرگی اور فالج میں مفید ہے۔ کثیر الغذاء اور مسکن حرارت و تشنگی ہے۔ ہلکا ملیّن بھی ہے اور نرمی سے دست لاتا ہے۔ یہ خفقان۔ کھانسی اور درد سینہ کا دافع ہے۔ جگر کو قوت دیتا۔ پیشاب کھول کر لاتا اور بواسیر کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے انجیر پیس کر خنازیر و کنٹھ مالا پر لیپ کرنا مفید اور انجیر کا دُودھ آنکھ میں لگانا موتیا بند کو فائدہ کرتا ہے۔ مقدار خوراک انجیر ۵ سے ۱۰ عدد بقدر طاقت و حرارت مریض۔

بانس

اس کی کئی قسمیں ہیں اور مغربی پاکستان کے شمالی اضلاع میں کم و بیش ہر جگہ

Marfat.com

پایا جاتا ہے ۔ بانس کی جڑ کو جلا کر سر کے گنج اور داد پر چھڑکنا مفید ہے اور اس کا منجن بھی دانتوں کو نافع اور جلا دینے والا ہے ۔ مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے ۔ اس کے پتوں کو کوٹ کر پانی نکال کر آنکھ میں لگانا جالے ۔ پھوڑے کو کاٹتا ہے اور شہد کے ساتھ چاٹنا کھانسی کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ اور جوشاندہ بنا کر پینا مدر بول و حیض ہے بانس کی جڑ کا مربہ بھی ڈالتے ہیں ۔

ببول

یہ مغربی پاکستان کے جنگلوں کا عام درخت ہے اور عموماً ہر جگہ پایا جاتا ہے ۔ اس کی کئی قسمیں ہیں ۔ ببول دیسی خاردار کے پھولوں کا عرق خفقان اور وحشت کا دافع ہے اور پتے پیس کر کھلانا دستوں کو روکتا ہے ۔ اس کے پتوں کا عرق رات بھر اوس میں رکھ کر صبح کو نہار منہ ایک پیالی پلانا سوزاک اور پیشاب کی سوزش کو مفید ہے ۔ اس کی چھال پتوں اور پھول تینوں کو سکھا کر سفوف بنا کر پھانکنا جریان اور سیلانِ رحم کا دافع اور بچوں کی کالی کھانسی کا مانع ہے ۔

برگد ۔

اسے برڑھ بھی کہتے ہیں مغربی پاکستان کا عام درخت ہے اس کا دودھ دافع بواسیر ہے اس طرح کہ ہر روز صبح کو پانچ بوند سے شروع کر کے آہستہ آہستہ ۱۰ بوند روزانہ تک پہنچائیں اور پھر آہستہ آہستہ کم کر کے پانچ بوند روزانہ تک واپس آ جائیں تو ہر قسم کی بواسیر کے زور کو کم کرتا ہے نیز برڑھ کے دودھ کا لیپ ورموں کو تحلیل کرنے اور زخموں کو بھرلانے میں مرہم سے بہتر کام کرتا ہے ۔ برڑھ کے پتے بھی تازہ زخم کو خشک کرنے میں بے مثل ہیں اور اس کی ڈاڑھی کا سفوف ۲ ماشے روزانہ کھلانا مردوں کے لئے ممسک اور دافع جریان ہے ۔

بکائن (دھریک)

یہ بھی مغربی پاکستان کے میدانی اضلاع کا عام درخت ہے اور سرکاری نہری جنگلوں میں لگایا جاتا ہے ۔ بکائن کی چھال اور پتوں کو خشک کر کے اور سفوف بنا کر تھوڑے

Marfat.com

نمک کے ساتھ بطور منجن استعمال کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور اس کے پتوں کو کو پیس کر لیپ کرنا ورموں کو کم کرتا ہے اور پٹھوں کے دردوں کا دافع اور بدن پر ملنا خارش کو مفید ہے اور اس کے پھل کا تیل کان کے درد کو آرام پہنچاتا ہے۔

بہیڑہ

مشہور درخت ہے اس کا پھل قابض و مقوی معدہ ہے اور سوداوی امراض میں از حد مفید ہے۔ درد سر اور بواسیر بادی کو آرام پہنچاتا ہے اور بھون کر سفوف کیا ہوا پرانے دستوں کو روکتا ہے۔ مقدار خوراک ۳ ماشے سے ۵ تولہ تک حسب ضرورت۔

بیر

یہ جنگلی اور بستانی دونوں طرح کا ہوتا ہے۔ محکمہ جنگلات اس درخت کو سڑکوں کے کنارے بھی لگوا رہا ہے۔ میٹھا بیر اچھا پھل اور فوائد میں سیب کے ہم پلہ ہوتا ہے۔ بیر کی گٹھلیوں کا جوشاندہ قابض ہوتا ہے اور اسہال صفراوی میں مفید اور آنتوں کے زخموں کا اندمال کرتا ہے اس کے پتوں کو پیس کر زخموں پر باندھنا انھیں پیپ سے پاک کرتا ہے۔ ورم کو کم کرتا ہے اور جلد بھر لاتا ہے۔

پیپل

مغربی پاکستان کا عام درخت ہے اس کی چھال کو پیس کر ناسور میں لگانا ناسور کو بھرتا اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے پتوں کو گرم کر کے کمر پر باندھنا درد کمر کو آرام کرتا ہے۔

جامن

محکمہ جنگلات اس درخت کی پیداوار میں بھی توسیع کر رہا ہے۔ اور سڑکوں کے کنارے یا گھروں میں لگائے جانے کے لیئے اسے مناسب درخت قرار دیا گیا ہے۔ جامن کی بعض اقسام نہایت شیریں ہوتی ہیں۔ دیہات میں کم و بیش ہر جگہ اس کے درخت ملتے ہیں۔ جامن کا پھل ہاضم ہوتا ہے۔ معدہ اور جگر کا مقوی اور ذیابطیس کے لیئے سودمند ہے۔ جامن کی نئی کونپلوں کو ابال کر اس سے غرغرہ کرنا خناق اور حلق

کی سوزش کو مفید ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ جامنوں کو کچل کر سر کے گنج پر لیپ کرنا گنج کو مفید اور بال پیدا کرتا ہے۔ جامن کا سرکہ ہاضمِ طعام اور تلی کو مفید ہے۔

سرس (SIRIS)

اس کی پتیاں پکا کر کھانا اور ان کا عرق آنکھ میں ٹپکانا رتوندھی کو مُفید ہے۔ اور اس کی چھال جوش کرکے اس سے کلّی کرنا مسوڑھوں کو قوّت دیتا ہے اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے پتّوں کو پیس کر پھنسیوں۔ دُمبل پر لگانا اور خارش کے لئے بدن پر ملنا از حد مفید ہے۔ سرس کے پھولوں کو سونگھنا آدھی سیسی کے درد کو مفید اور ۳ ماشہ تخمِ سرس نیم کوفتہ مصری کے ساتھ روزانہ صبح کو چالیس دن تک پانی سے لیں تو مردانہ کمزوری اور سُرعتِ انزال کو نافع ہے۔

سنبل یا سیمل (SIMAL)

اب مغربی پاکستان کے نہری جنگلوں میں اس درخت کی پیداوار بڑھائی جا رہی ہے اس کے ڈنٹھل کو چھیل کر خشک کرلیں اور مثل صندل کے برادہ کرکے ہموزن شکر ملا کر چار۔ چھ ماشہ روزانہ چالیس دن تک کھائیں اور تُرش و بادی اشیاءٗ سے پرہیز کریں، تو مردانہ قوت اور حرارتِ غریزی کو بڑھاتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے نیز جذام اور فسادِ خون صفراوی میں مفید ہے۔

شیشم یا ٹاہلی

یہ مغربی پاکستان کا بہت جانا پہچانا اور ہر دلعزیز درخت ہے۔ اعلیٰ لکڑی کے علاوہ اس کی چھاؤں ٹھنڈی اور پھول نہایت خوشبودار ہوتے ہیں اس کی پکی لکڑی کا بُرادہ ۲ ماشہ روزانہ دودھ سے یا پانی سے لینا خون کو صاف کرتا اور سوداوی امراض پھوڑے پھنسی میں مفید ہے۔ خارش کو بھی فائدہ کرتا ہے اور اس کی نئی کونپلوں کو اور پھولوں کو جوش دیکر ان کا شربت بنانا حد درجہ مصفی خون اور آتشک تک میں مفید ہے۔

Marfat.com

فالسہ

بستانی درخت ہے۔ دل معدے اور جگر کی گرمی میں مفید۔ صفراوی دستوں، قے اور ہچکی و تشنگی کو رفع کرتا ہے۔ تپ دق میں سکون پہنچاتا اور ذیابیطس میں بہت نافع ہے۔ اس کا شربت خفقان اور اختلاج قلب میں مفید ہے۔

کچنال

اس درخت کو آرائشی و زیبائشی اہمیت حاصل ہے۔ کچنال کی کلیاں عمدہ غذا ہیں اور اپنے موسم پر بکثرت کھائی جاتی ہیں۔ تاثیر میں خشک و مجفف ہیں۔ معدے اور آنتوں کو قوت دیتی ہیں۔ دستوں کو روکتی اور پیٹ کے کیچوؤں کو باہر نکالتی ہیں جذام اور کنٹھ مالا کو بھی مفید ہیں۔ نیز کھانسی و بواسیر میں بھی سودمند پائی گئی ہیں، اور مقوّی و مغلّظ منی ہیں۔

کریل

مغربی پاکستان کا خشک صحرائی درخت ہے اس کی شاخوں کو کوٹ کر پانی نکال کر مصری سے میٹھا کر کے پلانا خفقان و وحشت و جنون کا دافع۔ حواس و ذہن کا محافظ ہے اور مقوّی و مفرح قلب ہے۔

کنیر

یہ اگرچہ کوئی جنگلاتی درخت نہیں ہے۔ مگر فوائد کے پیش نظر شامل کیا گیا ہے، اس کے پتوں اور شاخوں کو کوٹ کر گرم کر کے باندھنا ورموں کا محلّل اور کمر کے درد یا گھٹنے اور لنگڑی کے درد کا دافع ہے۔ خارش خشک و تر کو بھی مفید اور اس کی خشک پتّی پیس کر چھڑکنا زخموں کو بھرتا ہے اور دردِ چشم میں نافع ہے اور اس کے پتّوں کا پانی نکال کر چھڑکنا پسّو۔ دیمک اور کھٹمل کا قاتل ہے۔ اور اس میں سمیّت (زہر) ہے کھانا جائز نہیں۔

کھجور

مغربی پاکستان میں ملتان و بہاولپور ڈویژن کا عام درخت ہے، مسلمانوں کے لئے مقدّس و

Marfat.com

متبرّک چونکہ عرب کا بھی یہ مخصوص درخت ہے کھجوریں مقوی اور کثیر الغذاء ہوتی ہیں خون صالح پیدا کرتی ہیں اور فالج و لقوہ میں مُفید ہیں گردے اور کمر کو طاقت دیتی ہیں سینے اور پھیپھڑے سے بلغم کو خارج کرتی ہیں۔ المختصر سرد مزاجوں کو فی الجملہ مفید ہیں

کھرنی۔

فالسے کی طرح یہ بھی لبتانی درخت ہے اور مغربی پاکستان میں خال خال ملتا ہے اس کا پھل مفرّح ہے اعضا کو قوّت دیتا ہے اور سر کی گرانی و بے ہوشی کو رفع کرتا ہے مُسکّن ہے۔ کھانسی اور پیشاب کے زخموں کو سُودمند اور اس کا بیج باریک پیس کر آنکھ میں لگانا خاص کر عورتوں کے دودھ کے ساتھ آنکھ کی سفیدی اور جالے کو کاٹتا اور مقوّی بصر ہے۔

کیلہ

یہ بھی اگرچہ جنگلاتی درخت کی حیثیت نہیں رکھتا تاہم اب مغربی پاکستان میں اس کی کاشت بڑھ رہی ہے۔ اور پانی والی زمینوں میں ہر جگہ ہو جاتا ہے۔ یہ کثیر الغذا ہے مگر کسی قدر دیر ہضم ہے بدن کو فربہ کرتا اور سینے اور خشک کھانسی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حلق کی خشونت کو ٹھیک کرتا اور دستوں کو روکتا ہے کیلے کی جڑ کا پانی پلانا کرم شکم کا دافع ہے

گولر

خشک کھانسی سینے کے درد اور گُردے کی بیماری میں مفید ہے اس کے پتّوں، پھل اور شاخ کو کُچل کر اور جوش دے کر لعوق بنا کر چاٹنا پرانی کھانسی۔ دمے اور آواز پڑنے کے لئے مجرّب ہے۔ اور گولر کو ٹھنگوں سمیت کھانا آشوب چشم کی مشہور دوا ہے۔ اس کی لکڑی کی راکھ آتشک کے زخموں کو بھرلاتی ہے۔

لسوڑا۔

یہ مغربی پاکستان کے نہری جنگلوں میں عام ہوتا ہے لسوڑے کے پھل کو

Marfat.com

منہ میں رکھنا۔ کھانا یا بھگو کے جوش دے کر پینا حلق کے ورم و خشونت کا دافع اور سینے کا ملیّن ہے۔ آواز کو صاف کرتا اور خشک کھانسی کو فائدہ کرتا ہے معدے سے کیڑوں کو بھی نکالتا اور مُسہل دواؤں سے نقصان اٹھائی ہوئی آنتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ تپِ حارہ میں بھی مفید دوا ہے۔

نیم

یہ بہت مشہور درخت ہے اس کے دوائی فوائد بہت سے ہیں۔ اس کے پتوں کو پکا کر بھپارہ لینا کان کے درد اور جوڑوں کے درد کو مُفید اور اس کے پتوں کا پانی کان میں ٹپکانا کان کے درد کو آرام کرتا ہے۔ اِس کے پتوں کا پکایا ہوا پانی زخموں کو دھونے کے لئے بہترین دَوا ہے۔ اور اس کے جوشاندے سے کلّی کرنا مسوڑھوں کو مضبوط اور گندہ دَہنی کو دور کرتا ہے اور نیم کی چھال دو ماشے جوش کر کے پلانا مدرِ حیض اور نمکولی حابس اسہال و مفید جذام ہے۔ اور اس کے پتوں کو پکا کر بھرتا باندھنا ورموں کو تحلیل کرتا اور دنبل کو پکا کر تیار کرتا ہے۔ اور کھلے زخموں کو بھی بھرلاتا ہے، اس کی پتیوں کو پیس کر لیپ کرنا داد خارش اور فسادِ خون کا دافع ہے اور جلا کر نمک کے ساتھ چٹانا بلغمی کھانسی کی عمدہ دَوا ہے۔

Marfat.com

جنگل میں آگ لگنا یا لگانا

ہمارے صوبے کے جنگلات میں دو وجوہ سے آگ لگتی ہے اول اتفاقیہ طور پر دوسرے ارادی طور پر جن کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

ناگہانی آگ

ناگہانی آگ تو اکثر جنگل کے نزدیک سے گزرنے والوں، جنگل میں کسی مقصد سے داخل ہونے والوں یا اس کے نزدیک رہنے والوں کی بے احتیاطی سے لگتی ہے۔ یعنی جنگل سے گزرتے وقت سُلگتی ہوئی دیا سلائی پھینک دینا۔ مشعل لے کر جنگل میں سے یا اس کے نزدیک سے گزرنا۔ جنگل میں کسی مقصد کے لئے آگ جلانا۔ بندوق سے فائر کرنا۔ جنگل کے قرب وجوار میں کھانا پکانے کے بعد آگ کو بجھائے بغیر چھوڑ دینا وغیرہ وغیرہ اسباب جنگل میں آگ لگانے کا باعث بنتے ہیں۔

ارادی آگ

ارادتاً آگ جیسا کہ لفظ سے ظاہر ہے مختلف وجوہ سے جان بوجھ کر لگائی جاتی ہے پہاڑی علاقوں میں لوگوں کا خیال ہے کہ جنگل جل جانے سے تازہ گھاس پیدا ہوتی ہے۔ جسے مویشی بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ اس خیال سے اس حد تک اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ چیل کے جنگلوں میں جہاں مویشیوں کی چرائی کم ہو وہاں چیل کے سوئی نما سخت پتے زمین پر موٹی تہہ پیدا کر دیتے ہیں جو گھاس کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں

لیکن اس غرض سے محکمہ جنگلات ہر تیسرے سال اپنی کڑی نگرانی میں اس خشک پتی کو آگ لگواتا ہے جس سے پتوں کی یہ موٹی تہہ بغیر کسی نقصان کے جل جاتی ہے اور نئی گھاس کے پیدا ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ لیکن کھلے جھاڑی دار جنگل میں ہر سال تازہ گھاس خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے رقبوں کو اچھی گھاس

Marfat.com

حاصل کرنے کے لئے آگ لگانا سخت نادانی ہے۔ دراصل ایسا کرنے سے وہاں کی گھاس کی پیداوار میں کمی واقع ہوجاتی ہے اور اگر آگ بار بار لگائی جائے تو زمین میں گھاس پیدا کرنے کی طاقت بالکل مفقود ہوجاتی ہے۔ جو جھاڑی دار جنگل چرائی کے لئے بند ہوتے ہیں، ان میں محکمہ جنگلات گھاس کی کٹائی کے پرمٹ جاری کرتا ہے۔ اور اگر لوگ گھاس کاٹ کر مویشیوں کے لئے چارہ جمع کرلیں تو آئندہ سال پیدا ہونے والی گھاس فربہ اور مقدار میں زیادہ ہوگی۔ جمع شدہ گھاس سے موسم سرما میں مویشیوں کے لئے چارہ مہیا کرنے میں آسانی ہوتی ہے بالخصوص قحط سالی کے زمانے میں مذکورہ گھاس مویشیوں کو چارہ کی قلت سے محفوظ رکھنے کی ضامن ہے۔ لہذا جو لوگ کھلے جھاڑی دار جنگلوں کو اس غرض سے آگ لگاتے ہیں کہ اس سے ان کے مویشیوں کے لئے اچھا چارہ پیدا ہوسکے گا۔ وہ غلط فہمی میں ہیں اور ایک کثیر ذاتی و قومی نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔

بعض مقامی لوگ فارسٹ گارڈ کے ساتھ دشمنی کی بنا پر بھی جنگل کو آگ لگا دیتے ہیں تاکہ افسرانِ بالا اس کے خلاف کارروائی کریں۔ یا وہ تکلیف میں مبتلا ہو لیکن ایسی حرکت قومی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ فارسٹ گارڈ کے ساتھ دشمنی کے باعث آگ لگانا قومی و ملکی مفاد کو نقصان پہنچانا ہے۔ اگر فارسٹ گارڈ کے خلاف کوئی جائز شکایت ہو تو شاکی افراد کو چاہیئے کہ فارسٹ گارڈ کے افسران کو بذاتِ خود یا یونین کونسل کے ذریعے رپورٹ کریں اور اگر شکایت جائز ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ افسران اس کے خلاف تادیبی کارروائی نہ کریں۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جنگلات سے چوری چھپے درخت کاٹنے والے مقامی لوگ یا ٹھیکیدار اپنے فعل پر پردہ ڈالنے کے لئے سارے جنگل ہی کو آگ لگا دیتے ہیں اور اس طرح چھوٹے سے ذاتی مفاد کے لئے قوم اور ملک کا بہت سا نقصان کرتے ہیں۔ یہ فعل کسی ناقابلِ معافی گناہ سے کم نہیں۔ ایسے ظالم افراد بدترین انسان ہیں بلکہ ان کا شمار سوسائٹی میں انسان نما درندوں میں کیا جانا چاہیئے

حفاظتی تدابیر

جنگلوں کو آگ سے محفوظ رکھنے اور ان میں آگ لگ جانے کی صورت میں آگ پر قابو

Marfat.com

پانے کے لئے محکمہ جنگلات ہر سال موسم گرما میں یعنی یکم اپریل تا ۳۱ جولائی کے دوران خاص تدابیر اختیار کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود جنگل میں کہیں نہ کہیں آتشزدگی کے واقعات ہو جاتے ہیں جن سے جنگلات جیسی عظیم قومی دولت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اگر محکمہ جنگلات کو آگ کی روک تھام اور اس کے بجھانے میں آس پاس کے لوگوں کا مکمل تعاون حاصل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ جنگلات کو آگ سے محفوظ نہ رکھا جا سکے۔ اس کتاب کے حصّہ دوم میں "فارسٹ ایکٹ" میں آگ کی روک تھام اور اس کے بجھانے کے لئے ضابطہ موجود ہے جس کی رُو سے گرد و نواح کے مقامی لوگوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ آگ کی روک تھام اور اس کے بُجھانے میں محکمۂ جنگلات کے عملے کی پُوری امداد کریں اور کوتاہی کی صورت میں متعلّقہ افراد سزا کے مستوجب ہو سکتے ہیں آگ کی روک تھام کرنا اور اس کو بجھانے میں مدد دینا مذہبی اور اخلاقی رُو سے بھی کارِ خیر ہے اور قومی رنگ میں بہت بڑی خدمت ہے۔ لہٰذا ہر خاص و عام سے جو جنگلوں میں یا ان کے نزدیک رہتے ہیں توقّع کی جاتی ہے کہ جنگلات کے قومی سرمایہ کو آگ سے محفوظ رکھنے اور آگ لگ جانے کی صورت میں آگ کو بُجھانے میں پُورا پورا تعاون کریں گے۔

جنگل میں آگ لگ جانے کی صورت میں ہر وہ شخص جو اُسے پہلے دیکھے اُسے چاہیئے کہ اگر آگ بہت تھوڑی ہے جس پر وہ قابو پا سکتا ہے تو اس کا قومی و اخلاقی فرض ہے کہ وہ اسے خود ہی بجھا دے اور اس کے متعلّق مزید نگرانی کے لئے متعلّقہ فارسٹ گارڈ کو اطّلاع دیدے۔

اگر آگ اس کے قابو سے باہر ہو تو وہ فوراً متعلّقہ فارسٹ گارڈ اور گرد و نواح میں رہنے والوں کو جلد از جلد اطلاع دے تاکہ وہ آگ کے موقع پر پہنچ کر اس پر حسبِ ضابطہ قابو پانے کا بندوبست کریں۔

Marfat.com

فارمی شجر کاری

تمہید۔

زمانہ کے ساتھ ساتھ زراعت و جنگل کاری کے پرانے طریقوں میں تبدیلی وقت کا اہم تقاضا ہے۔ دریائے سندھ کا میدان ایک نہایت گرم و خشک علاقہ ہے اور اگر اس میں نہروں کا موجودہ جال نہ ہو تو یہ ایک لق و دق صحرا بن جائے۔ یہاں گرمیوں میں درجہ حرارت ۱۱۴ درجے سے ۱۲۶ درجے فارن ہیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور سردیوں میں نقطۂ انجماد سے بھی گر جاتا ہے۔ آب پاشی کے مروّجہ طریقوں کے نتیجے میں یہاں کی اکثر اراضی سیم و تھور کی نذر ہو رہی ہے اور زرعی پیداوار کم سے کم تر ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے کسان کاشت کے پرانے۔ نقصان دہ طریقوں کو ترک کرنے اور ترقی یافتہ طرزِ کاشت کو اپنانے میں اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ یا رواج کے ماتحت انہیں اختیار کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ جس کے باعث ہمارے ملک کا شمار دنیا

Marfat.com

کے کم پیداوار کے علاقوں میں ہو رہا ہے۔

موجودہ سائنسی دور کا تقاضا

اس امر کی فوری ضرورت ہے کہ ہم بلا توقف اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور جدید طریقۂ کاشت کو قبول کریں۔ اس میں سرمایہ کی کمی ضرور ایک امر مانع ہے کہ ہم بڑے پیمانے پر مصنوعی کھاد خرید کر اپنے کھیتوں کی پیداوار بڑھانے سے معذور ہیں۔ اندریں حالات ہماری زراعت روز بروز رُو بہ تنزّل ہو رہی ہے۔ ملک میں لکڑی کی پیداوار ناکافی ہونے کے باعث ہماری دیہاتی آبادی کھانا پکانے اور اپنے حقہ کا شوق پورا کرنے کے لئے جو ان کا ایک محبوب مشغلہ ہے۔ گوبر کے اُپلے بنا کر جلا ڈالتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مولیشیوں کے گوبر کی مُفید کھاد جو دراصل کھیتوں میں جانی چاہئے چولھے اور حقہ کی نذر ہو جاتی ہے۔ یا دیہی آبادیوں کی گندگی میں اضافہ کرتی رہتی ہے۔ اس ناگفتہ بہ صورتِ حال کا سدِّباب کرنے کے لئے محکمہ جنگلات نے بارہا مفید سفارشات و تجاویز پیش کی ہیں۔ جن کا ردِّ عمل یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے کاشت کاری کے ساتھ شجر کاری کو بھی اپنایا اور کھیتوں کے گرد اگرد مختلف درخت لگائے مگر مندرجہ ذیل وسواس و اندیشہ کی بنا پر خاطر خواہ توجّہ نہ دی۔

۱۔ درختوں کے سایہ سے فصل کو نقصان ہوتا ہے

۲۔ درختوں پر نقصان دینے والے کیڑے پرورش پاتے ہیں۔

۳۔ درختوں کی جڑیں رطوبتِ زمین جذب کر لیتی ہیں اور زرعی فصل کے نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔

ان غلط اندیشیوں اور خام خیالیوں کی تردید ماہرین کی زبانی کافی حد تک کی جا چکی ہے جس کا نچوڑ یہ ہے کہ:-

۱۔ درخت کا سایہ کھیت کی زرخیز مٹی کو بہہ جانے سے بچاتا ہے۔

۲۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ماسوائے چند درختوں کے جملہ اقسام درخت

Marfat.com

اس الزام سے بری ہیں کہ ان پر نقصان دہ کیڑے پرورش پاتے ہیں۔

۳۔ درخت کی جڑیں فاضل رطوبت زمین یا نمی کو جذب کرکے خط آب یعنی (WATER LEVEL) کو صحیح حالت پر لانے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں ان شکوک کے رد کے ساتھ یہ بتانا بھی مناسب ہوگا کہ جدید صنعتی ترقی کے باعث لکڑی کے نفع بخش استعمال سائنس کے ذریعے معرض وجود میں آچکے ہیں اور اب تو درخت کاری مستقل طور پر ساری دنیا میں مالی فارغ البالی کا ایک اہم جزو بن چکی ہے۔ مگر ہمارے موجودہ جنگلات اس قدر کم ہیں کہ وہ ہمارے روزمرّہ کے استعمال کے ایندھن کے کفیل بھی نہیں ہو سکتے۔ لہذا وقت کا تقاضہ یہی ہے کہ کاشت کاری کے ساتھ ساتھ زرعی زمینوں پر شجر کاری کو بھی فروغ دیا جائے خواہ اس میں خفیف سے نقصان کا اندیشہ ہی کیوں نہ ہو۔

سطور ذیل میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر فصل کے مذکورہ بالا نقصانات کو کسی حد تک درست بھی مان لیا جائے۔ تو درختوں سے بالآخر جو آمدنی حاصل ہوگی وہ اِن نقصانات کی تلافی کرکے بھی بچ رہے گی۔ نقصان دہ جراثیم اور کیڑوں کا ہلاک کرنا اب کوئی مشکل مسئلہ نہیں رہا۔ اس کے علاوہ اب کئی ایسے درخت دریافت کرلئے گئے ہیں۔ جو جراثیم کو دور بھگا دیتے ہیں جنھیں (INSECT REPELLANTS) کہتے ہیں ان میں یوکلپٹس سیٹرڈورا خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کی بُو سے ملیریا کے مچھر دور بھاگتے ہیں فصلوں کے لئے نقصان دہ کیڑے عام طور پر وبائی شکل میں پھیلتے ہیں اور یہ خیال غلط ہے کہ ان کی پرورش میں درختوں کا کوئی خاص حصّہ ہے۔

درخت کاری کے مالی فوائد

درختوں کو ایک بینک میں جمع شدہ سرمایہ سمجھئے اور اس میں یہ بھی فوقیت ہے کہ بینک میں سرمایہ داری کے لئے آپکو کوئی رقم مخصوص کرنی پڑتی ہے۔ اگر رقم ۵۰۰ روپیہ سے کم ہو تو آپ کو چیک بُک ہی جاری نہیں کی جاتی اور منافع

Marfat.com

بھی ۶ فی صد فی سال سے زیادہ کبھی نہیں ملتا۔ اس کے برعکس درخت کی بے قیمت رقم سے آپ کو کہیں زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے مثلاً اگر آپ کھیت کے کنارے یا پانی لے جانے والے کھالوں کے کنارے سنبل کے معمولی درخت بھی لگائیں تو ایک درخت جس کے لگانے میں برائے نام خرچ ہوتا ہے دس سال کے بعد آپ کو اَسّی روپے سے زیادہ رقم دیتا ہے کیونکہ دس سال کے عرصہ میں اس درخت کا قطر تقریباً ایک فٹ اور حجم ۲۵ مکعب فٹ ہو جاتا ہے۔ جس کی قیمت مارکیٹ کے عام نرخ کے مُطابق ۳/۶۲ فی مکعب فٹ ہوتی ہے۔ یعنی ایستادہ درخت بھی آپ کو اسی روپے سے زیادہ قیمت ادا کر سکتا ہے۔ سنبل کی روئی سے ہر سال جو مالی فائدہ ہوتا رہے گا۔ وہ اس کے علاوہ ہوگا۔

اگر کسی زمین پر کسی مصلحت کے پیش نظر سنبل کا درخت نہ اُگایا جاسکے، نہ سہی۔ اس کے علاوہ بھی اور بہت سے ایسے درخت ہیں جو کسی نہ کسی شکل میں کوئی نہ کوئی فائدہ آپ کو ہر سال پہنچاتے رہیں گے۔ اور اپنی طبعی عمر کو پہنچنے پر اچھی خاصی مقداریں تعمیری یا دوسری قسم کی کارآمد لکڑی بھی فراہم کر دیں گے مثال کے طور پر یہاں چند ایک درختوں کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جن کے پتے آپ کے مویشیوں کے چارہ کا اعلیٰ اور عمدہ نعم البدل ہیں۔ سال بہ سال آپ ان سے چارہ بھی لیجئے اور آخر میں ان کی لکڑی سے مالی فائدہ بھی حاصل کیجئے،

میدانی علاقوں کے لئے

کیکر	=	*Acacia arabica*
پھُلاہی	=	*Acacia modesta*
کچنار	=	*Bauhinia variegata*
پیپر ملبری	=	*Broussonctia papyrifera*
کھرک	=	*Celtis australis*
ولائتی آک	=	*Ipomoca cornea*

Marfat.com

سوہانجنا	=	*Moringa pterygsperma*
توت	=	*Morus alba*
پتنجن	=	*Putranjina ronbrughii*
بیر	=	*Zizyphus jujuba*

دامن کوہ ۳۰۰۰ فٹ تک بلند علاقوں کے لئے

کچنار کی مختلف اقسام	=	*Banhinia spp*
برنا	=	*Crataena religiosa*
گولر	=	*ficus glomerata*
بھگوارا	=	*ficus Palmata*

۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلند پہاڑی علاقوں کے لئے

مندر	=	*Acer cuesium*
بن خور	=	*Aesculus indic*
پپلج	=	*Populus cilata*
بارو	=	*Qucreus dilatata*
بان	=	*Qucseus incana*
مارن	=	*Ulmus laeuigata*
مارل	=	*Ulmus wallichiana*

صنعت ریشم سازی

اسی طرح اگر آپ کھیت کے گرد توت کے درخت لگوائیں اور بالخصوص اگر وہ جاپانی توت کے درخت ہوں جن کی بڑھت معدودے چند دنوں کے سوا تمام سال جاری رہتی ہے تو ۵ سال کے اندر درخت اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ان پر ریشم کے

Marfat.com

کے کیڑے پالے جاسکیں اور ایسے ۴۰ درخت ایک اونس ابریشم کے کیڑوں کو پالنے کے لئے کافی ہوتے ہیں اس طرح کی درخت کاری اور ریشم سازی کی گھریلو صنعت گری میں اگرچہ کسان کے اپنے بال بچے ہی کام کریں گے لیکن اقتصادی نقطۂ نظر سے مندرجہ ذیل نقشہ تیار ہوگا۔

خاکہ آمدن وخرچ

	پیسے	روپے
توت کے ۴۰ پودوں کی قیمت بحساب ۱۲ پیسے فی پودہ	۸۰	۴
۷ سال تک ان کی نگہداشت کا خرچ	۸۰	۴
ایک اونس ریشم کے کیڑوں کی قیمت۔	..	۱۲
ابتدائی ۱۵ یوم کے لئے ایک مزدور کی اُجرت بحساب ۲ روپے فی یومیہ	..	۳۰
دوسرے ۱۵ یوم کے لئے دو مزدوروں کی اُجرت بحساب ۴ روپیہ فی یومیہ	..	۶۰
تیسرے ۱۵ دن کے لئے ۳ مزدوروں کی اُجرت بحساب ۶ روپے فی یومیہ	..	۹۰
چٹائیوں کی قیمت	..	۳۰
لکڑی کے اڈوں کی قیمت	..	۱۵
بوریوں کی قیمت	..	۳
متفرق خرچ	..	۵
کل میزان خرچ	۶۰	۲۵۷
آمدن از کوکون	..	۴۰۰

خالص منافع ۴۰۰ - ۲۵۸ = ۱۴۲ روپے

Marfat.com

اور مزید لطف کی بات تو یہ ہے کہ یہ تمام کام ۴۰ دن کے اندر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بلکہ مغربی پاکستان کی نسل کے ریشم کے کیڑوں کو استعمال کیا جائے تو ۳۰ دن کی مدت ہی کافی ہے
اس کے بعد توت کے پودوں کی باقی شاخوں سے ٹوکریاں بنائی جا سکتی ہیں۔ اور بچے ہوئے پتوں کو مویشیوں کے لئے چارہ کے بطور استعمال استعمال کیا جا سکتا ہے
مزید یہ کہ ان درختوں کی اگر مناسب ترتیبی کانٹ چھانٹ جاری رکھی جائے تو بالآخر ان کو کاٹ کر لکڑی کا نرخ ۱۳/۰۰ روپے فی مکسر فٹ ہے، لطف یہ کہ ان درختوں کو از سر نو لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی اگر ان کی منڈھیوں کو تیز دھار آلے سے صاف تراش دیا جائے تو ان ہی سے چھوٹی بڑی نئی شاخیں نکل آتی ہیں۔ پھر ان شاخوں کو اس طرح چھانٹ لیا جائے کہ فربہ شاخ کو چھوڑ کر باقی ماندہ شاخوں کو کاٹ دیا جائے تو بغیر کسی مشکل کے ایک نیا درخت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پہاڑی علاقے میں درخت کاری

پہاڑی علاقے میں اگر روبینیا کے درخت لگائے جائیں تو تقریباً دس سال میں درخت ایک فٹ قطر حاصل کر لیتا ہے۔ جس سے اگر بانس کی شکل ہی میں لکڑی حاصل کی جائے تو تیس روپے سے زیادہ مالیت کی ہوتی ہے۔ اس درخت کے لئے کسی خاص نگہداشت کی ضرورت نہیں ہے۔ روبینیا اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ لے تو از خود پھیلنے لگتا ہے اور پرانی جڑوں سے نئے درخت پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

درختوں کے طبعی یا قدرتی فوائد

درختوں سے مالی فوائد کے علاوہ جو دوسرے طبعی اور خارجی فوائد ہیں انھیں بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ عام زمیندار درختوں کے طبعی فوائد کو نہیں سمجھتے ان کی نگاہ اپنی عام ضروریات تک ہی محدود رہتی ہیں کہ مکانوں کی چھت کے لئے کڑیاں حاصل کی جائیں کھیتوں کے گرد باڑ کے لئے کھمبے نصب کئے جائیں اور مال مویشی کو باندھنے کے لئے کھونٹے ٹھونکے جائیں۔ بیل گاڑیاں، ہل اور کاشت کاری کے دیگر چھوٹے بڑے آلات تیار ہوں۔ خانہ داری کی اشیا پلنگ، پیڑھے سٹول بنائے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت

Marfat.com

کرنے کے لئے جا نماز کی چوکی بنائی جائے ۔ ان تمام فوائد کے باوجود درخت کو اس کی نگاہ میں وہ مقام حاصل نہیں جو ہونا چاہیے ۔ اور اس کا یہ خدشہ کہ درخت کے سائے سے فصل کو نقصان ہوتا ہے ۔ درخت کاری کے خلاف ایک سدِّ سکندری بنا ہوا ہے ۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اگر درخت نہ ہوں تو کھلی میدانی ہوائیں سطح زمین سے نمی کو ایک دم لے اڑیں ۔ اور زمین کا وتر (رطوبت) اس قدر کم ہو جائے کہ فصلیں سوکھ کر رہ جائیں ۔ درخت ہوا کی رفتار کو کم کرتے اور زمین میں نمی کو برقرار رکھتے ہیں ۔ خود ہوا میں ضروری درجہ رطوبت کو قائم رکھتے ہیں اور ہوا کے جھونکوں کو نرم و خوش گوار بناتے ہیں ۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کھیتوں کے کنارے درخت لگانے سے کھیتوں کی پیداوار پر بُرا اثر پڑتا ہے لیکن تحقیقات نے اس خیال کو غلط ہی ثابت نہیں کیا بلکہ یہ ظاہر ہوا ہے کہ بیشتر فصلوں کی پیداوار کھیت کے کناروں پر درختوں کی فراحمتی پٹیاں لگانے سے بڑھ جاتی ہے ۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ قدآور، گنجان درختوں کی باڑیں لگانے کا اثر چھوٹے قد کے کم گنجان درختوں کے اثرات سے مختلف ہوتا ہے ۔ اسی طرح سرد مرطوب علاقوں میں جہاں ہوائیں تیز نہیں چلتیں باڑیں لگانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے ۔

مندرجہ ذیل اشکال ہوا کی رفتار پر درختوں کے مزاحمی اثرات ظاہر کرتی ہیں ۔

ہوا کا رخ

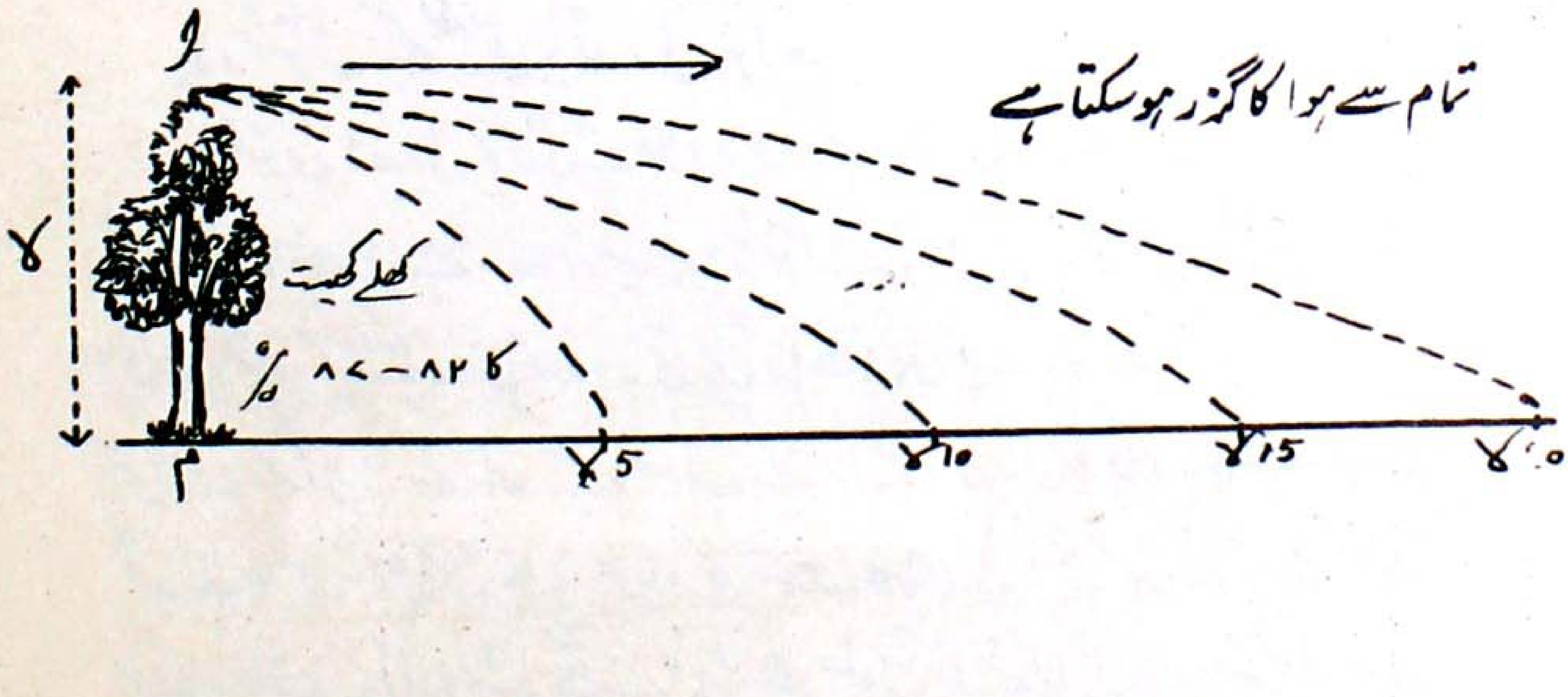

درخت کا نچلا حصّہ کھلا اور اوپر کا گھنا ہے

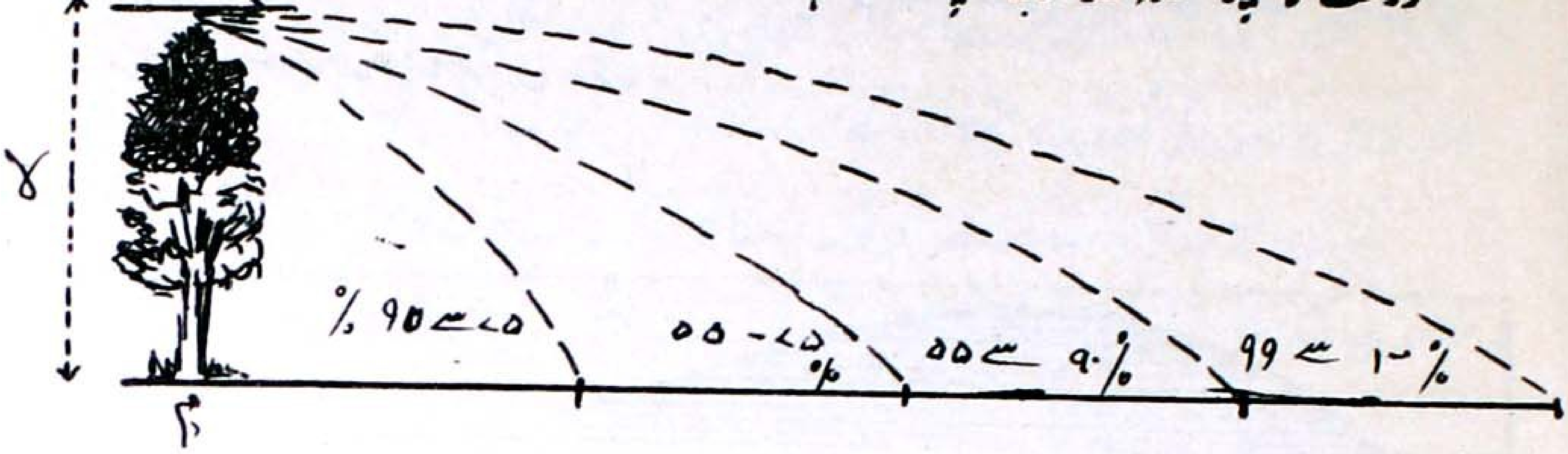

تمام حصّے گھنے ہیں۔

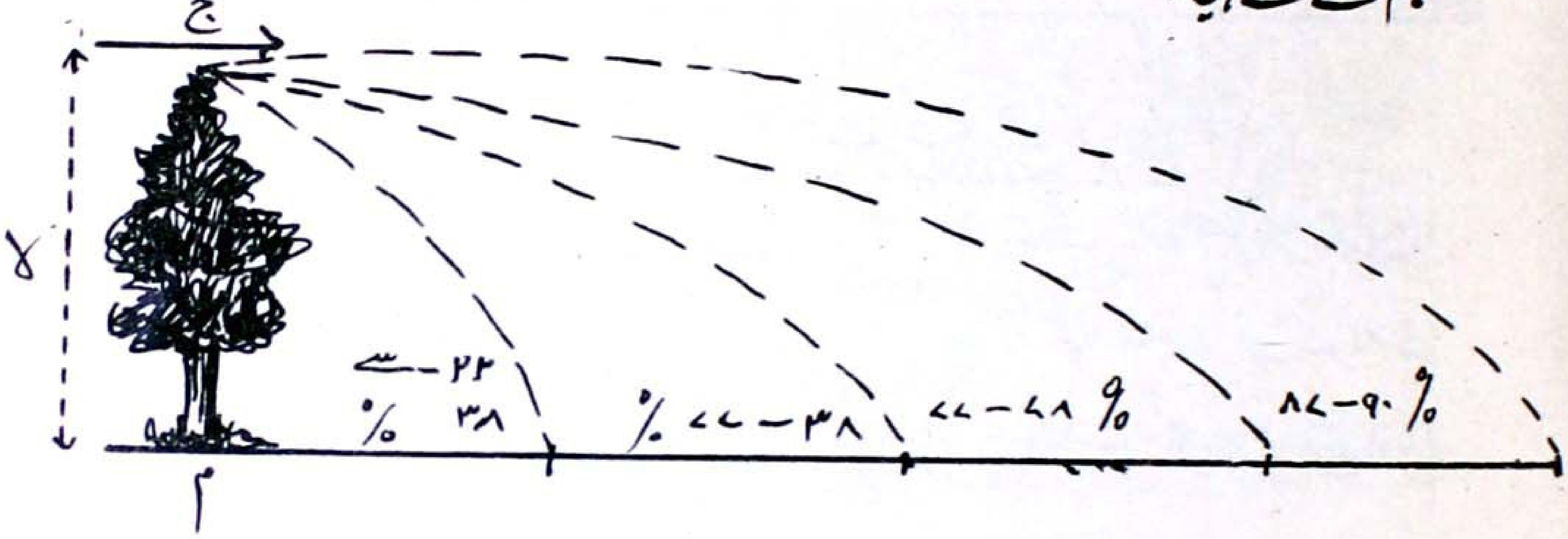

میدانی علاقوں میں سدِّ ہوائی یا WIND BREAKS

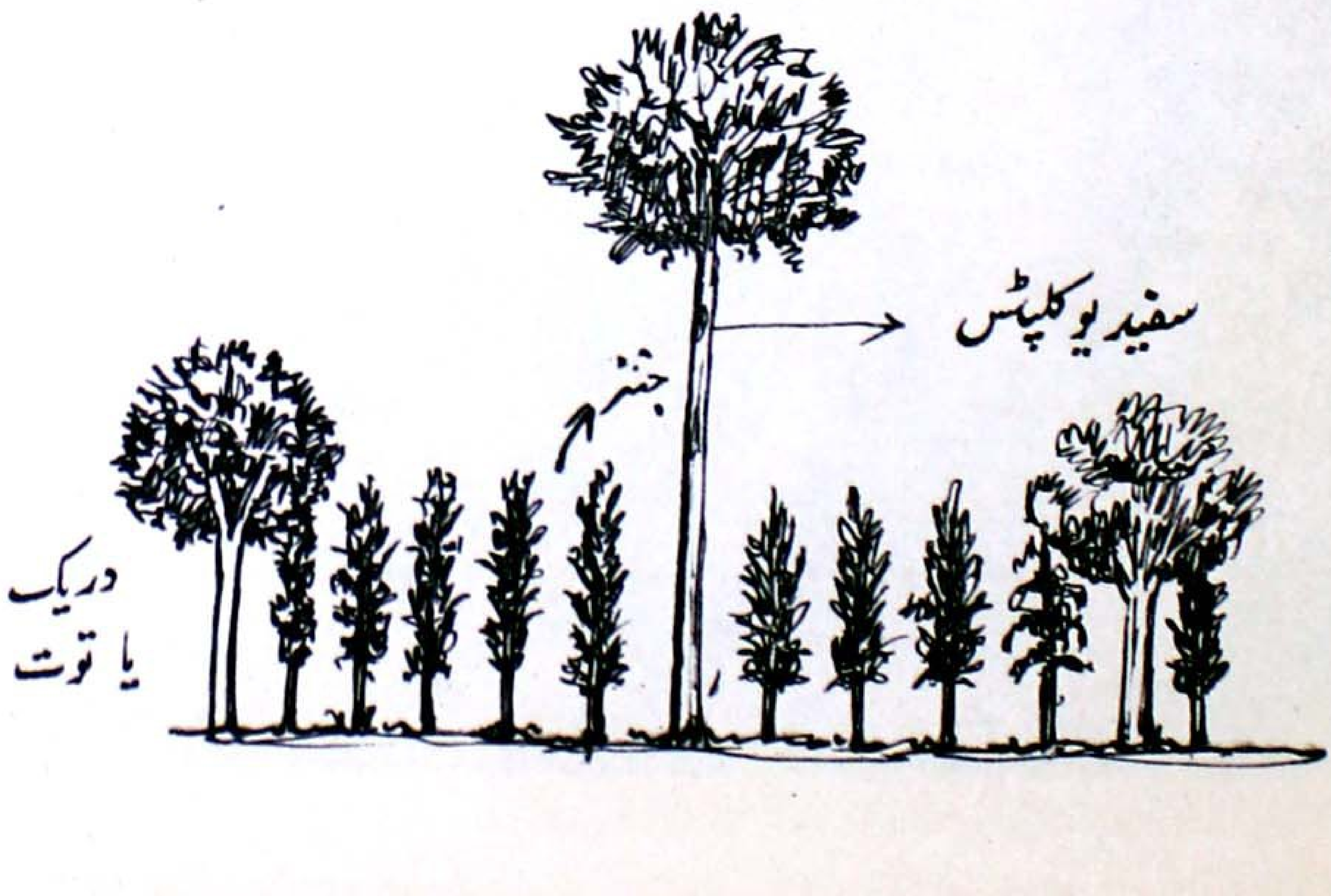

Marfat.com

مندرجہ ذیل شکل ایک درختوں والے کھیت اور بغیر درخت والے کھیت کی پیداوار کے فرق کو ظاہر کرتی ہے ۔

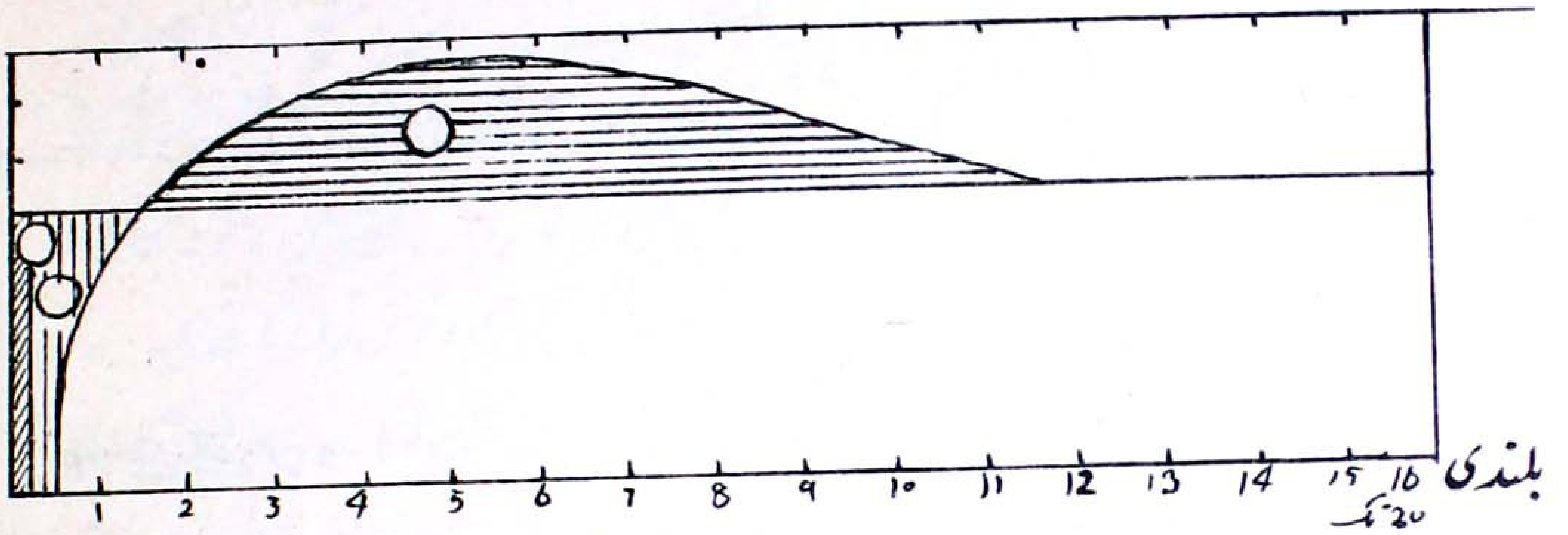

بغیر درخت کے کھیت

۱ ۔ کھیت کے کناروں پر کوئی درخت نہیں ہوتے

۲ ۔ کناروں پر کوئی فصل نہیں ہو سکتی

۵ ۔ کھیت کی عام پیداوار

درخت لگے ہوئے کھیت

۳ ۔ درخت کے ساتھ فصل کا نقصان

۴ ۔ پیداوار میں اضافہ درختوں کے باعث

۴-۳ ۔ درخت لگانے کا حاصل فائدہ

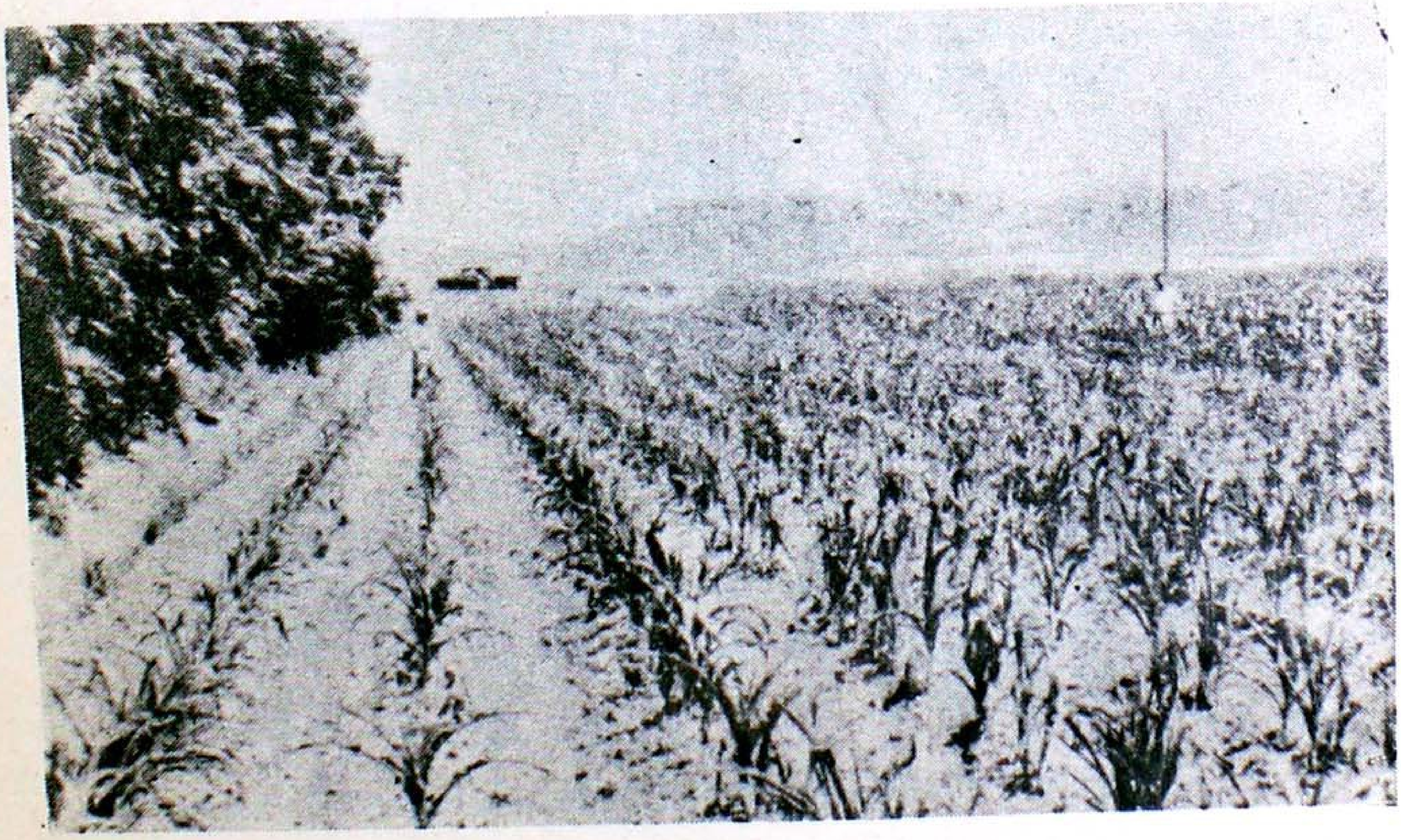

Marfat.com

درخت اپنے سایہ کے ذریعہ آب و ہوا پر بھی کافی اثر انداز ہوتے ہیں سایہ کی قدر و قیمت سخت گرمی سے تھکے ہوئے انسان سے پوچھئے جب وہ مئی جون کے تپتے ہوئے میدانی علاقے میں درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں کے سوائے اور کوئی جائے امن نہیں پاتا۔

پاکستان جیسے گرم ملک کے لئے مکانوں اور گاؤں کے گرد درختوں کا موجود ہونا ازبس ضروری ہے شکل ذیل میں مکان یا فارم کے گرد درخت لگانے کی نشان دہی کی گئی ہے،

پہاڑی علاقے کے درخت

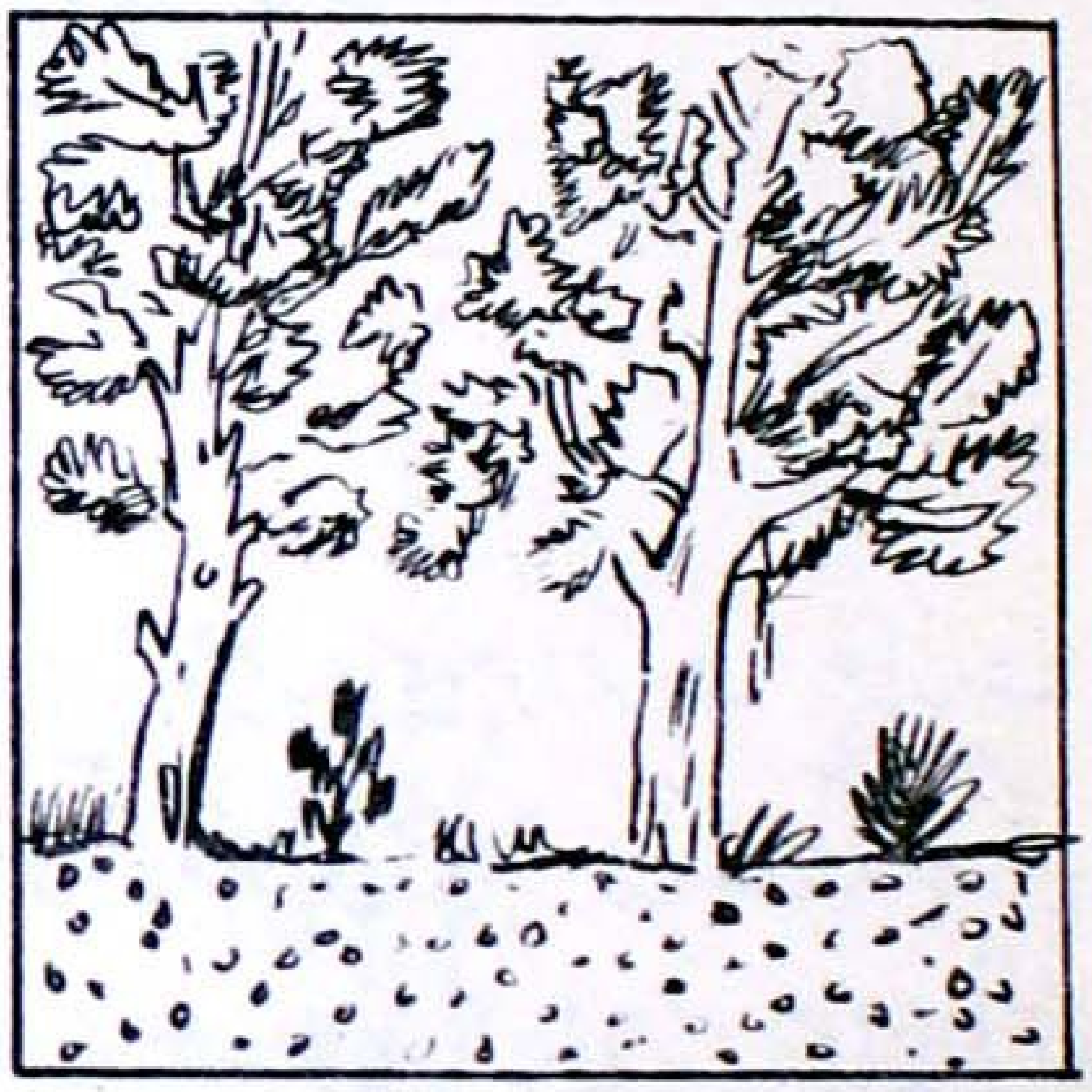

درختوں کا کاٹنا ضروری ہے کہ بہتر درخت بڑھت کر سکیں

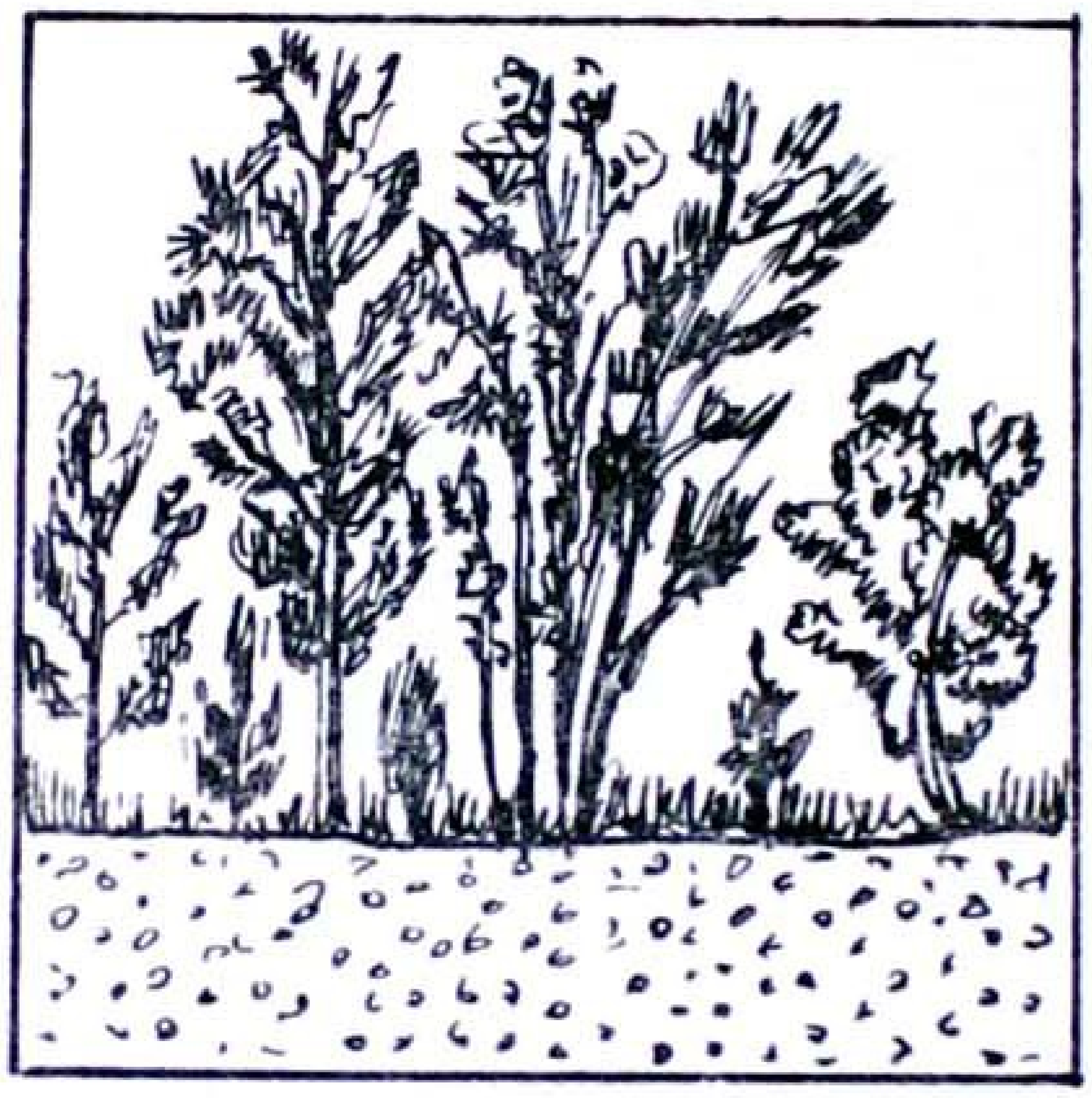

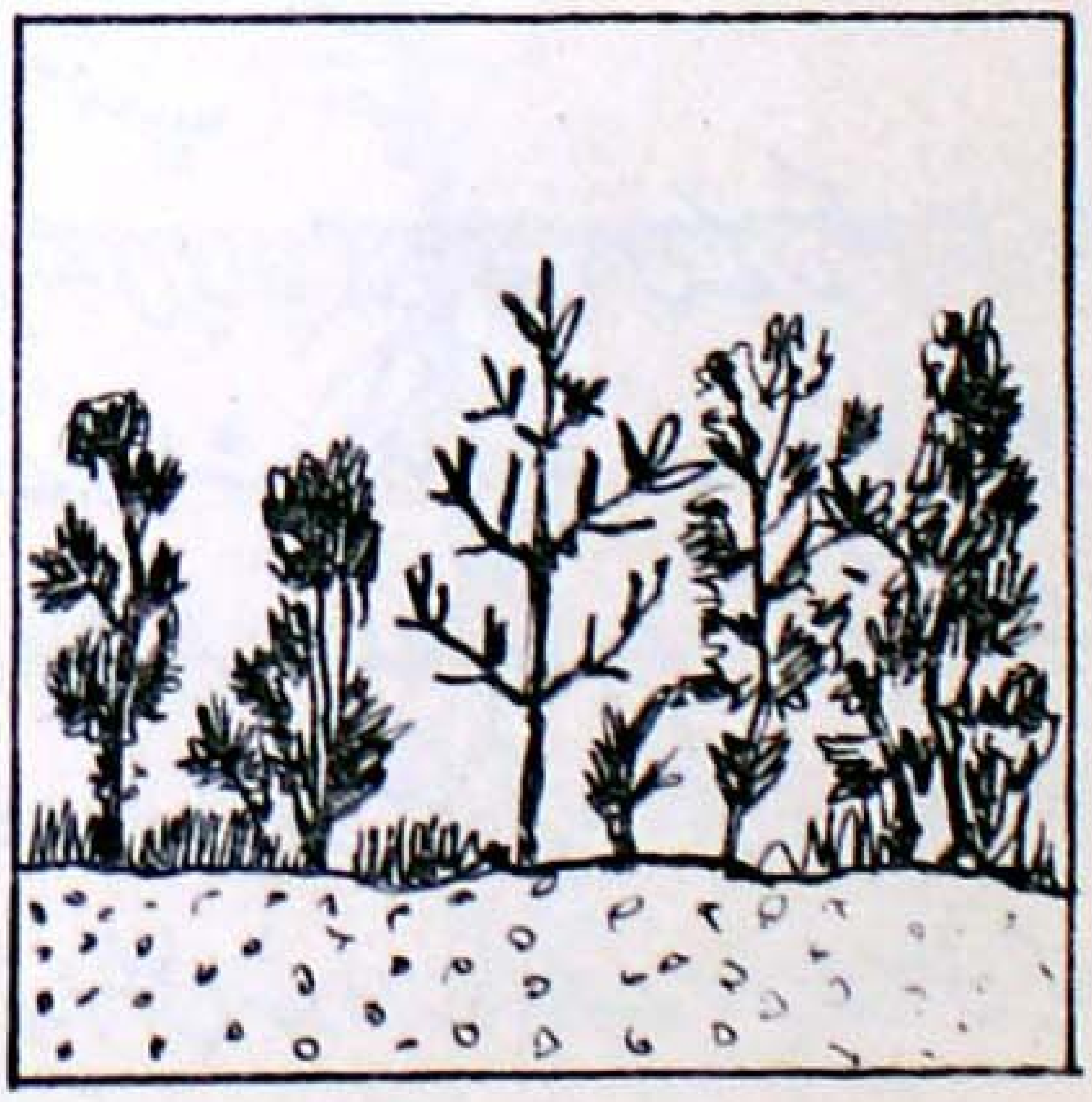

درختوں کا کاٹنا فی الحال ضروری نہیں

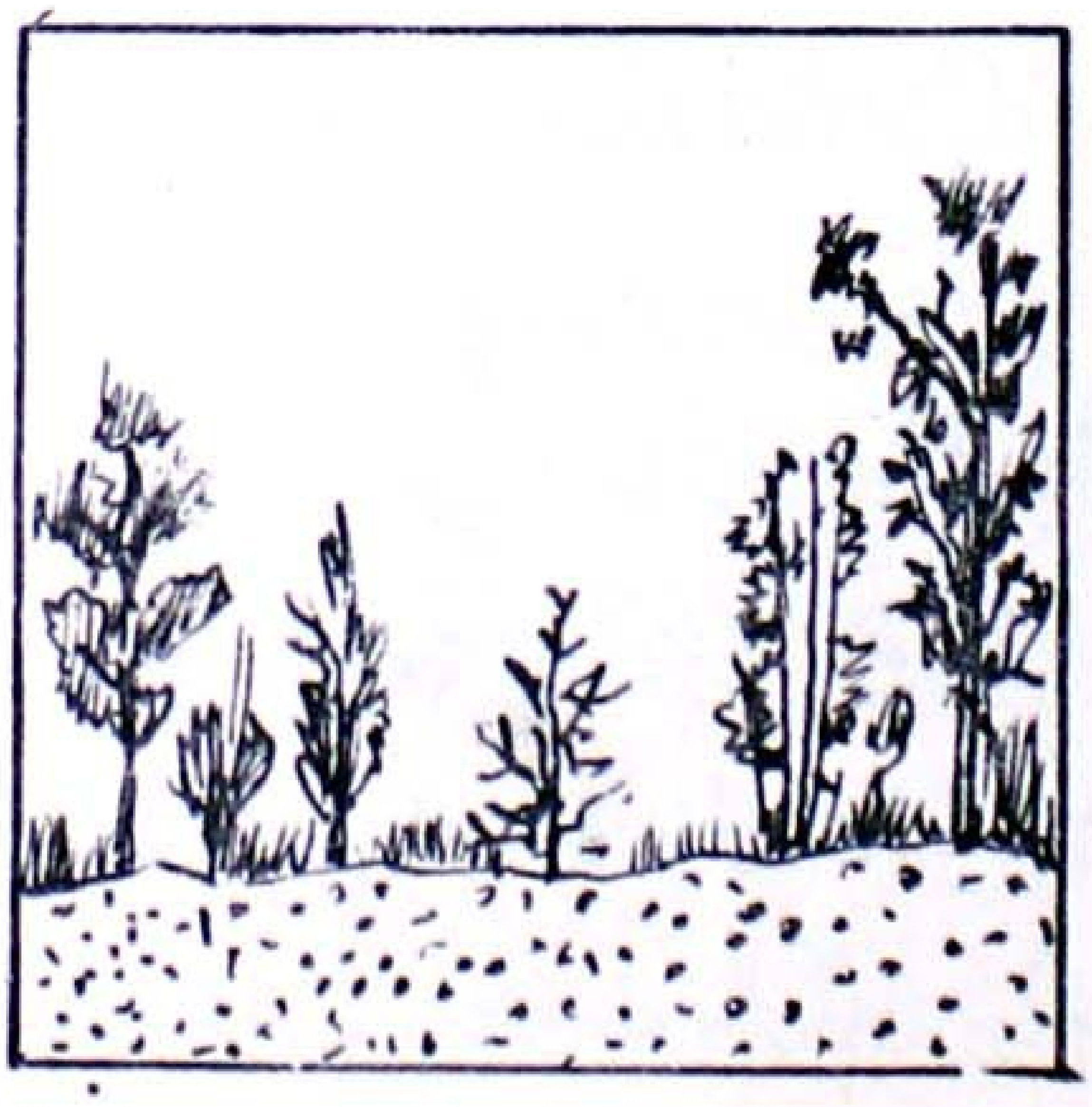

Marfat.com

درخت لگانے کے طریقے

پودے عام طور پر مندرجہ ذیل طریقوں سے لگائے جاتے ہیں

۱۔ سالم گاچی یا پورے پودے

۲۔ "جڑ قلم" یعنی شاخ و جڑ کی قلم۔

۳۔ شاخ قلم یعنی سادہ قلم۔

سالم گاچی۔

وہ پودے جن کی جڑیں بے حد حساس ہوتی ہیں اور معمولی سی ہوا حرکت، حرارت یا روشنی کی بھی تاب نہیں لاسکتیں ان کو احتیاطاً سالم گاچی یعنی جڑوں کے اردگرد کی مٹی سمیت اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ اس طرح لگاتے ہیں کہ اُن کی جڑیں ہوا یا روشنی تک سے مجروح نہ ہونے پائیں۔ یہ طریقہ اچھا خاصہ محنت طلب اور صبر آزما ہونے کے علاوہ کافی مہنگا بھی ہے۔ اور بہ امر مجبوری اختیار کیا جاتا ہے۔

"جڑ قلم" (یعنی شاخ و جڑ کی قلم (یا سٹمپ)

اس کے لئے نرسری کو پانی دے کر پودے کو نکال لیا جاتا ہے اور اس کے بعد کسی تیز دھار آلے سے ۹" جڑ اور ۳" شاخ کو چھوڑ کر باقی حصّے کو کاٹ دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی لمبی جڑ سے پیوست تمام چھوٹی جڑیں بھی قطع کر دی جاتی ہیں۔ اس طرح سے حاصل کردہ قلمیں ایک تو وزن میں کم ہو کر آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہیں دوسرے عام حالات میں وہ ایک سال کے اندر اندر اپنے حاصل شدہ درخت کے برابر ہو جاتی ہیں

Marfat.com

اس طریقے سے بکائن ، توت ، شیشم ، بیس ، پاپلر ، روبینا اور سرس کو لگایا جا سکتا ہے

"شکل جڑ قلم یا سٹمپ"

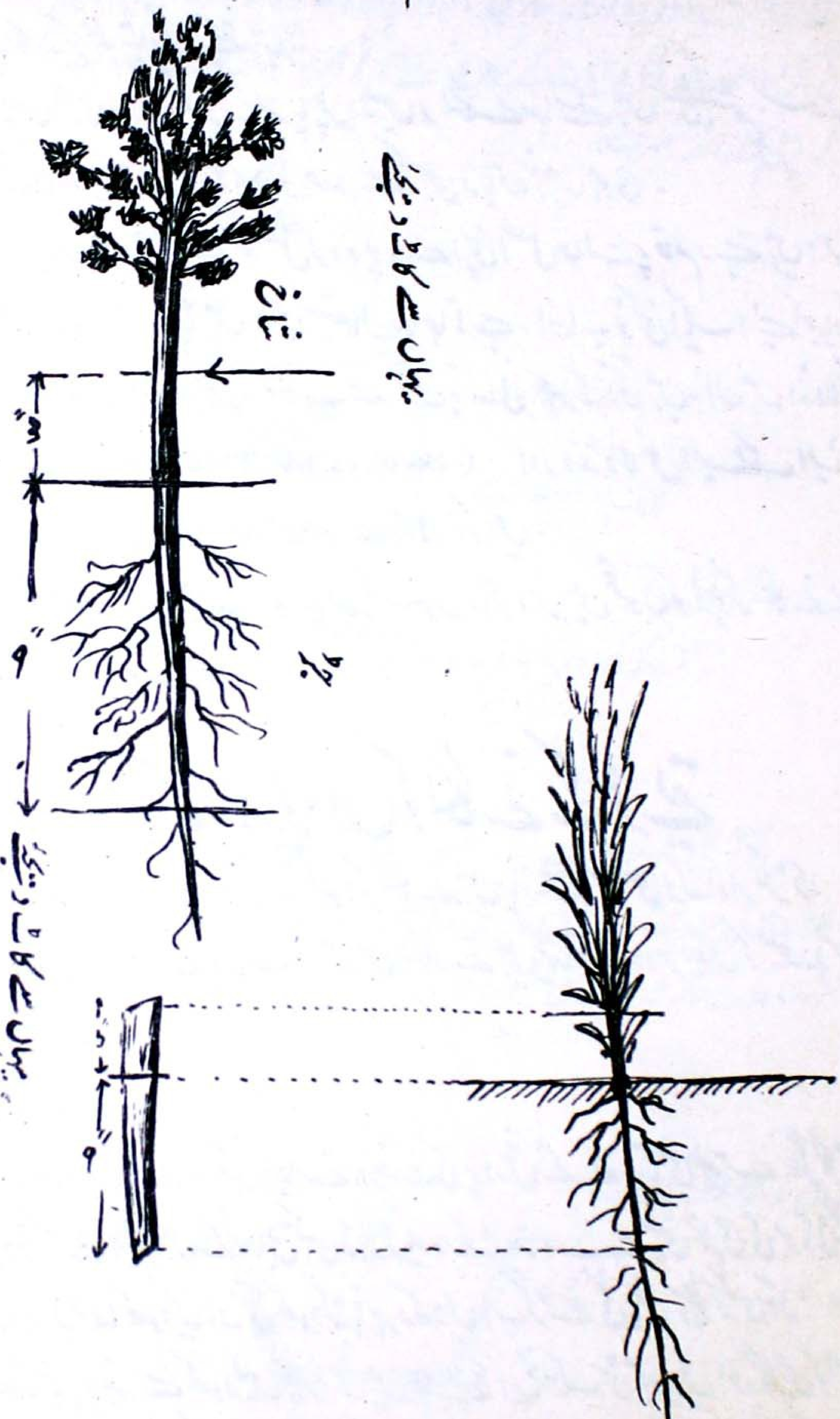

شاخ قلم یا سادہ قلم

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سال کی ٹہنی کو جو درمیانی انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو ۸" انچ لمبا کاٹ کر قلم تیار کر لیتے ہیں۔

لیکن ایسی سادہ قلموں سے پاپلر، بیس تو لگائے جا سکتے ہیں بشیشم۔ سرس اور فراش کی کامیابی کی شرح ۵۰ فی صد سے کبھی زیادہ نہیں ہوتی۔

چونکہ شاخ قلم سے حاصل کردہ پودے اپنی اصلی حالت پر قائم رہتے ہیں اس لئے اس طریقہ کو ریسیرچ میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اب تو کئی ایک ایسے کیمیاوی مرکب ایجاد ہو گئے ہیں۔ جن کو لگانے سے قلمیں بآسانی پھوٹ آتی ہیں۔ ان میں انڈولائل بوٹرک ایسڈ (INDOLYL BUTYRIC ACID) اور انڈولائل ایسٹک ایسڈ INDOLYL ACETIC ACID خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

ان مرکبات کے ۰۱ فی صد یا ۵ فی صد محلول بنا کر اس میں قلموں کو ڈبو کر لگانے سے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

درختوں اور پودوں کو لگانے کے طریقے

پودوں کو زمین میں یا تو گڑھا کھود کر لگاتے ہیں یا زمین میں کسی نوک دار لکڑی یا سلاخ سے سوراخ کر کے پودے کو اس میں لگا دیتے ہیں یہاں ہر دو طریقوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

گڑھا کھودنا۔

گڑھا جتنا بڑا اور گہرا کھودا جائے درخت کی پرورش کے لئے اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر گاچی لگانی ہو تو گڑھے کا حجم اس کے مطابق کسی قدر زیادہ رکھنا مناسب ہے یعنی گاچی کی موٹائی سے ۶" انچ بڑا گڑھا کھودیں اور مٹی کھود کر باہر رکھ دیں اب گڑھے کی نچلی سطح کو کسی آلہ' اور بہتر ہے کہ جو ہار بنہ سے کھود لیں پھر اس میں چار پانچ انچ تک مٹی بھر دیں اور گاچی کو اس کے درمیان میں اس طرح رکھیں کہ درخت گڑھے کے عین وسط میں رہے۔ اس کے بعد آہستہ

آہستہ اطراف سے مٹی ڈالیں اور اسے اچھی طرح دباتے جائیں آخیر میں پودے کو ہاتھ سے پکڑ کر آہستہ سے کھینچ کر دیکھیں کہ زمین نے گاچی کو بخوبی پکڑ لیا ہے یا نہیں۔ گڑھے کے گرد گولائی میں ڈول یا وٹ بنا دیں تاکہ اگر پانی ہاتھ سے دینا ہو تو باہر نہ نکل جاوے۔ ویسے اگر گڑھا مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق بنایا ہو تو اوپر ایک انچ جگہ بچ جائے گی جس سے کہ پانی اسکے اندر ٹھہر سکے۔

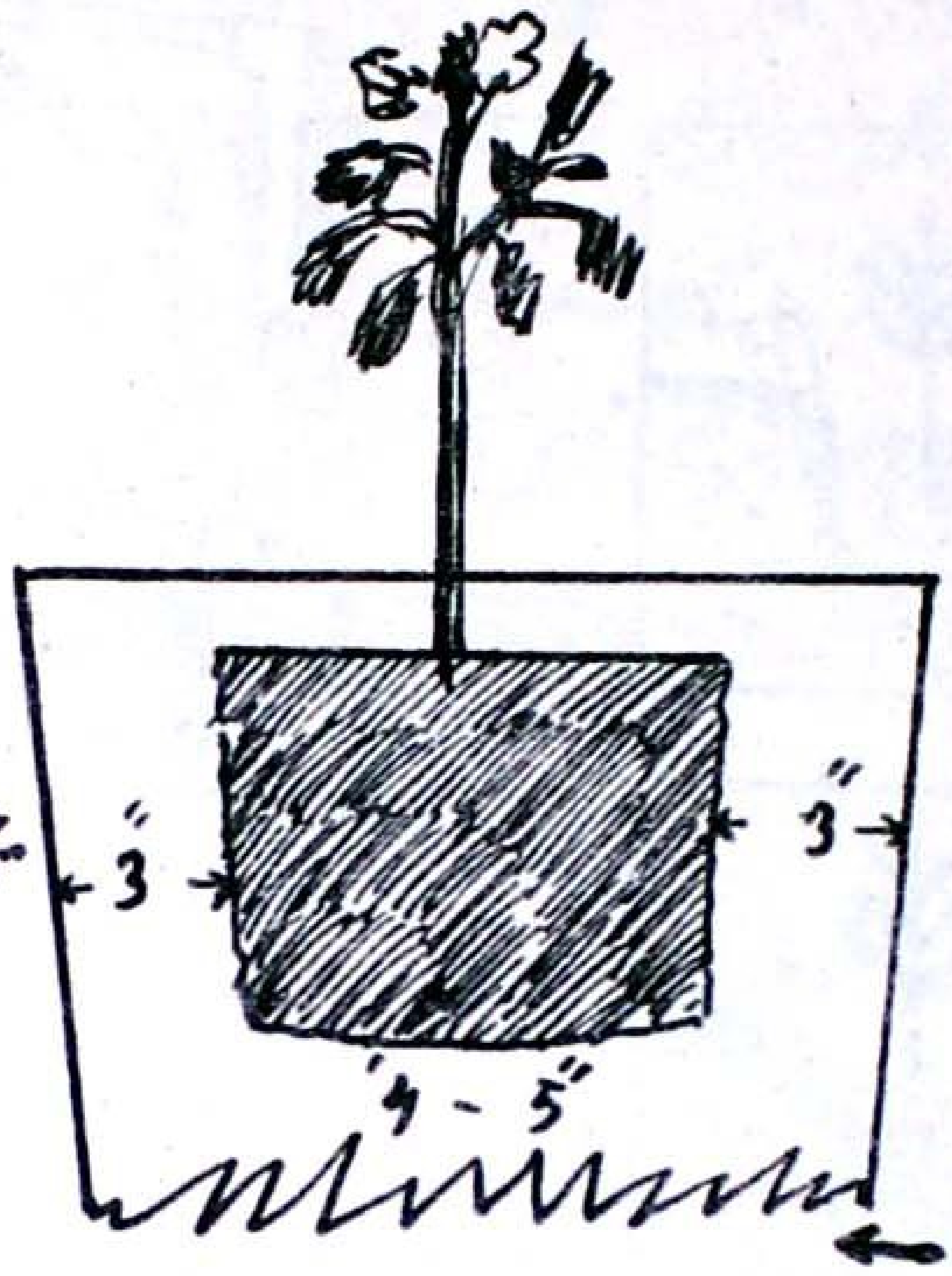

اگر گاچی کے بغیر درخت لگانا مقصود ہو تو گڑھے کا قطر ایک فٹ اور گہرائی بھی ایک فٹ ہونی چاہیے۔ اس میں پودے کو عین وسط میں عموداً کھڑا کریں اس طرح کہ اس کی جڑیں قدرتی حالت میں ہوں یعنی بڑی جڑ کسی طرف مڑنے یا دبنے نہ پائے اب اس میں

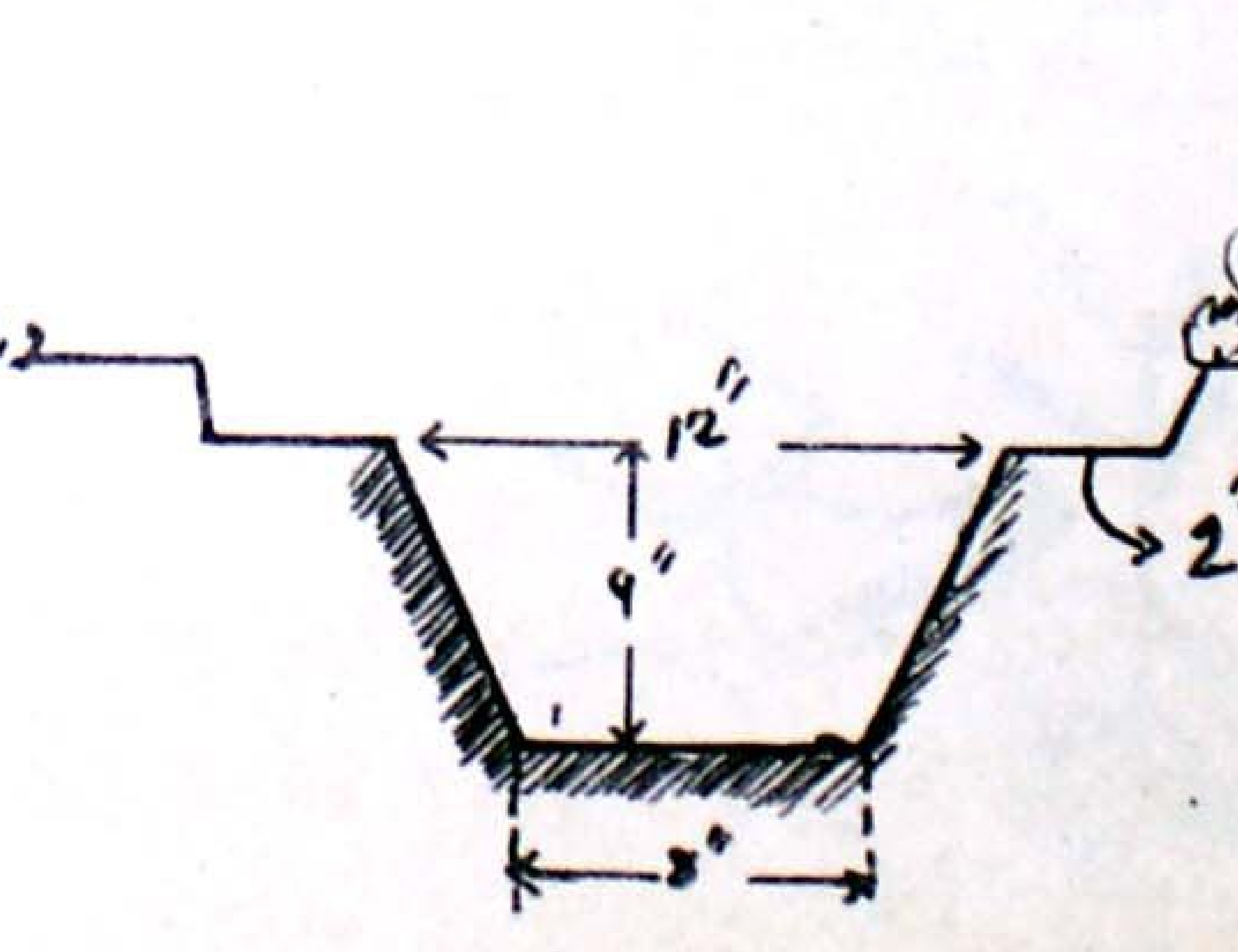

Marfat.com

چہار جانب سے مٹی کو دباتے جائیں اخیر میں دیکھ لیں کہ جڑ اور شاخ کا مقام اتصال جسے
کہ درخت بانی میں " کالر " کہتے ہیں سطح زمین سے تقریباً ایک انچ نیچے ہوتا کہ
پانی کھڑا رہ سکے اور درخت کی جڑوں تک پہنچ جاوے۔

درخت لگانے کا طریقہ گاچی کے بغیر

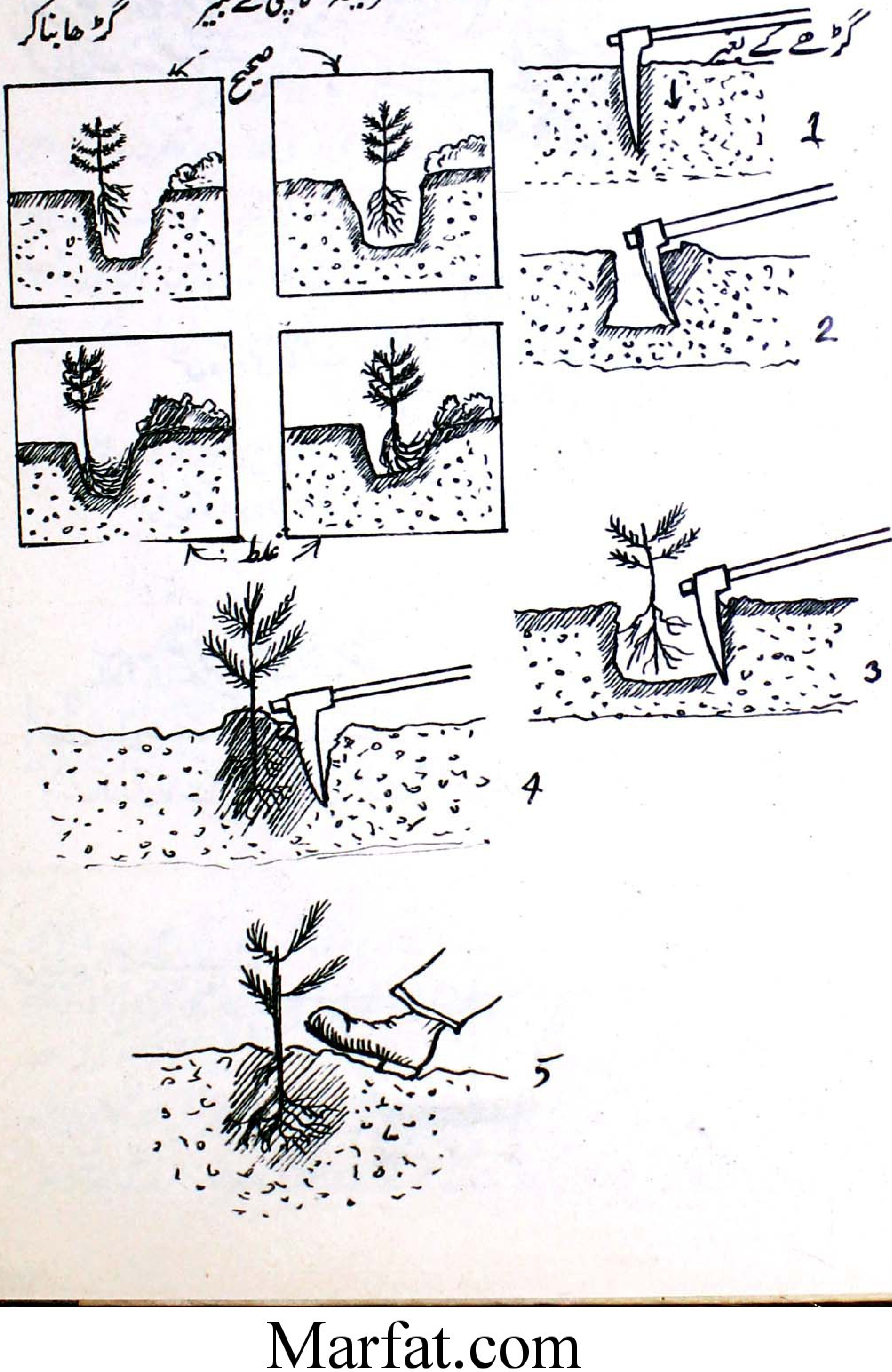

Marfat.com

اگر شاخ و جڑ کی قلم لگانی ہو یا محض شاخ کی سادہ قلم لگانی ہو تو ایک لکڑی کا کھونٹا یا لوہے کی سلاخ لیں اسے زمین میں اتنا گاڑیں کہ کالر زمین کی سطح پر رہے ۔
اس کے بعد "سٹمپ" کو اس سوراخ میں ڈال دیں اور زمین کو کھونٹا الٹا کر کے دونوں طرف سے مٹی کو اس کے گرد دبا کر کوٹ دیں کہ زمین "سٹمپ" کو پکڑ لے ۔ آخر میں "سٹمپ" کو آہستہ سے اوپر کھینچ کر دیکھ لیں کہ وہ اچھی طرح زمین میں قائم ہو گئی ہے ۔ یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ عام طور پہ اکثر قلمیں محض اسی غفلت کے باعث ضائع ہو جاتی ہیں کہ وہ سوراخ میں اوّل تو پھوٹتی ہی نہیں اور بفرض محال اگر پھوٹیں تو پھوٹ کر مر جاتی ہیں ۔

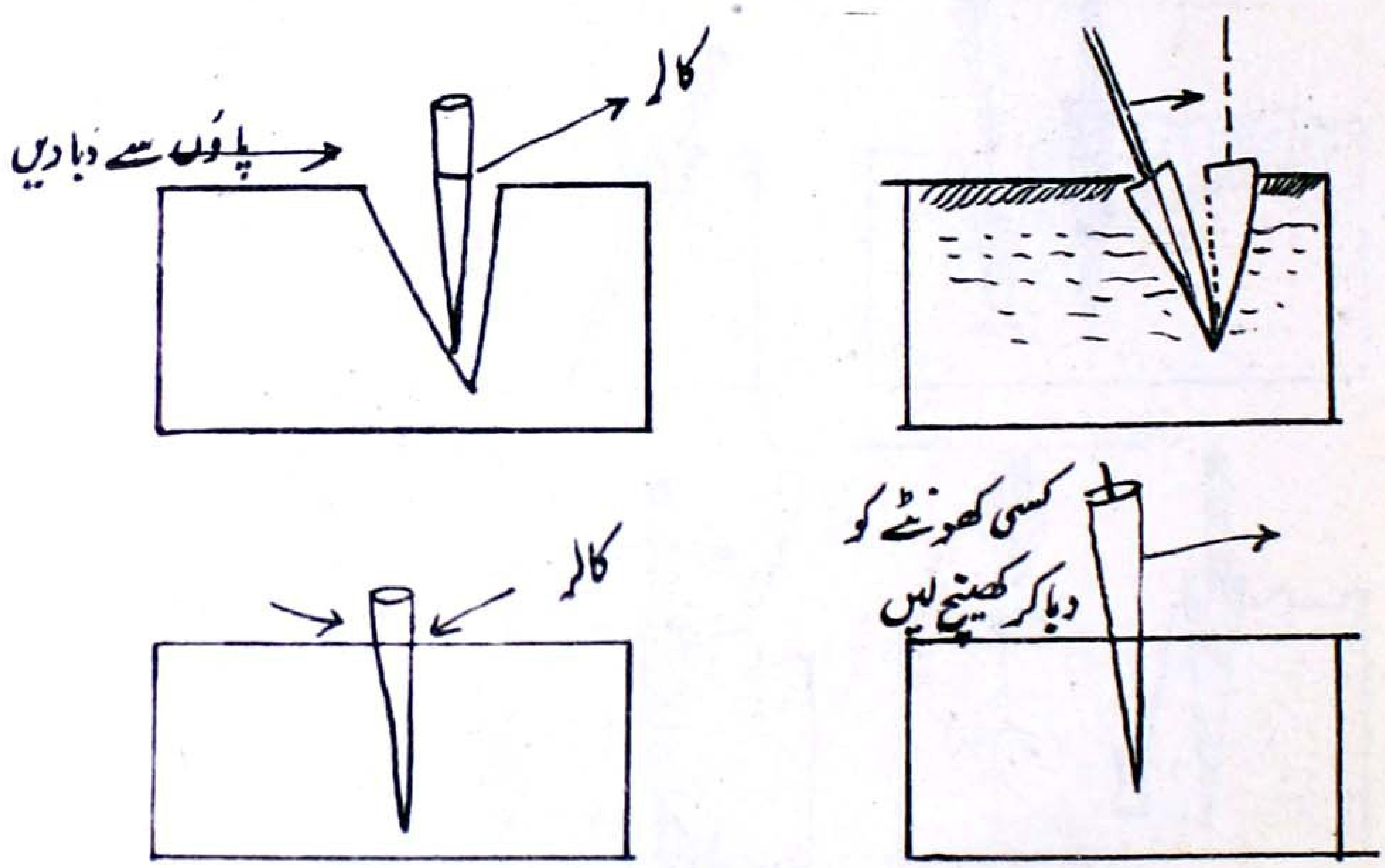

Marfat.com

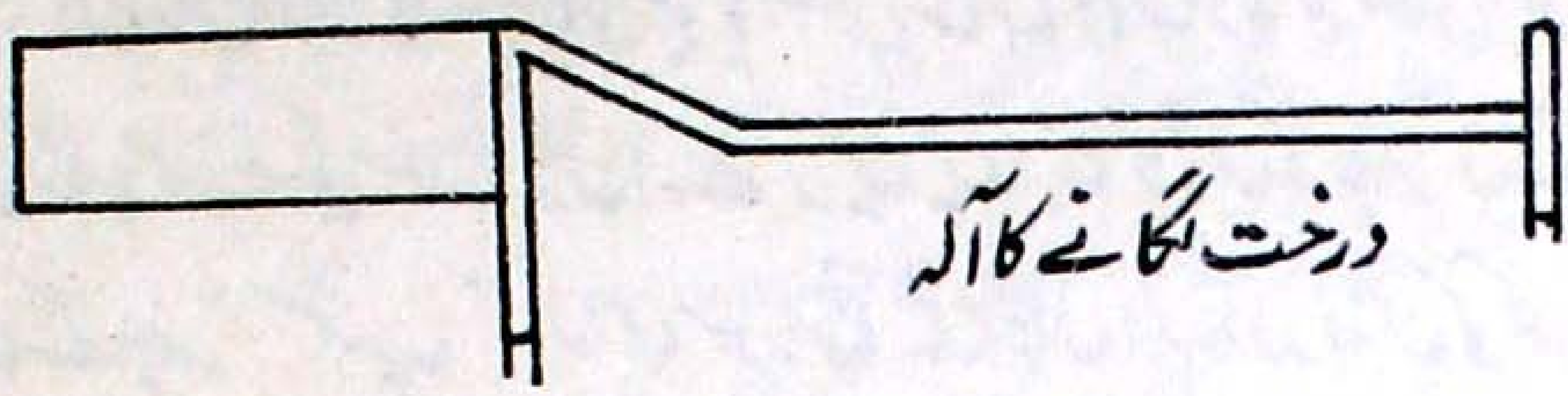

درخت لگانے کا آلہ

درخت لگانے کا طریقہ

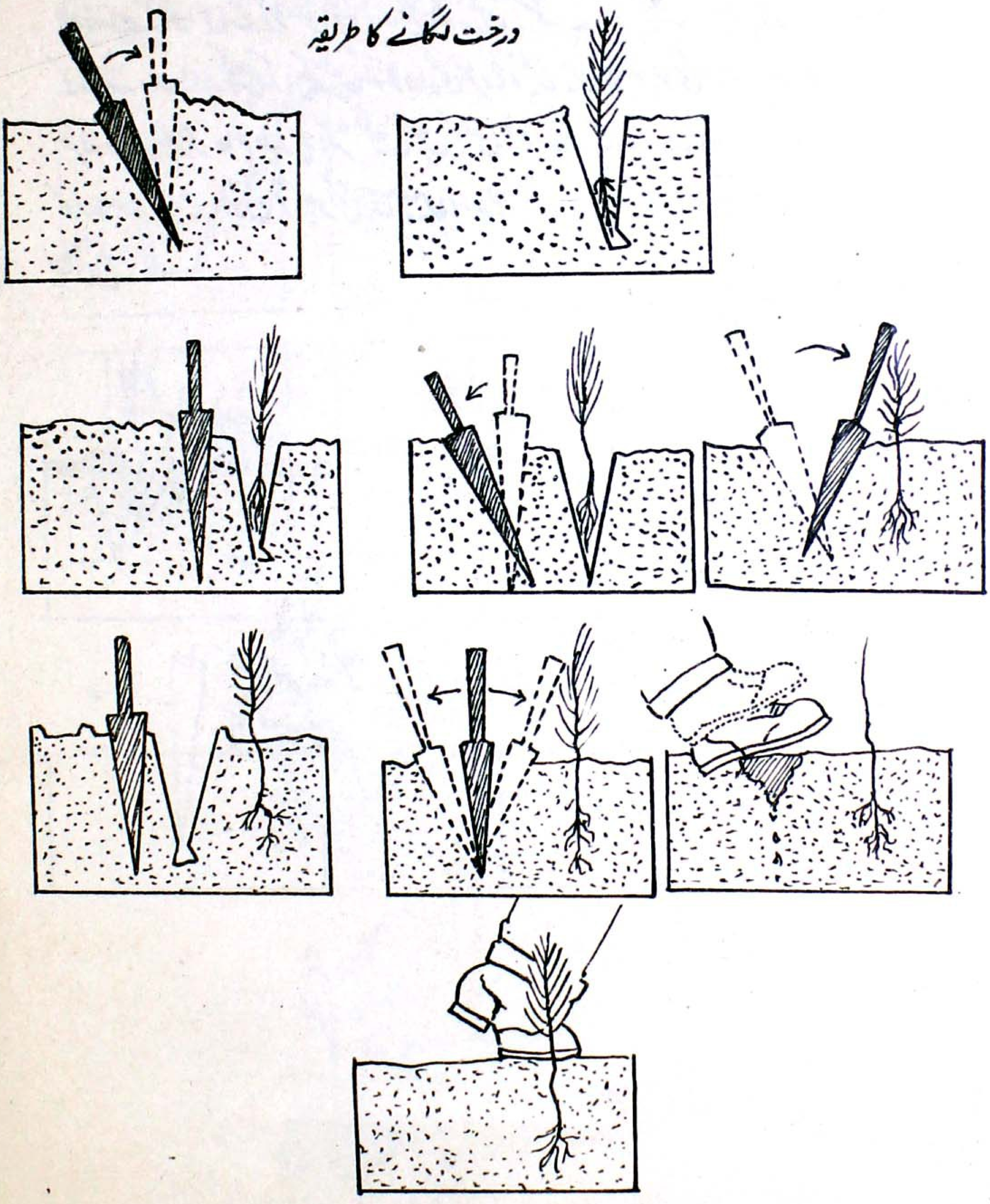

Marfat.com

اگر شاخ کی سادہ قلم لگانی ہو تو سوراخ اتنا گہرا کریں کہ قلم کی صرف ایک آنکھ ہی باہر رہے۔ باقی قلم کو سوراخ میں ڈال کر حسب سابق مٹی کو ہر دو جانب سے کوٹ دیں اور دیکھ لیں کہ قلم سوراخ میں ڈھیلی تو نہیں رہ گئی

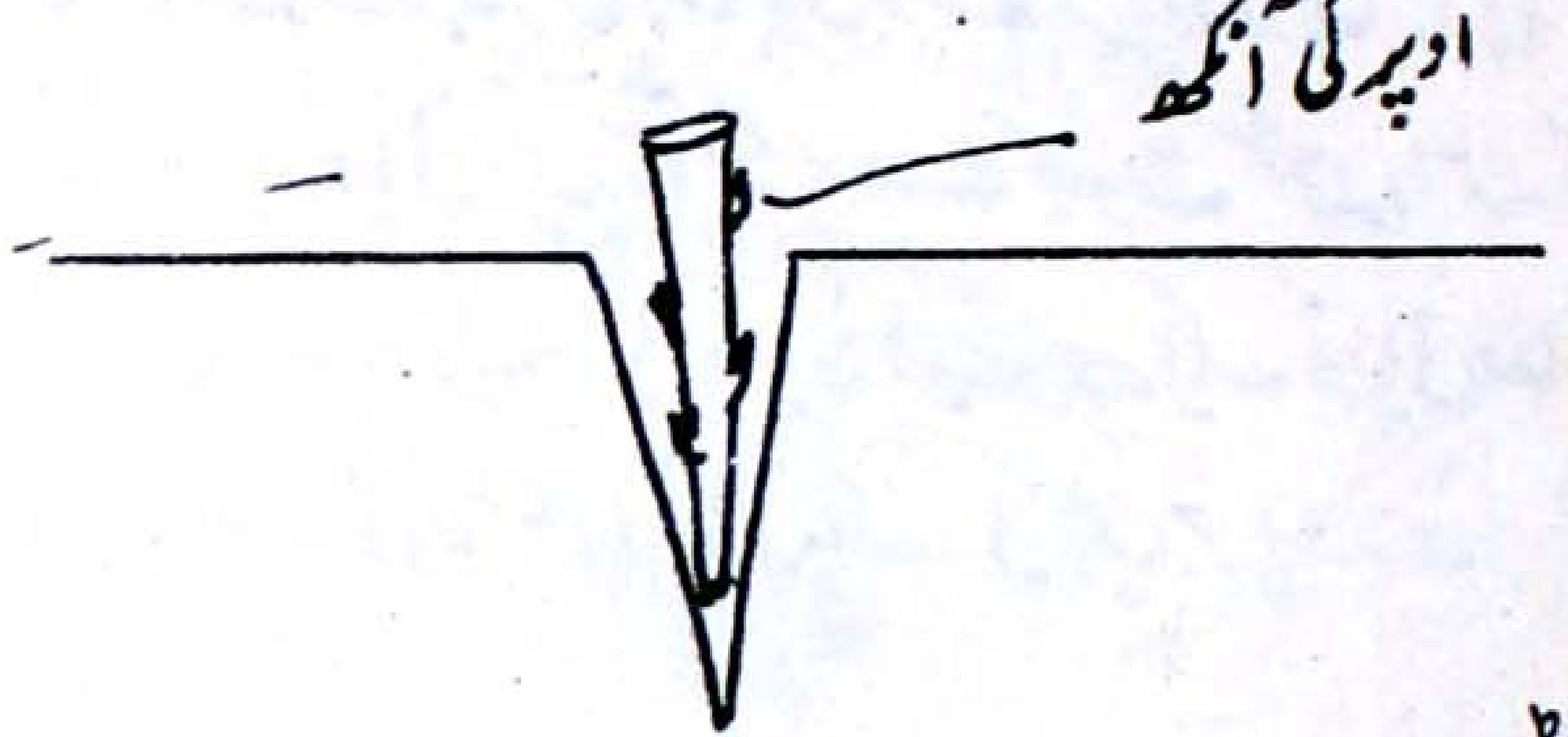

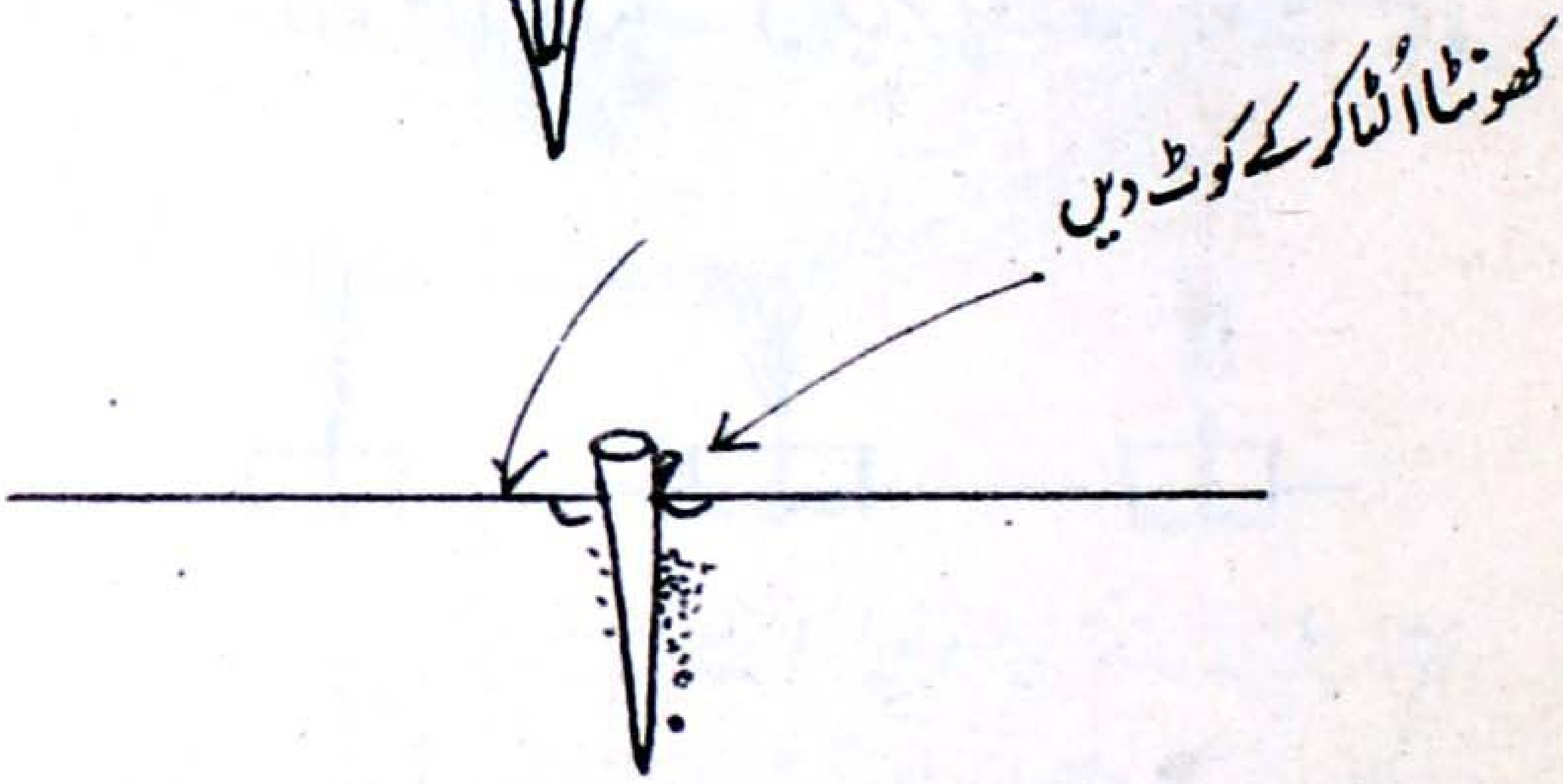

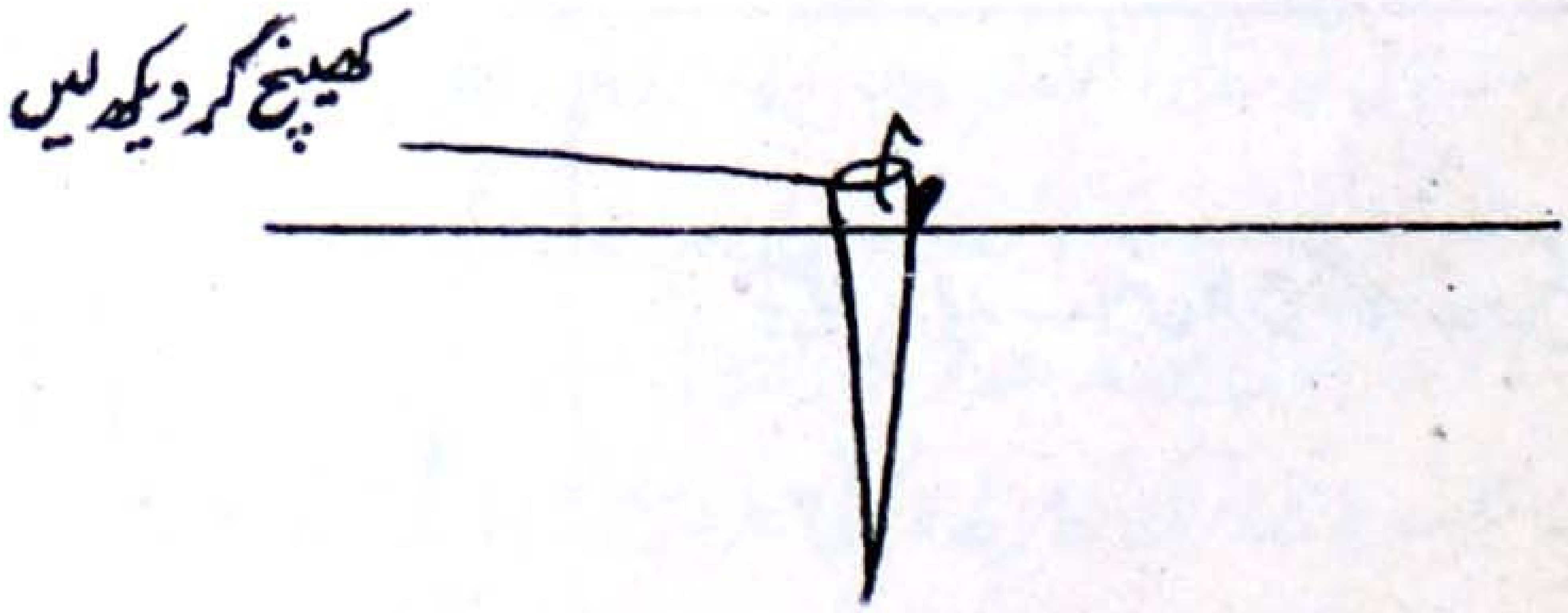

Marfat.com

آب پاشی ۔

اگر نہری پانی حاصل ہو تو اس لکیر کے ساتھ جہاں کہ درخت لگانے مقصود ہوں ذیل میں دی گئی شکل کے مطابق پیسیل نکال لیں۔ اس کے بعد پسیل کے ساتھ مناسب فاصلے پر کھونٹیاں لگا دیں۔ بعد ازاں گڑھے کھودنے ہوں تو گڑھے کھود کر اور سوراخ کرنے ہوں تو سوراخ کر کے پودے لگا دیں۔ اگر درخت دسمبر سے فروری تک لگائے جائیں تو شروع میں بہت کم پانی دینے کی ضرورت ہے مگر ان علاقوں میں جہاں نہریں مستقل چلتی ہیں پودے لگانے کے بعد ہی اتنا پانی دے دیں کہ زمین بخوبی تر رہے۔ پھر خشک ہو جانے پر دوبارہ پانی دیں تاآنکہ پودے پھوٹ نکلیں اس کے بعد مناسب وقفوں سے تھوڑا پانی دیتے رہیں۔ زیادہ پانی دینے سے ایک تو پانی ضائع ہوتا ہے اور دوسرے نالی میں غیر ضروری جڑی بوٹیاں اُگ آتی ہیں جو پودے کی بڑھت میں حارج ہوتی ہیں۔

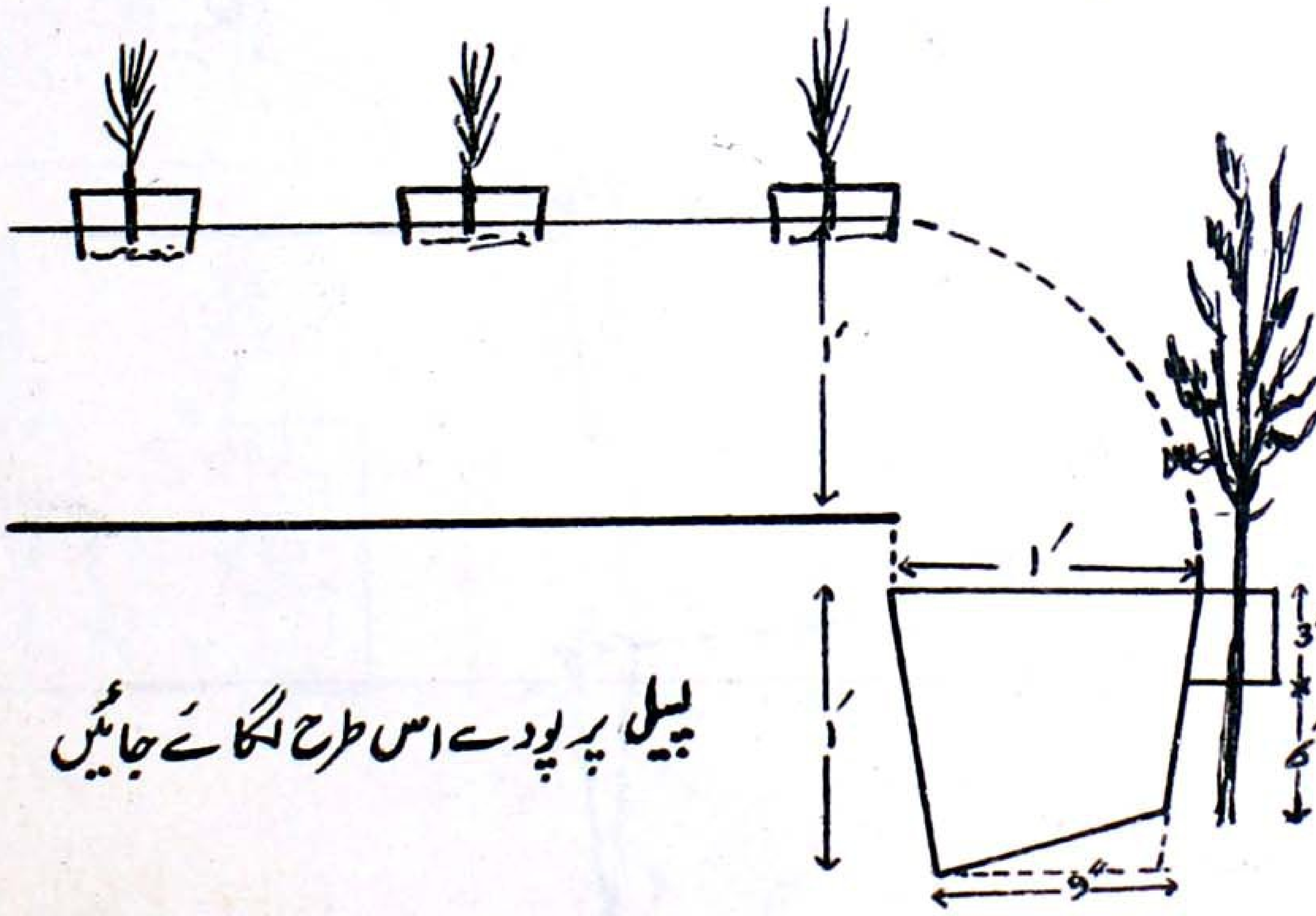

پیسل پر پودے اس طرح لگائے جائیں

Marfat.com

اگر نہر کا پانی میسر نہ ہو یا جہاں درخت لگانے ہیں وہ جگہ سطح آب سے بلند ہو تو ضروری ہے کہ پودا لگانے کے بعد اس کے گرد چکر بنا دیں جو عام طور پر ۲ فٹ قطر سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر رقبہ ڈھلوان ہو تو چکر ڈھلوان کی طرف بنائیں اور اس کے دونوں بازو اس طرح کھلے رکھیں کہ تمام بارش کا پانی بہہ کر گڑھے کے پہلو کو بھر دے۔ اگر قلم لگائی گئی ہو تو بھی درمیان میں جگہ نیچی رکھی جائے تاکہ بارش کا پانی اُس میں ٹھہر سکے۔ اگر

بارش کا پانی اکٹھا ہو کر گڑھے میں چلا جائے گا۔

زمین پہلے ہی نمی نہ رکھتی ہو تو پودا لگانے کے بعد تھوڑا سا پانی ضرور دے دیں۔ اور وتر قائم رکھنے کے لئے وقفوں سے تھوڑا تھوڑا پانی دیتے رہیں جب پودا پھوٹ جائے تو آہستہ آہستہ پانی کی مقدار زیادہ کرتے جائیں۔ مری اور ایبٹ آباد کے پہاڑی علاقوں میں پانی دینے کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی سوائے جون کے خشک مہینے کے۔ ان علاقوں میں وقتاً فوقتاً بارش ہونے سے زمین میں پانی کا اثر قائم رہتا ہے۔ اور اگر پودے فروری میں لگائے جائیں تو اُن کے مرنے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ گرمیوں میں گرم ہوا اور سطح کے درجۂ حرارت کے باعث پانی اڑ جاتا ہے۔ اس لئے اگر گوڈی کر دی جائے اور پانی دینے سے پہلے گھاس کاٹ کر ڈال دی جائے تو نمی قائم رہتی ہے اور زیادہ آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آب پاشی کرنے کی ضرورت اور پانی کی مطلوبہ مقدار کے بارے

Marfat.com

میں اب جدید آلات بنائے گئے ہیں جو زراعت کے لئے بہت ضروری ہیں مگر یہ آلات ابھی ہمارے ایک عام زمیندار کی قوتِ خرید سے باہر ہیں۔ پودوں کی بڑھت کے لئے ایک سال تک زمین میں وتر (نمی) قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

عام حالات میں دوسرے سال پانی دینا ضروری نہ ہوگا۔ اور نہری علاقے میں فصل کو دیا ہوا پانی ہی درختوں کی بڑھت کے لئے کافی ہوگا۔ اگر ایک سال بعد یہ دیکھیں کہ درختوں نے کافی بڑھت نہیں کی اور ان کی حالت پانی کی متقاضی ہے تو دوسرے سال بھی پانی دینا ضروری ہوگا۔

درختوں کی نگہداشت

درختوں کی نگہداشت حسب حالات ہوگی مگر عمر کے مُطابق اس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

۱۔ آنکھ کا مَسلنا یا شگوفہ تراشی۔

۲۔ شاخ تراشی

۳۔ چھانٹی

آنکھ کا اڑانا۔

یہ عام طور پر بیس (WILLOW) اور پاپلر (POPLAR) میں ضروری ہوتی ہے کہ اس میں پودا لگانے کے بعد وقتاً فوقتاً پودے کا تنا دیکھتے رہیں اور اگر تمام پودا تین حصّوں میں تقسیم کر دیا جائے تو نچلے تیسرے حصّے پر سے تمام شگوفے انگلی اور انگوٹھے کے درمیان مَسل دیئے جائیں تاکہ کوئی شاخ نہ نکل سکے یہ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ بیس سے جو کرکٹ کے بیٹ (BAT) بنائے جاتے ہیں اس میں گانٹھ کو بُرا سمجھا جاتا ہے۔ اور شاخ نکل آنے سے لکڑی میں گانٹھ پڑ جاتی ہے۔

شاخ تراشی۔

وقت پر یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ درخت کی زائد شاخوں کو کاٹ دیا جائے تاکہ تنا ٹھیک

Marfat.com

اور سیدھا رہے۔ شاخ تراشی میں بھی مندرجہ بالا اصول کو پیش نظر رکھا جاتا ہے کہ تمام درخت کو تین حصوں میں تقسیم سمجھ کر تنے کے نچلے تیسرے حصہ پر نکلی ہوئی تمام شاخوں کو کسی تیز آری یا آلے سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ مگر تنے کے بالکل ساتھ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے نیچے سے شاخ کی موٹائی کے تیسرے حصے تک کاٹا جائے اور پھر اوپر سے کاٹ دیا جاوے۔ اس طرح شاخ تراشی کرنے سے تنا زخمی نہیں ہوتا اور چھال اکھاڑے بغیر تنے سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ سڑک کے کنارے کے درختوں کے لئے شاخ تراشی نہایت ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ اس طرح ایک تو درخت خوبصورت نظر آتے ہیں۔ اور دوسرے درخت حدِ نگاہ میں حائل نہیں ہوتے اور دور سے آنے والی چیزیں صاف نظر آتی رہتی ہیں اس طریقے سے کھیتوں کے گرد لگے ہوئے درختوں کے درمیان باڑ لگائی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

میدانی درخت

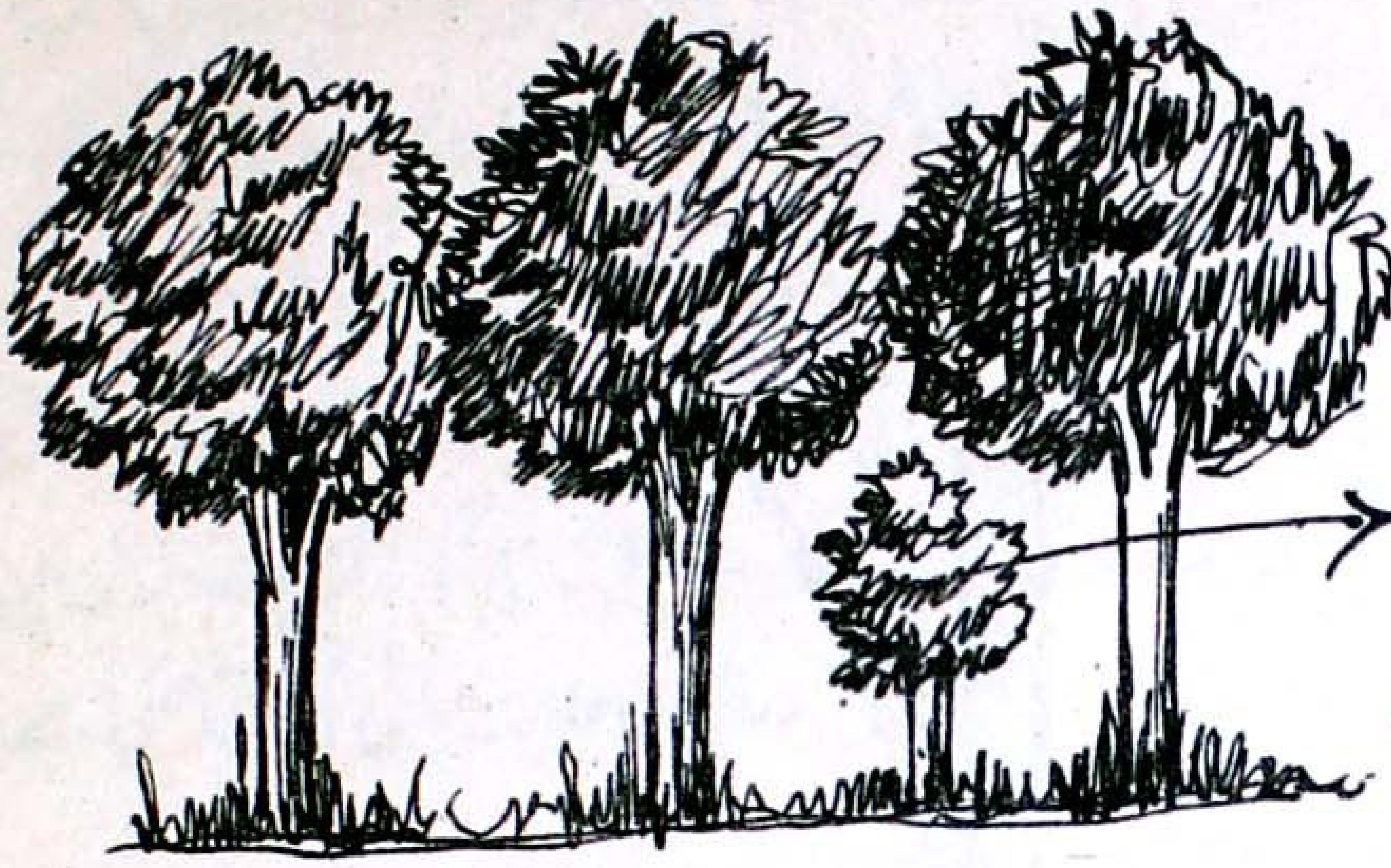

یہ درخت نکال
دیا جائے کیونکہ
دبا ہوا ہے اور
بہتر نسل کا نہیں ہے

یہ درخت
اس واسطے نکالا
جائے کہ اس کا
چھتر دوسروں
کے ساتھ مداخلت
کرتا ہے

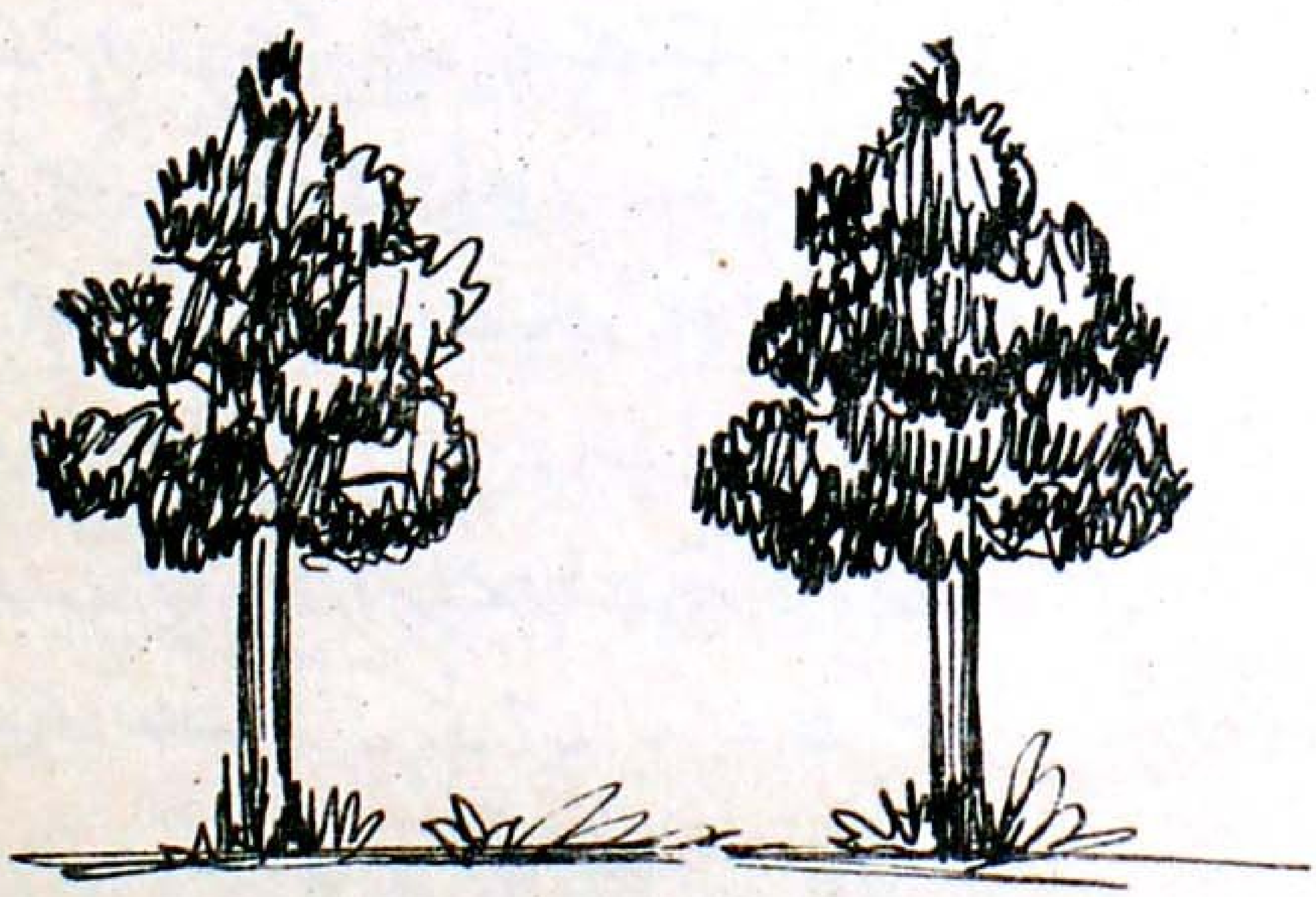

Marfat.com

کاٹ چھانٹ

جب درخت ایک دوسرے کے نزدیک لگائے جائیں تو کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک دوسرے کی بڑھت میں حائل ہونے لگتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ کمزور درخت بہتر درختوں کی پرورش کے لئے نکال دیئے جاویں۔ چھانٹی میں درختوں کا بتدریج نکاس مندرجہ ذیل اصولوں کے مدِنظر کیا جاتا ہے۔

(۱) سب سے پہلے نیم مردہ۔ مردہ اور بیمار درختوں کو نکالا جائے۔

(۲) اس کے بعد ٹیڑھے اور بدشکل درختوں کو بشرطیکہ ان کے نکال دینے سے جگہ بالکل خالی نہ ہو جاوے۔

(۳) دبے ہوئے درخت۔

(۴) اور آخر کار وہ درخت جو کہ ایک بہتر درخت کی پرورش میں حائل ہوں۔

اگر جنگل نجی ہو تو چھانٹی کے لئے محکمہ جنگلات کے کسی کارندہ سے رجوع کرنے پر وہ صحیح رہبری کر سکے گا۔ اس معاملہ میں زمیندار کی مدد کرنا عملۂ جنگلات کے فرائض میں شامل ہے۔

درختوں کی کٹائی

جب نشان دہی کے بعد درختوں کو کاٹنا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل شکل میں دیئے گئے طریقے سے درخت کو گرایا جاوے۔

"ٹک" یعنی قط اس طرف لگایا جاوے جس طرف درخت کو گرانا مقصود ہے مثلاً اگر آپ چاہتے ہیں کہ درخت "کھال" پر نہ گرے یا فصل کو نقصان نہ دے تو ٹک اس طرف لگائیں جو کہ کھال یا فصل کے دوسری جانب ہو۔ جب ٹک درخت کی موٹائی کے تیسرے حصہ تک ہو جاوے تو دوسرا "ٹک" اس سے الٹی طرف مگر اس "ٹک" سے ذرا اوپر لگائیں اور جب تنا آواز دینا شروع کر دے تو تنے سے دور ہٹ جائیں۔ درخت گرانے سے پہلے ضروری ہے کہ آس پاس کوئی جاندار چیز یا آدمی موجود نہ ہو تاکہ درخت گرنے سے کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔

Marfat.com

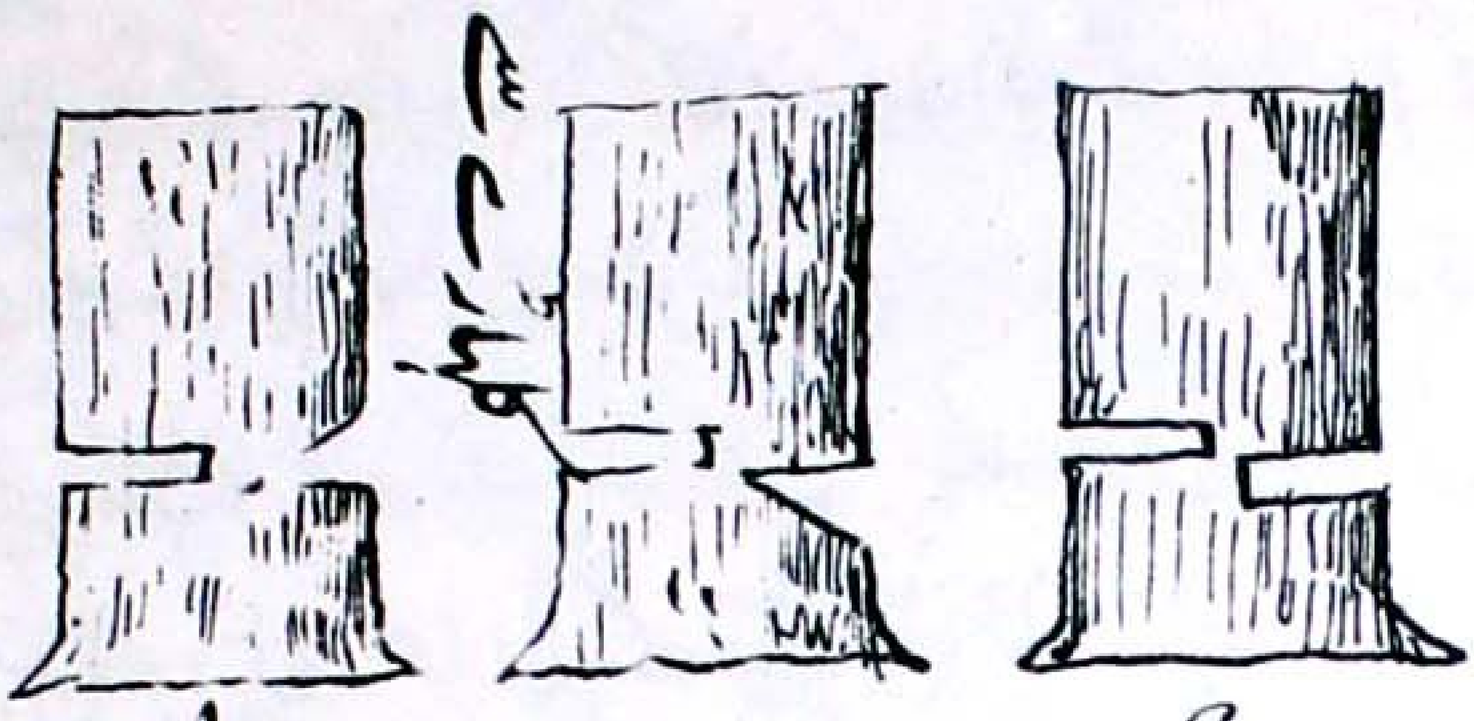

درخت کاری کے لئے سفارشات

آب وہوا میں بارش کو بہت زیادہ دخل ہے ۔ ہوا کے بعد پانی درخت کی پرورش کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے ۔ آب وہوا کے لحاظ سے مغربی پاکستان کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

شمالی پہاڑی علاقہ

اس میں ضلع ہزارہ کی ایبٹ آباد تحصیل اور راولپنڈی کی مری تحصیل اور کہوٹہ تحصیل کا کچھ حصّہ شامل ہے ۔

یہ علاقہ ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہے اور یہاں بارش بھی ۲۵ انچ سالانہ سے زائد ہوتی ہے ۔ ہوا میں خنکی کے باعث درختوں کو اس قدر پانی کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

شمالی سطح مرتفع کا علاقہ

اس میں پہاڑی علاقہ سے زیریں وہ حصّے شامل ہیں جہاں نہری پانی میسّر نہیں آتا اور اگر میسّر آ جائے تو یہاں کسی قسم کا تھور اور سیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

شمالی نہری علاقہ

اس میں پنجاب اور بہاولپور کے نہری رقبات شامل ہیں ۔

جنوبی نہری علاقہ

اس میں بہاولپور سے نیچے سابق سندھ کا علاقہ شامل ہے ۔ اس ضمن میں کوئٹہ

Marfat.com

اور ڈیرہ اسماعیل خاں کا وہ علاقہ شامل نہ سمجھا جائے جہاں نہری پانی میسر نہیں۔ کیونکہ بارش کی از حد کمی کے باعث گھاس کے سوا یہاں اور کچھ پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ کہیں کہیں بیری کے درخت لگ سکتے ہیں جن کی کاشت بذاتِ خود ایک الگ مضمون کا عنوان ہے

شمالی پہاڑی علاقہ

اس کی دو شکلیں ہیں:-

(۱) رقبہ ڈھلوان (۲) میدانی رقبہ۔

ڈھلوان میں عام طور پر کھیتوں کو پُشتے لگا کر چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں تبدیل کیا جاتا ہے جو کسی پہاڑی نالے کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ نالے مون سون میں طوفانی پانی سے رواں ہوتے ہیں۔

لازم ہے کہ ان زمینوں میں نالوں کے کنارے اور پُشتوں کے ساتھ درخت لگائے جائیں تاکہ زمین کٹ کر بہہ جانے سے محفوظ رہے۔ اس کام کے لئے عام طور پر "بن" VITEX NEGUNDO نڑ استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر بن زمین کو بہنے سے روکنے کے سوائے اور کسی کام میں نہیں آتا۔ اور نڑ بھی لڑکوں لڑکیوں کی قلمیں بنانے کے سوا اور کسی مصرف میں نہیں آتا۔ اس لئے بہتر ہے کہ روبنیا لگایا جائے اگر بھیڑ بکری کا خطرہ نہ ہو تو اس کی سٹمپ بھی لگائی جا سکتی ہے۔ بصورت دیگر اس کے درخت گڑھے کھود کر لگا دیئے جائیں۔ اس کے درخت اور پودے بہت سخت جان ہوتے ہیں یہ اگر فروری میں لگا دیئے جائیں تو کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ ایک بار لگ جانے کے بعد ان کی جڑیں کسی ضرر کے بعد بھی باآسانی پھوٹ جاتی ہیں انہیں کھیتوں کے گرد ۱۰ فٹ کے فاصلہ پر لگا سکتے ہیں اور جب وہ ایک دو سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو کاٹ دیئے جائیں۔ اس طرح یہ پودے پشتوں کی دراڑوں میں سے پھوٹ کر ایک جاندار سالم دیوار بنا دیں گے۔ اب کھیت کے کنارے فروٹ کے درخت لگائے جا سکتے ہیں یا کھیت کے کونوں کو روبنیا سے صاف کر کے اُن میں

Marfat.com

پھلدار درخت لگائیں۔ باقی حصے میں روبینیا کو ہی اُگنے دیں اور چار پانچ سال کے بعد اس کی چھنٹائی کر کے ایندھن کے لئے استعمال کریں۔ اور باقی ماندہ کو بڑھنے دیں۔ یہ دس سال کے بعد قابل فروخت ہو جائیں گے۔

جو زمین نالے کے کنارے ہو اس کے ساتھ فٹ فٹ کے فاصلے پر روبینیا کی "سٹمپ" لگائیں اور رقبے کو چرائی کے لئے بند کر دیں۔ تا آنکہ درخت بڑھ جائیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی نباتات کا جال بچھا نظر آئے گا۔ جب درخت زیادہ ہو جائیں تو ان کو کاٹ کر پتوں کو مویشیوں کے چارہ میں استعمال کریں۔ لکڑی کا ایندھن بنائیں۔ درختوں کی جڑیں زمین میں اپنی قدرتی طاقت سے کھاد کا کام کریں گی۔ کیونکہ وہ ہوا سے نائیٹروجن لے کر کھاد بناتی ہیں۔

اس طرح جو رقبہ خالی ہو اس میں توت یا پھلدار درخت لگائیں۔ اس طرح زمین کٹ کر بہنے سے محفوظ بھی رہے گی نیز پھلدار درختوں کی بڑھت بھی زیادہ ہو گی۔ مکانوں کے گرد پاپلر و سفیدہ کے درخت لگائیں یا زمین میں پانی کافی ہو تو بیس "ولو" لگائیں۔

پاپلر اپنی سیدھی بڑھت کے باعث ایک تو پسندیدہ درخت ہے دوسرے یہ بہت کار آمد درخت ہے اور نیز بڑھت رکھتا ہے۔

بیس اور پاپلر کو شگوفہ تراشی (DISBUDDING) کرنا ضروری ہوتا ہے بیس کو تو ۲۰ فٹ سے نزدیک نہیں لگایا جا سکتا۔ مگر پاپلر ۳ × ۳ فٹ کے فاصلہ پر لگایا جا سکتا ہے اور بعد میں بڑھت زیادہ ہو تو چھنٹائی کی جا سکتی ہے۔

پاپلر

سفیدہ اور بیس کی شاخ کی قلم لگ سکتی ہے یا پورا پودہ بھی لگ سکتا ہے۔ مجوزہ طور پر شوکاری کرنے سے ہلوں کے لئے روبینیا کی لکڑی مل سکتی ہے اور کچے مکانوں کی چھتوں کے لئے پاپلر کی لکڑی استعمال ہو سکتی ہے۔ اگر باڑ لگائی ہو تو کھمبے بھی مل سکتے ہیں۔

Marfat.com

مندرجہ ذیل درختاں کے علاوہ یہ درخت بھی لگائے جا سکتے ہیں۔

کوئٹہ ریش

بڑھت تیز۔ درخت یا سٹمپ لگ سکتی ہے۔ لکڑی سخت ہوتی ہے۔ دستوں کے کام آتی ہے۔

اخروٹ

درخت لگ سکتے ہیں مگر بہت دیر پا اور بڑھت بہت آہستہ۔ پھل دس سال سے پہلے نہیں لگتا۔

درادی (CEDRALA SERRATA)

بہت تیز بڑھت کا درخت ہے اور لکڑی بہت کار آمد ہے۔ سٹمپ بھی لگ سکتی ہے۔ اس کی جڑیں اگر کاٹ دی جائیں تو وہاں سے نئے پودے نکل آتے ہیں۔

توت اور شہتوت

سٹمپ لگ سکتی ہے۔ تیز بڑھت کا درخت ہے۔ شاخ کی قلم بھی لگ سکتی ہے مگر کامیابی کم ہوتی ہے۔ یہ درخت بہت کار آمد ہے۔ پتے چارہ کے کام آتے شاخیں ٹوکریاں بنانے کے۔ پتوں سے ریشم کا کیڑا پل سکتا ہے اور لکڑی عام ضرورت کے کام آتی ہے۔

دھریک

بہت تیز بڑھت کا درخت ہے اور نہایت کار آمد مگر ۵۰ فٹ سے زیادہ بلند نہیں ہو سکتا۔ برف کے بوجھ سے ٹوٹ جاتا ہے۔

میدانی علاقوں یا وادی کے لئے

عام طور پر پہاڑی علاقوں میں وادیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں اور پانی کی افراط ہوتی ہے۔ کھیتوں میں آب پاشی چھوٹی چھوٹی نہروں سے جنہیں "کولیں" کہتے ہیں، کی جاتی ہے۔ انہیں کولوں سے جندر یا گھراٹ چلتے ہیں۔ ان کولوں کے کنارے بیس (WILLOW) کے درخت سادہ قلموں سے خود لے آتے ہیں۔ ان نہروں کے کنارے وہ ایک عجیب بہار دکھاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ان کے کنارے ۱۰۔۱۰ فٹ کے فاصلہ پر ولائتی بیس

Marfat.com

SALIX CARULEA یا SALIX CAPREA ولائتی چھوٹے بیں کی قلمیں لگائی جاویں۔ ان کی باقاعدہ شگوفہ تراشی کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ ان کے چتر ایکدوسرے کے ساتھ مل جاویں۔ تب درمیان میں سے ایک ایک درخت نکال دیں حتیٰ کہ آخیر میں ۳۰×۳۰ فٹ پر درخت رہ جائیں۔ شگوفہ تراشی کو اس وقت تک جاری رکھیں کہ درخت کو ۹ فٹ صاف تنا حاصل ہو جاوے۔ جس سے دو کرکٹ کے بیٹوں کی لکڑی نکل آئے۔ ۱۰ تا ۱۵ سال کی عمر میں درخت قابل فروخت ہو جاویں گے اور ان کی لکڑی عام طور پر ۱۰ سے ۱۳ روپے فی مکسر فٹ فروخت ہو سکے گی۔ کشمیر میں اس کو ایندھن کے طور بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے پتے بکریاں کھاتی ہیں اور شاخیں سیب کی ٹوکریاں بنانے کے کام آتی ہیں۔ تیز بڑھت کی وجہ سے اس کی کاشت پُر نفع سودا ہے۔

کھیتوں کے گرد ۵ فٹ پر پاپلر کے درخت لگائیں۔ پاپلر کے درخت جو بیمار نہیں ہوتے یا جو بیماری کیڑوں کے حامل نہیں ہوتے محکمہ جنگلات کی نرسریوں سے مل سکتے ہیں چونکہ یہ پودے اور درخت سیدھے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ فصل کو بھی چنداں نقصان نہیں پہنچاتے۔ پاپلر کی بہت اقسام ہیں۔ نزدیکی محکمہ جنگلات کی نرسری سے ان درختوں کے متعلق معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

کھُلے میدانوں کے کنارے میں پاپلر لگائیں اور کونوں میں چنار کے درخت، چنار کے درخت شاخ کی قلموں سے لگ سکتے ہیں مگر بہتر ہے کہ ایک سال کی عمر کے درخت محکمہ جنگلات کی نرسری سے حاصل کر کے نزوری میں لگائے جاویں۔ اس درخت کا چتر بہت بڑا ہوتا ہے اور عمر طویل لکڑی مختلف کاموں میں آتی ہے اور ویسے بھی اس کا درخت بہت پُر بہار ہوتا ہے۔

میدانوں میں اس کے علاوہ یوکلپٹس ٹرٹی کارنس E. TRETICARNIS اور بائی کوٹیٹا (E. BICOTATA) لگائے جا سکتے ہیں۔ دونوں درخت پاپلر کے سوا بہت بڑھت کے درخت ہیں اور ان کا حجم بھی چنار کے درختوں سے کسی حالت میں کم نہیں ہوتا۔ اوّل الذکر کے درخت ایبٹ آباد کے قبرستانوں میں عام دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی لکڑی بھی عام عمارتی کاموں میں آتی ہے۔

Marfat.com

شمالی سطح مرتفع کا علاقہ

یہ ضلع ہزارہ، کیمبل پور، راولپنڈی (تحصیل ہائے مری و کہوٹہ) گجرات اور جہلم کے نیم کوہی رقبات پر مشتمل ہے زمین کٹی پھٹی اور ناہموار ہونے کے باعث اس علاقے میں نہری آبپاشی کا کوئی امکان نہیں اور اس سرزمین میں محض قدرتی امداد یعنی سالانہ بارشوں ہی پر زراعت یا درختکاری کا انحصار ہو سکتا ہے۔ اوسط بارش ۳۰ انچ سالانہ سے کچھ زیادہ اور زمینیں مختلف مقامات پر سطح سمندر سے ۱۰۰۰ فٹ سے زائد بلند ہیں

ان علاقوں میں ڈھلوانوں پر درخت لگانے کے لئے یہ طریقہ کامیاب رہے گا کہ اونچائی کی جانب زمین کو اتنا کھود دیا جائے کہ وہ ڈھلوان کے ساتھ مسطح ہو کر درخت کو ایک مقدور شکل میں گہرائی بہم پہنچائے تاکہ بارش کا پانی اس میں رک کر درختوں کو نمی مہیا

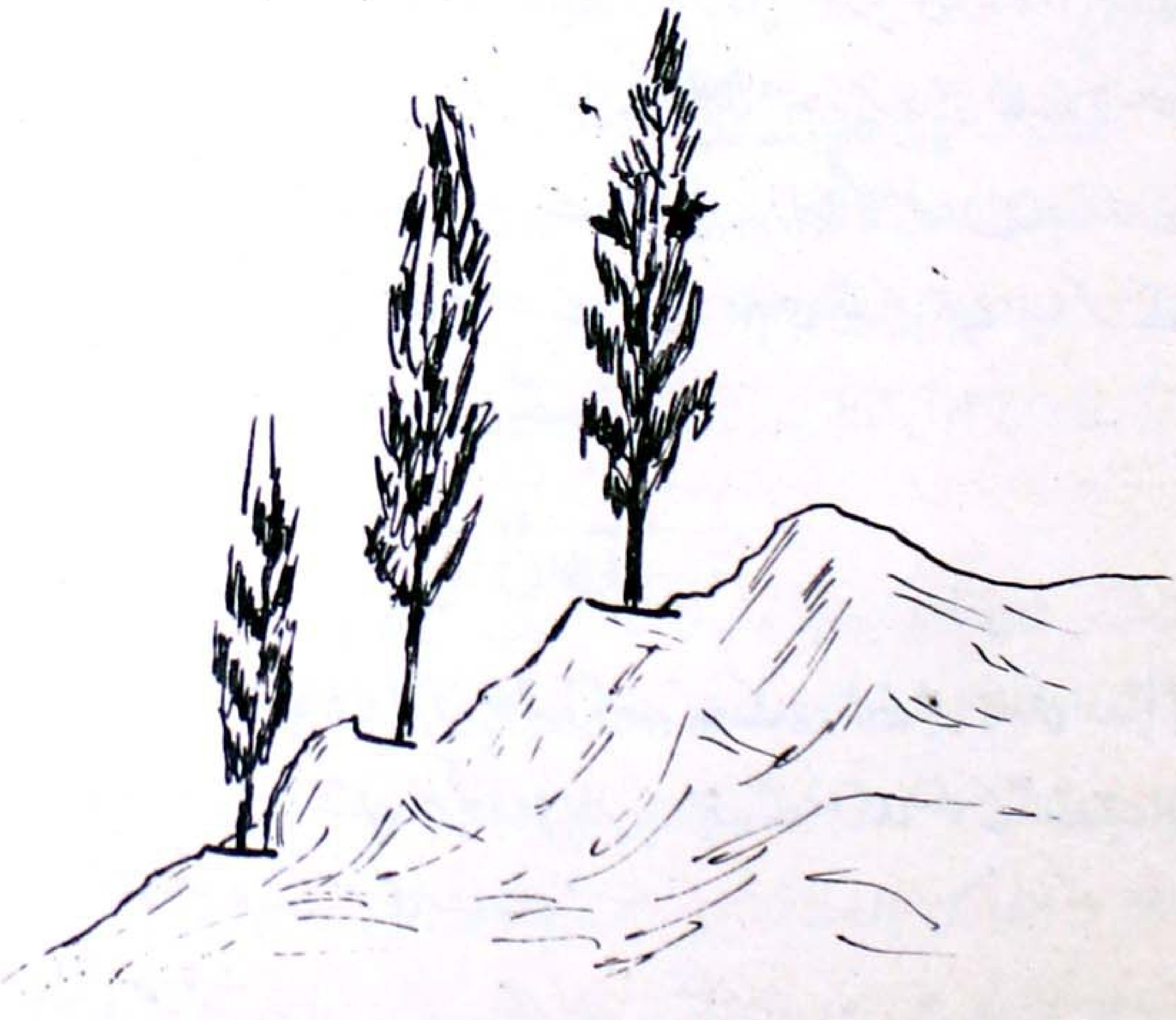

پہاڑی علاقوں میں درخت کاری

Marfat.com

گر سکے (دیکھئے تصویر مندرجہ بالا) دوسری شکل کھیتوں کے کنارے درخت کاری کی ہے۔
اس کے لئے اوّل تو جنتر کی باڑ لگانا مناسب ہے جو بارشوں کے بعد جلد نمودار ہو جائے گی اور سردیوں تک اونچی ہو جائے گی جبکہ اسے زمین سے دو ڈھائی فٹ بلندی پر قطع کر دینے سے کافی ایندھن کی لکڑی حاصل کی جا سکتی ہے اس طرح باڑ بھی نیچی ہو جائے گی اور گندم یا دیگر فصل پر سایہ کا کوئی ناگوار اثر نہیں پڑے گا۔ جنتر کے پودے زمین کو کھاد بہم پہنچاتے اور اس کی زرخیزی بڑھاتے ہیں اس کے علاوہ باڑ میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سفید یوکلپٹس کے درخت لگائے جا سکتے ہیں جو تیز بڑھت کے علاوہ سیدھے بڑھنے والے درخت ہیں۔ اور فصل کو ان سے کوئی خاص نقصان نہیں پہنچتا۔
یوکلپٹس کے علاوہ درمیان میں اگر ایک ایک درخت توت کا بھی لگائیں اور اسے کاٹ کر نیچا اور جھاڑی دار رکھیں تو فصل کا کوئی نقصان نہ ہو گا اور اس کے پتوں پر ریشم کے کیڑوں کو پالا جا سکے گا۔ جو ایک کامیاب گھریلوں دستکاری کی حیثیت رکھتا ہے۔
ڈھلوانوں پر گڑھوں میں درختکاری کیلئے شیشم (ٹالی) اور بیری (۱۰×۱۰) ہمارے عمدہ درخت ہیں۔ جو مضبوط اور سایہ دار ہیں۔ پھلائی اور زیتون بھی لگائے جا سکتے ہیں۔ مگر وہ اوّل الذکر کے مقابلے میں سست رفتار ہیں۔ البتہ گڑھوں میں درختکاری کے وقت اگر آدھا آدھا چمچ امونیم سلفیٹ مٹی میں ملا دیں بلکہ ہر مہینے ایسا کرتے رہیں تو درخت بہت تیز بڑھت دیں گے۔

میدانی علاقہ

اس میں مغربی پاکستان کا نہری علاقہ آتا ہے جس کے دو حصے ہیں شمالی اور جنوبی شمالی علاقے میں لاہور ملتان سرگودھا اور بہاولپور کے نہری اضلاع آتے ہیں اور جنوبی میں حیدرآباد و خیرپور کے نہری رقبات۔

شمالی میدانی علاقہ

نہری علاقے کافی سرسبز و شاداب ہیں یہاں دیہاتی آبادیوں میں گھروں سے ملحق

Marfat.com

سفید یوکلپس کے درخت خوش منظر اور مفید ومؤید صحت ثابت ہو سکتے ہیں یہ درخت سیدھا اور اونچا ہوتا ہے اس کے پتوں کی خوشبو سے مچھر بھاگتا ہے گاؤں میں ملیریائی اثرات کم کرنے کے لئے اگر تیس تیس چالیس چالیس فٹ کے فاصلے پہ یہ درخت لگائے جائیں تو یہ اچھی تدبیر ہوگی۔

اگر پانی کافی ہو تو یوکلپٹس کے پہلو بہ پہلو ہاپر کے درخت لگا دیئے جاویں۔ اور درمیان میں جنتر بیج بو دیا جائے اس سے گھروں کے گرد ایک باڑ بن جاوے گی۔ اور گھر خوبصورت دکھائی دیں گے اور زمین کو فائدہ بھی ہوگا۔ نیز درختوں کا سایہ ہونے کے باعث مکان گرمیوں میں اتنے تپ بھی نہ سکیں گے اور ان میں رہنا زیادہ خوشگوار ہوگا۔

اگر بہت پانی نہ ہو تو رہائشی قطعہ کے گرد یوکلپٹس کے درمیان ارنڈی لگا دی جاوے یہ جلد تیار ہو سکتی ہے اور اگر اسے اوپر سے کاٹ دیا جائے تو باڑ بھی اچھی بن سکتی ہے۔

صحن کے درمیان سایہ کے لئے شیشم اور دھریک کے درخت لگائے جاویں۔ اگر صحن کو سایہ کے علاوہ خوبصورت بنانا بھی درکار ہو تو ایسے درخت لگائے جاویں جن کے خوبصورت پھول موسم گرما یا سردیوں میں کھلیں یہ اس لئے کہ ہر موسم میں بہار نظر آئے اس قسم کی تدبیر کے لئے محکمہ جنگلات مناسب مشورہ کریں۔

کھیتوں کے گرد درخت لگانا ایک ہوشمندی کی علامت ہے اس کے باعث ایک تو زمین میں وتر رہتا ہے کیونکہ تند اور گرم ہواؤں کے سامنے یہ درخت ایک سد ہوائی کا اثر رکھتے ہیں۔ سد ہوائی کے ایک درخت کا اثر درخت کی بلندی سے ۲۰ گنا فاصلہ تک رہتا ہے اور اگر درخت کی بلندی ۳۰ فٹ سمجھی جاوے تو ایسی سد ہوائی ۶۰۰ فٹ کے فاصلہ پہ ہونی چاہیئے۔

شمالی علاقہ کے لئے۔ ایسی سد ہوائی کے لئے۔ بہتر ہے کہ ۳۰، ۳۰ پر سفید یوکلپٹس لگایا جائے اور ان کے درمیان ۵، ۵ فٹ پہ دھریک یا توت لگا دیا جائے اور درمیان

میں جنتر درختوں کے لئے پناہ کا کام دے گا۔ اور جیسے درخت آپس میں ایک دوسرے کی بڑھت میں مداخلت کریں انہیں نکالتے جاویں مگر جنتر کی باڑ کو اگر ضرورت پڑے تو سال بہ سال دوبارہ بیجائی کر کے ہمیشہ قائم رکھیں۔ جنتر کو اس سدھوائی کے علاوہ کھیتوں کی وٹوں پہ لگانا بھی فائدہ مند ہے۔

جنتر سے ایک تو زمین میں کھاد بڑھتی ہے۔ اس کا ریشہ رسیوں کے کام آتا ہے اور لکڑیاں جلانے اور دوسرے عام کاموں میں استعمال ہو سکتی ہے۔

فارم کی سڑکوں کے کنارے شیشم لگائی جاوے اور جب ان کو چھانٹنا پڑے تو درمیان میں توت کی قلمیں لگائی جاویں۔

پنجاب کے علاقہ میں ایک عام کیکر کا درخت پایا جاتا ہے جو کہ بالکل سیدھا ہوتا ہے۔ اگر اسے سڑکوں کے دو رویہ لگایا جاوے تو ایک بہار دے گا۔ اور کشمیر کا نظارہ ان میدانوں میں نظر آ دے گا۔ اس کا بیج جون میں پکتا ہے اسے اکٹھا کیا جاوے اور لگانے سے پہلے اسے ۲۴ گھنٹے گرم پانی میں رکھا جاوے۔

کھالوں کے کناروں پہ ولو اور ہاپر یا سنبل لگائے جاویں۔

جنوبی علاقہ

اس کے لئے وہی سفارشات ہیں جیسا کہ اوپر درج کی گئی ہیں ماسوائے اس کے کہ سفید یوکلپٹس کی جگہ یوکلپٹس رو بستا لگایا جاوے۔ چونکہ وہاں ولو اور ہاپر نہیں لگ سکتے

قطعاتی درختکاری

کسان کی ایندھن لکڑی کی ضرورت اس کے مویشیوں کے لئے چارہ اور کھیتوں کے لئے پتوں کے کھاد کی فراہمی کے مسائل چاہتے ہیں کہ زرعی زمینوں کے پہلو بہ پہلو درختوں کے قطعات بھی پیدا کئے جائیں۔

اس امر کی واضح مثالیں موجود ہیں کہ ہمارے کسان درخت اگانے کی ضرورت

Marfat.com

کو ایک حد تک سمجھتے اور اہمیت دیتے ہیں سابق سندھ کے کسان اپنی ناکارہ زمینوں کو درست کرنے کے لئے انہیں کاشت سے نکال کر درخت کاری کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ جسے وہ اپنی اصطلاح میں "کیکر ہری" کہتے ہیں۔ یعنی جب زرعی زمین فصلیں دینے کے ناقابل ہو جائے تو یہ لوگ اس پر پانچ سال کے لئے کیکر کے درخت لگا دیتے ہیں جن سے انہیں نہ صرف کافی لکڑی مل جاتی ہے بلکہ زمین اس عرصے میں آرام کر کے کافی تازہ دم اور زرخیز ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے بعد پھر زیر کاشت لانے سے پہلے کے مقابلے میں دوگنی تین گنی فصل دینے لگتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ درخت زمین کی زرخیزی کے ضامن ہیں۔ اس کے علاوہ کیکر کے درختوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ کلر کو کھا کر شور زمینوں کو درست و قابل زراعت بنا دیتے ہیں۔ اس لئے وقت کا تقاضا ہے کہ کسان کھیتوں کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں درخت کاری بھی جاری رکھیں۔ خواہ ان کے کنارے درخت لگا کر یا بعض زمینوں میں باری باری کاشت اور درختکاری پر عمل کرتے ہوئے یا سیم کی خرابی کو روکنے کے لئے وسیع پیمانے پر درخت لگائیں۔

قطعاتی درختکاری شروع کرنے سے پیشتر زمین کا تجربہ بہت ضروری ہے اگر زمین کلر ہے اور پالا بھی زیادہ نہیں پڑتا تو سب سے پہلے زمین کو گگیرہ لگا کر ٹھیک کرنا بہت ضروری ہوگا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کیکر کے بیج کو گرم ابلتے پانی میں ڈال دیں اور اس کے بعد پانی کو آہستہ آہستہ سرد ہونے دیں ۲۴ گھنٹے کے بعد بیج کو نکال لیں اور زمین میں حل لگا کر بجائی کر دیں۔ بجائی کرنے کے لئے مناسب وقت مون سون یعنی بارشوں کا وقت ہے اگر پالا نہ پڑے تو درخت ایک سال میں ہی بہت بڑھت کر جائیں گے اگر زمین میں ڈھلوان ہو تو ۱۰۰ - ۲۰۰ کنٹور CONTOOR پر مٹی کے بند بنا دیں۔ اس طرح بارش کا پانی کھڑا رہے گا۔ اور درختوں کو پالے سے پناہ مل جاوے گی۔ ان بندوں پر اگر ارنڈی کا بیج لگا دیں تو ایک سال میں ہی تمام خرچ وصول ہو جاویگا۔

اگر زمین کلر نہ ہو اور بارش اچھی ہو یا پانی مل سکے تو ۵ × ۵ پر شیشم کی قلمیں لگا دی جاویں جب درختوں کی چھانٹی کی ضرورت ہو تو چھانٹی کرنے کے بعد درمیان میں توت کے درخت لگا دیئے جاویں۔

اس طرح ایک تو بالن کی لکڑی اور عام کام کے لئے نیز باڑ لگانے کے لئے موٹی ٹہنیاں مل جاویں گی۔ اور توت کے پتے ریشم کے کام آسکیں گے آہستہ آہستہ چھانٹی کرنے سے بہتر فصل تیار ہو سکے گی۔ جو کہ قابل فروخت بھی ہوگی اور نیز گھریلو کام میں بھی آسکے گی۔

اگر پانی ہو اور زمین اچھی ہو تو سنبل بھی لگ سکتا ہے۔ اس قسم کی درختکاری کے لئے نزدیکی محکمہ جنگلات سے رجوع کیا جا سکتا ہے

Marfat.com

حصّہ دوم

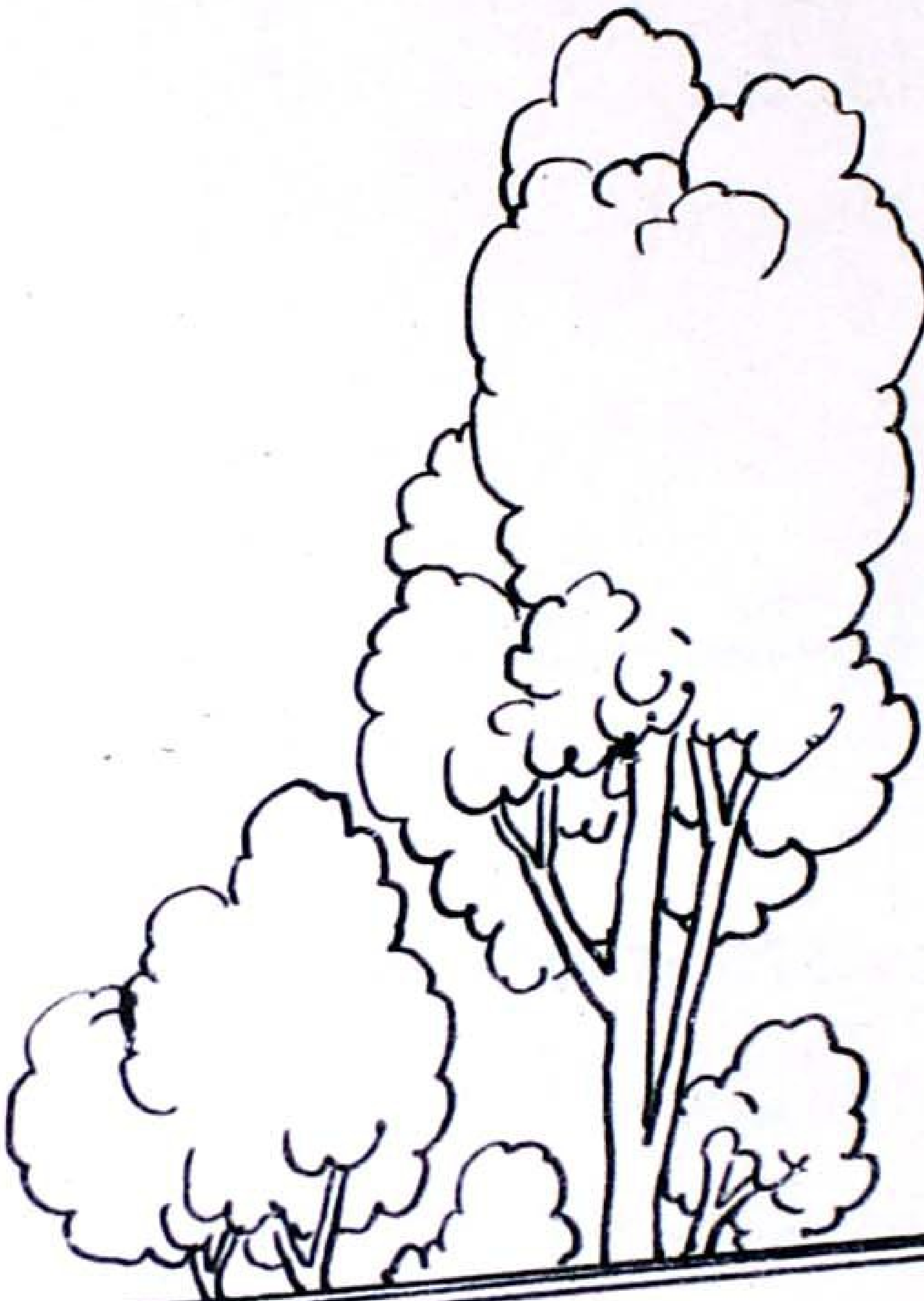

عملۂ جنگلات کے فرائض

Marfat.com

Marfat.com

عملۂ جنگلات کے لئے ھدایات

اگرچہ یہ ہدایات فارسٹ مینول (FOREST MANUAL) میں بالتفصیل موجود ہیں۔ تاہم چونکہ وہ انگریزی زبان میں ہیں اور ضخیم کتاب کو ہر وقت ساتھ رکھنا بھی ممکن نہیں اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ ان ہدایات کو یہاں مجملاً اردو میں درج کر دیا جائے یہ دستی کتاب بہ آسانی جیب میں رکھی جاسکتی ہے۔ جس کی مدد سے وقتاً فوقتاً اپنی ذمہ داری اور فرائض کے بارے میں آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے تاکہ ادائے فرض میں غفلت نہ ہونے پائے اور غلطی کا امکان نہ رہے۔

فارسٹ گارڈ یا محافظ جنگل کے فرائض عمومی

عام سرکاری امور مثلاً آبپاشی۔ "تھننگ" (THINNING) چھنٹائی عمارتوں یا سڑکوں کی تعمیر۔ مرمت کی انجام دہی غرض جو کام بھی محافظ جنگل کے سپرد کیا ہو لازم ہے کہ وہ ان امور کی نگرانی دیانت داری اور محنت سے کرے اور کام کو پوری توجہ سے سرانجام دے۔ قلیوں مزدوروں سے پورا کام لے لیکن ان سے کسی قسم کی بدسلوکی نہ کرے۔

Marfat.com

اگر کام پیشگی سرکاری منظوری حاصل کر کے کرایا گیا ہو اور فردِ حاضری (MUSTER ROLL) پر مزدور مقرر کئے گئے ہوں تو چاہیئے کہ کام پر مسٹر رول کو ساتھ رکھا جائے ہر روز صبح کام شروع ہونے سے پہلے اور شام کو ختم ہونے کے بعد مزدوروں کی حاضری کا اندراج ان کی موجودگی میں کیا جائے اور روزمرہ کام کا علیحدہ گوشوارہ مرتب کیا جائے۔

مسٹر رول یا فردِ مزدوراں کی تیاری

مسٹر رول یا فردِ حاضری (MUSTER ROLL) کے اندراجات مندرجہ ذیل طریق پر کرنا ضروری ہیں:۔

۱۔ مسٹر رول پر کام کی نوعیت، مہینہ، کمپارٹمنٹ نمبر (COMPARTMENT NO) بیٹ (BEAT) بلاک (BLOCK) کا نام، متعلقہ رینج افسر (امین جنگلات) سے درج کرائے جائیں۔

۲۔ کوئی مسٹر رول (فردِ حاضری) رینج افسر کے دستخطوں کے بغیر مکمل نہ سمجھا جائیگا۔

۳۔ اگر کام کسی مہینے کی یکم تاریخ کو شروع نہیں کیا گیا تو جس تاریخ سے شروع کیا گیا ہے اس سے قبل کی کل تاریخیں خالی چھوڑ کر لکیر کے ذریعے کاٹ دی جائیں۔ اور جس تاریخ سے کام شروع ہوا ہے خاص اسی دن سے حاضری لگائی جائے۔

۴۔ قلیوں کی یومیہ اُجرت نہایت احتیاط سے پر کی جائے اور روزانہ مسٹر رول پر مزدوروں کی کل تعداد درج کر کے محافظ جنگل / فارسٹر / بلاک افسر اپنے دستخط کرے۔

۵۔ جب کام ختم ہو جائے تو فوراً اپنے افسر اعلیٰ کو اس سے مطلع کیا جائے اور اپنی موجودگی میں قلیوں کی تفصیل اور کام کا اندراج پُر کر کے مسٹر رول کے ساتھ یومیہ گوشوارہ منسلک کیا جائے۔

۶۔ جب کسی فارسٹ گارڈ (محافظ جنگل) اور اس کے رینج آفیسر (امین جنگلات) کا ہیڈ کوارٹر ایک ہی مقام پر ہو تو محافظ جنگل کو چاہیئے کہ فردِ حاضری (MUSTER ROLL)

Marfat.com

اپنے رینج آفیسر یا بلاک آفیسر کو روزانہ دکھا دیا کرے تاکہ کام کی رفتار اور اجرت کا انہیں علم رہے۔

۷۔ محافظ جنگل کا فرض ہے کہ قلی کو کام پہ لگاتے وقت اس کا نام ولدیت۔ عمر سکونت وغیرہ کی اچھی طرح صحت کر کے مسٹر رول میں درج کرے اور اس بارے میں غلطی کا امکان نہ رہنا چاہئے ورنہ تمام تر ذمہ داری محافظ جنگل پر عائد ہوگی۔

۸۔ کام کے دوران محافظ جنگل کا موجود رہنا نہایت ضروری ہے اسے تحریری اجازت کے بغیر کام پر سے غیر حاضر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح غیر حاضر ہونے سے سرکاری کام میں خرابی پیدا ہوگی اور خرچ زیادہ ہوگا۔

۹۔ سرکاری کام کی غرض سے جو سرکاری سامان اوزار وغیرہ محافظ جنگل کی تحویل میں دیئے گئے ہوں ان اشیاء کو ہر وقت درست حالت (قابل استعمال) میں رکھنا محافظ جنگل کا فرض ہے۔ حسب ضرورت وقتاً فوقتاً اپنے افسر مجاز کی تحریری اجازت سے ان کی مرمت اور درستی کرا لینی چاہیئے۔

۱۰۔ اگر کام ٹھیکہ پر دیا گیا ہو تو رینج آفیسر یا بلاک افسر کے حسب ہدایات کام کی نگرانی کرے اور سرکاری مفاد کو مد نظر رکھے۔

۱۱۔ مسٹر رول مطبوعہ ہونا چاہیے کام کے دوران جب رینج آفیسر یا بلاک آفیسر مسٹر رول طلب کریں تو اسے فوراً پیش کیا جائے۔ تمام حاضریوں کو قلیوں کی تعداد مندرجہ مسٹر رول کے مطابق چیک کرانے کے بعد متعلقہ افسر سے مسٹر رول پر دستخط کرائے۔

۱۲۔ مسٹر رول کے اندراجات محافظ جنگل کو خود اپنے ہاتھ سے پر کرنے چاہئیں خواہ وہ اردو۔ انگریزی۔ پشتو۔ سندھی وغیرہ کسی زبان میں بھی لکھے جائیں۔ تمام ضروری سرٹیفکیٹ بھی مسٹر رول پر لکھے جانے چاہئیں۔

۱۳۔ کام کے اختتام پر مسٹر رول پر مندرجہ ذیل تفصیلات رقم کرنا ضروری ہیں:۔

۱۔ کام کی تفصیل۔

Marfat.com

۲- استعمال شدہ سامان کی تفصیل۔ مثلاً بیج، قلمیں وغیرہم جو استعمال کئے گئے یا اینٹ سیمنٹ۔ مٹی چونا۔ لکڑی۔ میخ آہنی۔ پیچ آہنی وغیرہ جو کام میں آئے۔

۳- کام پر لگائے گئے قلیوں کی تفصیل۔

۴- میزان خرچ۔

۵- شیڈول کے نرخوں کے مطابق خرچ کی پڑتال اور تصدیقی سرٹیفکیٹ۔

۱۴ - روزانہ صبح جو قلی کام پر حاضر ہوں ان کے ناموں کے سامنے "I" کا نشان لگائیں اگر کچھ وقت کے بعد کوئی قلی جس کی حاضری لگائی گئی تھی، بھاگ جائے یا غیر حاضر ہو جائے تو "I" کے نشان کو "A" سے بدل دینا چاہیئے اگر کوئی مزدور آدھا دن کام کر کے چلا جائے تو "I" والے نشان کو "½" کر دینا چاہیئے۔ اگر قلی پورا دن کام کرے تو "I" والے نشان کو × بنا دینا چاہیئے اس طرح مسٹر رول کے تمام اندراجات مکمل کرنے کے بعد نیچے دستخط کریں۔

۱۵ - آبپاشی پر متعین محافظ جنگل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کام سے متعلق تمام امور سے باخبر ہو۔ اسی طرح جس محافظ جنگلات کی تعیناتی تھننگ (THINNING) یعنی چھنٹائی پر ہو۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ چھنٹائی (تھننگ) کے قواعد کو اچھی طرح جانتا ہو کیونکہ اس کی معمولی غفلت سے بھی نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے اسے قلیوں کے کام کی نگرانی توجہ اور دیانتداری سے کرنی چاہیئے۔

۱۶ - ہر کام شروع کرنے سے پہلے اس کی نوعیت کو سمجھنا ضروری ہے مثلاً جب نالیوں کی کھدائی کرانا مقصود ہو تو ان کی گہرائی۔ چوڑائی۔ اور لمبائی کی پیمائش معلوم ہونی چاہیئے اور کام پیمائش کے مطابق کرانا چاہیئے کناروں پر مٹی اس طرح ڈالی جائے کہ اس کے لوٹ کر نالیوں میں گرنے کا احتمال نہ رہے۔ بہتر ہوگا کہ محافظ جنگل اس کے بارے میں رینج آفیسر سے تحریری ہدایات لے کر نوٹ بک میں درج کر لے۔

۱۷ - محافظ جنگل اس امر کا ذمہ دار ہے کہ ٹھیکیدار کے قلی۔ کارندے کام کے

Marfat.com

دوران میں جنگل کا کوئی نقصان نہ کرنے پائیں۔ ہر کٹے ہوئے درخت کی منڈھی پر نشان مُوس فرد جنگل لگا ہونا ضروری ہے۔ محافظ جنگل کے پاس اس امر کا ثبوت ہونا چاہیئے کہ کل کتنے درخت ٹھیکیدار کو فروخت کئے گئے ہیں اور کتنے کاٹے گئے ہیں۔ اور آیا ان کی مُوس شدہ منڈھیاں موقع پر موجود ہیں۔ چالان نویس محافظ جنگل کی ہمراہی میں کام کریں اور جملہ ریکارڈ ڈھلائی مکمل رکھیں۔

۱۸۔ محافظ جنگل کا فرض ہے کہ ہر آبپاشی کے ساتھ نئے قطعوں میں نیز ناکامیاب رقبے میں از سر نو شجرکاری کرے جسے جنگلات کی اصطلاح میں .... ریسٹاکنگ (RESTOCKING) کہتے ہیں

۱۹۔ جہاں قلمیں یا نئے پودے لگانے مقصود ہوں اس رقبہ سے کانٹا اور دیگر جنگلی خودرو گھاس جھاڑیوں کو صاف کرنے یا جڑ سے اکھڑوانے کی منظوری حاصل کر لی جائے پودوں اور قلموں کے قریب خودرو گھاس وغیرہ کو اونچا نہ ہونے دیا جائے

۲۰۔ محافظ جنگل کے لئے لازم ہے کہ ڈیوٹی کے وقت اپنی سرکاری وردی پہنے اور اپنی پیٹی۔ ٹوپی۔ کلہاڑی وغیرہ پاس رکھے

ہدایات بابت حفاظت جنگل

۱۔ محافظ جنگل کے لئے لازم ہے کہ وہ مندرجہ ذیل اشیاء ہر وقت اپنے پاس رکھے۔

ا۔ کتاب بابت نقصان جنگل جسے DAMAGE REPORT BOOK کہتے ہیں۔

۲۔ فارم اقبال نامہ

۳۔ سپرد نامہ

۴۔ اپنی بیٹ (BEAT) کا نقشہ

۵۔ دریائی لکڑی سے متعلق ٹھیکیداروں کے رجسٹر شدہ نشانات۔

Marfat.com

۲ ۔ محافظ جنگل کی ذمہ داری ہے کہ اس کی بیٹ (علاقہ) میں کسی پیداوار جنگل کا نقصان نہ ہونے پائے اور جو رقبے گھاس کاٹنے یا مویشی چرانے کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں ان سے باخبر اور ان کا نگران ہو۔

۳ ۔ اگر ملحقہ بیٹ میں کوئی نقصان اس کے علم میں آئے تو فوراً رینج آفیسر کو اس کی بابت تحریری اطلاع بھیجے اور خود بھی اس کی روک تھام کرے

۴ ۔ جب جنگل میں کوئی نقصان واقع ہو اور ملزم بھی موقع پر ہاتھ آجائے تو لازم ہے کہ ملزم کو گرفتار کرکے (اگر ہو سکے تو معہ مال مسروقہ) نمبردار علاقہ/ممبر پنچائت/ممبر بنیادی جمہوریت کے پاس لے جائے اور گواہوں کے روبرو اقبال نامہ لے۔ جنگل کے نقصان کی رپورٹ لکھے۔ سپردنامہ مرتب کرے۔ رپورٹ میں ملزم کا نام۔عمر۔ ولدیت۔ سکونت وغیرہ کا صحیح اندراج کرتے کے بعد رپورٹ رینج آفیسر کو بھیج دے۔

۵ ۔ درخت کاٹے جانے یا شاخ تراشی کرنے کی حالت میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ضرر رسیدہ درخت پر یا تراشیدہ درخت کی منڈھی پر متعلق رپورٹ نقصان (DAMAGE REPORT) کا نمبر ثبت کر دیا جائے۔ تاکہ چیکنگ کئے جانے کی صورت میں محافظ جنگل نقصان کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے بصورت دیگر محافظ جنگل نقصان کا جواب دہ ہوگا۔

۶ ۔ جب جنگل کے کسی حصہ میں آگ لگ جائے تو بیٹ گارڈ کا فرض ہے کہ وہ فوراً نزدیکی نمبردار یا کسی بااثر آدمی کو مطلع کرے اور اس کی امداد سے آگ پر قابو پانے کی کوشش کرے جہاں پانی دستیاب نہ ہو وہاں نالیاں کھدواتے سے بھی کسی حد تک آگ کا سدباب کیا جاسکتا ہے نیز اپنے بلاک آفیسر اور رینج آفیسر کو بذریعہ رپورٹ مطلع کرے۔ آگ بجھانے کے بعد نمبردار اور دیگر موجود اشخاص سے رپورٹ پر دستخط کرائے تاکہ بوقت ضرورت انہیں بطور گواہ پیش کیا جاسکے ایسے افراد کو جو کار سرکار میں ممد و معاون ثابت ہوئے ہوں مہتمم جنگلات

Marfat.com

(ڈی۔ ایف۔ او) کی سفارش پر ڈپٹی کمشنر ضلع سے ان کی خاص کارکردگی کے اعتراف میں اسناد (سرٹیفکیٹ) دلائے جا سکتے ہیں۔

۷۔ ٹھیکیدار کے ملازموں، قلیوں وغیرہ کو جنگل میں جہاں آگ لگنے کا خطرہ ہو آگ لے جانا یا جلانا بالکل منع ہے۔ لازم ہے کہ محافظ جنگل اس پر کڑی نگرانی رکھے ورنہ درصورت نقصان اسی پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

۸۔ اگر محافظ جنگل ملزم کو خود نہ جانتا ہو تو اسے چاہئے کہ ملزم کو نزدیک ترین تھانے میں لے جا کر رپورٹ نقصان جنگل درج کرائے اور ملزم کو پولیس کے حوالے کرے۔ ایسی صورت میں ملزم کے اقبال جرم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب کہ وہ موقع پر معاوضہ نقصان جنگل نہ دے سکتا ہو یا محافظ جنگل اسے ذاتی طور پر جانتا ہو کیونکہ ایسے نامعلوم ملزم بعد میں تلاش کئے جانے پر نہیں ملتے اور محکمے کے نقصان کی تلافی نہیں ہوتی۔

۹۔ اگر محافظ جنگل بند رقبوں میں مویشیوں کو چرتے دیکھے اور ان کا مالک بھی موجود ہو تو حسب ہدایات مذکورہ بالا نمبر ۸ پر عمل کرے اور اگر مالک مویشیاں ہمراہ نہ ہو تو مویشیوں کو داخل پھاٹک (CATTLE POND) کرائے۔ رسید حاصل کرے اور نام وغیرہ لکھ کر باقاعدہ گارڈ بک کے ذریعے نقصان کی رپورٹ کرے اگر ملزم اقبال نامہ لکھ دے تو وہ نقصان جنگل کی رپورٹ کے ساتھ بلاک آفیسر، رینج آفیسر کو دے دے تاکہ ملزم سے معاوضہ وصول کیا جا سکے۔

۱۰۔ رپورٹ نقصان جنگل ۲ یوم کے اندر اندر دفتر رینج میں پہنچ جانی چاہئے زیادہ دیر سے بھیجنے کی صورت میں محافظ جنگل خود نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

۱۱۔ اگر نقصان جنگل کرنے والا نہ بھی ملے تب بھی محافظ جنگل کو رپورٹ ضرور کرنی چاہئے گاؤں کے نمبردار یا بنیادی جمہوریت کے کسی ممبر کی مدد سے سراغ لگا کر ضروری کاروائی عمل میں لانی چاہئے۔

Marfat.com

۱۲ - محافظ جنگل کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ محض ذاتی وجوہ کی بنا پر غلط اور بے بنیاد رپورٹیں جاری نہ کرے ایسا کرنے سے محکمے کی بدنامی ہوتی اور پبلک کو شکایات کا موقع ملتا ہے۔ اگر کوئی رپورٹ غلط اور بے بنیاد ثابت ہوگی تو اس کی پاداش میں محافظ جنگل کو ملازمت سے علیحدہ کیا جا سکے گا۔ نیز پبلک کے کسی آدمی سے کسی مطلب کے لئے سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوانا منع ہے۔

ہدایات بابت امور متفرقہ

۱ - محافظ جنگل کو تحریری اجازت کے بغیر اپنے علاقہ (BEAT) سے غیر حاضر نہیں ہونا چاہیئے۔

۲ - محافظ جنگل کو اپنی تنخواہ حاصل کرنے کے لئے مقررہ تاریخ کے سوا دفتر رینج میں نہیں آنا چاہیئے قطع نظر اس کے کہ جب اسے کسی خاص کام سے دفتر میں بلایا گیا ہو۔

۳ - اگر محافظ جنگل اتفاقیہ طور پر بیمار ہو جائے اور اپنے روزمرہ کے کام کی انجام دہی سے معذور ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ اپنی ملحقہ بیٹ (علاقہ) کے محافظ جنگل کو اپنی بیماری کی اطلاع پہنچا دے اور ایک تحریری اطلاع اپنے رینج آفیسر کو بھی بھیج دے تاکہ بروقت سرکاری کام مناسب بندوبست کیا جا سکے۔

۴ - اگر محافظ جنگل کا تبادلہ ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ چارج لینے والے محافظ کو اپنے ساتھ جنگل میں ہر جگہ لے جائے اور اپنی بیٹ (علاقہ) کے جملہ نقصان جنگل کی ایک فہرست مرتب کرائے نیز تمام کاغذات چارج رپورٹ سے منسلک کر کے دفتر رینج میں روانہ کر دے چارج رپورٹ پر ہر دو محافظان جنگل کے دستخط ثبت ہونے چاہئیں۔

Marfat.com

۵۔ محافظ جنگل جب کبھی عارضی رخصت پر جائے تو دفتر رینج میں اپنی روانگی اور آمد کی رپورٹ کرے۔

۶۔ جب محافظ جنگل تین ماہ یا اس سے زیادہ عرصے کی طویل رخصت پر روانہ ہو تو روانگی سے قبل اپنی وردی، پیٹی وغیرہ دفتر رینج میں جمع کرائے اور اپنا دوران رخصت کا مکمل پتہ دے کر اپنی روانگی کی رپورٹ دفتر رینج میں پیش کرے۔

۷۔ جو خار دار تار گارڈ کے علاقہ میں لگا ہو وقتاً فوقتاً اس کی مرمت اور دیکھ بھال اس کے ذمہ ہوگی لیکن جب مرمت کا خرچ زیادہ ہو اور معمولی دیکھ بھال سے کام نہ چلے تو اسے چاہیئے کہ فوراً اپنے رینج آفیسر کو مطلع کرے۔

۸۔ محافظ جنگل کو کار سرکار کی انجام دہی کے دوران وردی میں ملبوس رہنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ جب اسے اپنے محکمے کے کسی افسر یا کسی دیگر سرکاری افسر کے سامنے یا عدالت میں پیش ہونا پڑے تو اس وقت بھی اسے صاف ستھری وردی میں ہونا چاہیئے۔

۹۔ اپنے علاقے کی سڑکوں کی دیکھ بھال بھی محافظ جنگل کے ذمے ہے سڑکیں کسی وقت بھی ناقابل استعمال حالت میں نہیں ہونی چاہئیں۔ اسی طرح سرکاری عمارات کی دیکھ بھال بھی اس کی ذمہ داری ہے ان کی ضروری مرمت کے لئے وہ اپنے رینج آفیسر کو اطلاع دے گا تاکہ بروقت مرمت کرائی جا سکے۔

۱۰۔ محافظ جنگل کو جب کسی نئی بیٹ (علاقہ) میں متعین ہوئے ایک ماہ کا عرصہ ہو جائے تو لازم ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے تمام چھوٹے بڑے راستوں، چشموں، کنوؤں، دیہات اور قرب وجوار کی آبادیوں سے واقف ہو جائے سرکاری جنگل کی بیرونی حد فاصل کو بخوبی سمجھتا ہو

Marfat.com

اور وہ اپنے گرد و نواح کے مختلف مقامات کے فاصلوں اور اپنے ہیڈکوارٹر سے وہاں کے راستوں کو بھی اچھی طرح جانتا ہو۔

۱۱ محافظ جنگل سرکاری یا نجی کاموں کے لئے باشندگان دیہہ سے اجرت ادا کئے بغیر بیگار کے طور پر کوئی کام نہیں لے سکتا۔ حکومت اس امر کی سخت ممانعت کرتی ہے۔

۱۲۔ محافظ جنگل کے لئے لازم ہے کہ بیٹ (BEAT) کا چارج سنبھالنے کے کے بعد جلد از جلد علاقے کے لوگوں سے جان پہچان پیدا کرے تاکہ وہ سرکاری امور میں اس کے ممد و معاون ثابت ہوں

۱۳۔ محافظ جنگل کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ باشندگان دیہہ یا علاقہ سے کسی بارے میں نذرانہ یا رسوم وغیرہ وصول کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو برخاستگی گا مستوجب ہوگا۔

۱۴۔ محافظ جنگل سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ صحت کے اصولوں کا پابند ہو صاف ستھری اور سادہ زندگی بسر کرے۔ خوش اخلاقی و دیانت داری کو اپنا شعار بنائے تاکہ باشندگان دیہہ میں ہر دلعزیز ہو۔

عام معلومات

۱۔ محافظ جنگل کے پاس چھوٹے بڑے متصلہ گاؤں۔ آبادیوں۔ نمبرداروں۔ بنیادی جمہوریت کے ممبروں۔ چوکیداروں کے ناموں کی فہرست رہنی چاہئے۔

۲۔ محافظ جنگل اپنی "بیٹ" کے نقشے کو سمجھتا ہو اور مقامی لوگ اس کی "بیٹ" (علاقہ) کے مختلف حصوں کو جن ناموں سے جانتے ہوں۔ نقشے پر ان کے محل وقوع کو بتا سکتا ہو۔

۳۔ وہ درختوں اور جھاڑیوں کو ان کے مقامی ناموں سے جانتا ہو اور پہچانتا ہو اور اگر ممکن ہو تو ان کے نباتاتی نام بھی سیکھ لے۔

Marfat.com

۴ ۔ حد بندی برجیوں (BOUNDARY PILLARS) کے نمبران کے محل وقوع اور ان سے قریبی آبادیوں کو سمجھتا ہو۔

۵ ۔ قریبی ڈاکخانے ۔ تھانہ ۔ ہسپتال ۔ پھاٹک (CATTLE POND) اور ریلوے اسٹیشن کے راستوں اور فاصلوں کو جانتا ہو۔

۶ ۔ محافظ جنگل کو اس سے واقف ہونا چاہئے کہ اس کے علاقہ کے درختوں کے بیج کب پختہ اور قابل فراہمی ہوتے ہیں ان کے پختہ ہونے سے ایک ماہ قبل وہ اپنے رینج افسر کو تحریری طور پر اس سے مطلع کرے گا۔

۷ ۔ محافظ جنگل کو مختلف زرعی اجناس کے بونے اور کاٹے جانے کے موسموں اور فصل کو فراہم کرنے کے اوقات کا علم ہونا چاہیئے تاکہ سرکاری کام کے دوران اسے مزدوروں کی فراہمی میں دقت نہ ہو۔

۸ ۔ شکار کے قوانین اور متعلقہ احکام سے مکمل طور پر باخبر ہو

محافظ جنگل قسمت دریا (دریائی ڈویژن) کے فرائض

۱ ۔ محافظ جنگل دریائی ڈویژن کو قوانین متعلقہ دریا سے کماحقہ واقفیت ہونی ضروری ہے۔

۲ ۔ اسے اپنے پاس مندرجہ ذیل تفصیلات رکھنی چاہئیں۔

(i) کنارہ دریا سے تین میل چھانڈہ کی حدود کے اندر واقع دیہات کے نام

(ii) دریا کنارے سے ہر دو طرف دس دس میل تک عمارتی لکڑی کے تمام رجسٹری شدہ ڈپو ہولڈروں کے نام ۔ نشان موس ۔ میعادِ موس وغیرہ۔

(iii) تمام رجسٹری شدہ فرموں کے نام اور ملکیتی نشان مع میعاد اور چھانڈہ کی حدود میں کام کرنے والوں کی تفصیل ۔

۳ ۔ محافظ جنگل کا فرض ہے کہ وہ روزانہ اپنی بیٹ کے چھانڈہ کی گشت کرے اور جہاں بھی اسے بے نشان ، نشان دار لکڑی نظر آئے اس پر اپنا موس

Marfat.com

چھانٹدہ ثبت کرے اور اسے نزدیک ترین ڈپو میں پہنچائے ایسی لکڑی کی فہرست روزانہ تیار کی جائے اور ہفتہ وار رینج افسر کو ارسال کی جائے ایسی تمام لکڑی بھیجنے کے لئے پرمٹ (اجازت نامہ) ساتھ ہونا لازمی ہے۔

۴۔ دریا کے ہر دو کناروں سے تین تین میل تک یا چھانٹدہ کی حدود کے اندر مہتمم جنگلات کی تحریری اجازت کے بغیر کسی دریائی لکڑی کی چرائی کٹائی یا ڈھلائی وغیرہ نہ ہونے پائے۔ اگر علاقہ میں کہیں بھی کسی مکان پر دریائی لکڑی بغیر پرمٹ استعمال میں آتی پائی گئی تو محافظ جنگل بذات خود اس کا ذمہ دار ہوگا۔ اسی طرح اگر سرکاری طور پر خشکی کے راستے کسی دریائی لکڑی کی ڈھلائی مقصود ہو تو محافظ جنگل کو اس کا چالان جاری کرنا چاہیئے۔ بلا اجازت مہتمم جنگلات کوئی لکڑی کہیں منتقل نہ ہونے پائے۔

۵۔ جو محافظ جنگل رافٹنگ پرمٹ (RAFTING PERMIT) جاری کرنے یا ٹلہ جات کی پڑتال کرنے پر مامور ہو اس کا فرض ہے کہ وہ ٹلہ جات کے نشان اور لٹھوں یا سلیپروں کو باقاعدہ گن کر اور چیک کر کے پرمٹ جاری کرے۔ نیز اس پر اپنی چیکنگ کا نتیجہ تحریر کر کے دستخط کر دے اگر ٹلہ میں کوئی بے قاعدگی یا خلاف قانون چیز پائی جائے تو اس کا فرض ہوگا کہ حسب ضابطہ اس کی رپورٹ کرے۔

۶۔ جو محافظ جنگل سیل ڈپو (SALE DEPOT) پر مامور ہو اس کے لئے لازم ہے کہ لکڑی کی آمد پر اسے فوراً فارم نمبر ۵ (آمد) پر درج کر کے حسب ترتیب جدا جدا لگوا دے۔

۷۔ جہاں تک عمارتی لکڑی کا تعلق ہے دریاؤں اور ان کے کناروں پر محکمہ جنگلات کا قبضہ ہے اور عملہ جنگلات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ محکمۂ جنگلات سے پرمٹ (اجازت) حاصل کئے بغیر لکڑی کو دریا کی راہ کہیں لے جائے یا دریا سے نکالے۔

Marfat.com

۸ ۔ محافظ جنگل کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے رجسٹری شدہ ڈپو ہولڈروں پر نظر رکھے کہ وہ جعلی موس نشان لگا کر لکڑی فروخت تو نہیں کرتے ۔ درصورتیکہ اسے اس کے بارے میں کوئی وجہ شبہ ہو تو اسے چاہیئے کہ فوراً اپنے رینج آفیسر کو تحریری طور پر مطلع کرے ۔

۹ ۔ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دریا کی راہ نقل و حمل کے دوران میں لکڑی کے کسی نشان کو تبدیل کرے یا مٹائے اگر ایسے مشکوک نشان کی لکڑی نظر آئے تو محافظ جنگل کو چاہیئے کہ اسے فوراً نزدیکی ڈپو میں پہنچائے ۔

۱۰ ۔ محافظ جنگل یا "ڈپو گارڈ" کا فرض ہے کہ غروب آفتاب کے بعد طلوع آفتاب تک کے درمیان ڈپو سے کسی لکڑی کی نکاسی نہ ہونے دے ۔

۱۱ ۔ محافظ جنگل متعینہ دریا کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی تیار شدہ مکان کو اس شبہ میں گرا دے یا اس کی تلاشی لے کہ مالک مکان نے دریائی لکڑی چوری کر کے مکان کی تعمیر میں استعمال کی ہے ۔ تا وقتیکہ اسے مجسٹریٹ علاقہ کی تحریری منظوری حاصل نہ ہو ۔ یہاں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ دریا کنارے سے تین میل کے اندر کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مہتمم جنگلات "قسمت دریا کی" تحریری اجازت کے بغیر مکان تعمیر کر سکے اس کا فرض ہے کہ اس مطلب کے لئے ایک رجسٹری درخواست مہتمم جنگلات کو روانہ کرے اگر اندرون میعاد ایک ماہ اس درخواست کی منظوری یا نامنظوری کا اس کو کوئی جواب نہ ملے تو پھر اسے اختیار ہوگا کہ جائز طریق پر مکان تعمیر کر لے ۔

۱۲ ۔ "آب کلانی" (طغیانی (FLOOD) کے فوراً بعد محافظ جنگل کا فرض ہے کہ وہ اپنی حد میں دریا کی جانچ کرے اگر طغیانی کی وجہ سے کچھ زمین کٹ گئی ہو تو اس کی رپورٹ کرے ۔ نیز اگر دریا کا کنارا اونچا ہو جائے جس سے یہ ظاہر ہو کہ دریا زمین کو کاٹ رہا ہے اور اس سے کنارے کے درختوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اسے فوراً اپنے رینج آفیسر کے پاس صورت حال

Marfat.com

کی تحریری رپورٹ کرنا چاہیئے۔

"ریزن گارڈ" (محافظ بیروزہ) کے فرائض

محافظ بیروزہ (RESIN GUARD) کے مندرجۂ ذیل فرائض ہیں۔

۱ ۔ ریزن کشی کے لئے منتخب درختوں کا شمار اور ان پر لگائے جانے والے ٹکوں (BLAZES) کا صحیح شمار کرنا۔

۲ ۔ ریزن کشی کے مختلف کاموں کے لئے مزدور فراہم کرنا۔

۳ ۔ یہ دیکھنا کہ جن جن درختوں کو ریزن کشی کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ان پر اجازت سے زیادہ ٹک اور ڈولیاں نہ لگائی جائیں۔

۴ ۔ اس امر کی نگرانی کرنا کہ ڈولیاں درخت کی جنوبی سمت ہی میں لگائی جائیں۔

۵ ۔ یہ دیکھنا کہ ٹکوں کا درمیانی فاصلہ درست ہے اور ٹک سیدھے لگائے گئے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ٹک درخت کے تنے کے نیچے سے شروع کئے جائیں۔

۶ ۔ یہ بھی خیال رکھنا کہ ٹک قاعدے سے زیادہ گہرا۔ چوڑا اور لمبا نہ لگایا جائے۔

۷ ۔ درخت کو اطراف و جوانب سے چار چار فٹ کے اندر کوڑے کرکٹ اور پتوں وغیرہ سے بالکل صاف رکھا جائے تاکہ آگ لگنے کا خطرہ باقی نہ رہے۔

۸ ۔ ٹک لگانے کے بعد محافظ جنگل کا فرض ہے کہ وہ ٹکوں کا معائنہ کرے اور اسے صرف قلیوں پر نہ چھوڑے ٹک وقتِ مقررہ پہ تازہ کئے جاویں۔

۹ ۔ محافظ جنگل کو قلیوں کے کام کی باقاعدہ نگرانی کرنی چاہیے کیونکہ ہوسکتا

Marfat.com

ہے کہ قلیوں کی غفلت یا کند اوزار استعمال کرنے بیروزہ کی خاطر خواہ
کشید نہ ہو سکے۔

۱۰۔ ریزن کشی کے اوزار تیز رکھنا اور ٹوٹ پھوٹ یا کند اوزاروں کے بدلے ۱۰ فیصد زائد اوزاروں کی گنجائش رکھنا۔

۱۱۔ بیروزہ کی باربرداری کا انتظام کرنا۔

۱۲۔ بیروزہ ڈھلائی کے لئے سڑکوں کو درست رکھنا۔

۱۳۔ ریزن کشی کے دوران میں کسی جنگل کے اندر آگ نہ لے جانے دینا خواہ وہ قلی ہوں یا ٹھیکیدار کے ملازم۔ آگ کے خدشے کے موسم میں ہوشیار رہنا اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا۔ نیز آگ لگنے کی صورت میں فوراً طور پر آگ بجھانے کا بندوبست کرنا۔

۱۴۔ ہدایات بیروزہ کشی یعنی رسالہ جنگلات (LEAFLET) نمبر ۱۳ بابت بیروزہ کا بخوبی مطالعہ کیا جائے اور ہدایات مندرجہ کو پوری طرح سمجھ لیا جائے۔

۱۵۔ بیروزہ کشی کے تمام اوزاروں کو رینج آفیسر سے بروقت حاصل کرکے اپنے پاس جمع رکھنا اور حسب ضرورت قلیوں کو تقسیم کرنا۔

۱۶۔ مٹی کی ڈولیوں کو پہلے سے بنوا کر تیار رکھنا جن کے سائز اور پیٹ یکساں ہوں اور ٹوٹ پھوٹ کے خیال سے ان میں دس فیصد زائد کی گنجائش ہو۔ ناقابل استعمال اور شکستہ ڈولیوں کو درختوں سے ہٹوا کر صحیح و سالم ڈولیاں لگوانا تاکہ بیروزہ ضائع نہ جائے ڈولیوں کی ناپ اور ان کے درست ہونے کا محافظ جنگل خود ذمہ دار ہوگا۔

۱۷۔ ڈولیوں کو ڈھانپے رکھنا تاکہ ان میں پتے اور چھلکے گر کر بیروزہ کو گندہ اور خراب نہ کر دیں۔

۱۸۔ نیا ٹک لگاتے وقت یا پرانے ٹک کو تیز کرتے وقت تیشہ استعمال کرنا

Marfat.com

اور یہ دیکھنا کہ ٹک سائز کے مطابق بنایا گیا ہے۔ ٹک تانہ کرتے وقت وہ گہرائی میں ۱½ انچ اور وتر یعنی چوڑائی میں ۴ انچ سے زائد نہ ہوں۔

۱۹۔ تمام قلیوں کو کام شروع کرنے سے پہلے ضروری ہدایات دینا اور پھر صحیح طریقے پر ان سے پورا کام لینا۔

۲۰ ڈپو میں صفائی رکھنا۔ یہ دیکھنا کہ بیروزہ صاف ستھرا ہو۔ اس میں پتھر یا کوڑا کرکٹ نہ ملا ہو۔ اس کی آمد اور روانگی کا پورا حساب رکھنا اور فارم ۵، ۶ کا مکمل اندراج کرنا۔

۲۱۔ بیروزہ کو چھوٹے کنستروں سے بڑے پیپوں میں پلٹوانا اور ٹانکا لگوا کر ان کے منہ بند کرانا۔ پھر بحفاظت انہیں روزانہ عارضی منڈی میں بھجوانا۔

محافظ جنگل کی یادداشت کے پیمانے

محافظ جنگل کی یادداشت کے لئے مندرجہ ذیل پیمانے دیئے جا رہے ہیں۔

پیمائش زمین

۳ ہاتھ	ایک کرم
۱۰ کرم	ایک جریب

۱۲ انچ	ایک فٹ
۳ فٹ	ایک گز
۲۲۰ گز	ایک فرلانگ
۸ فرلانگ	۱۷۶۰ گز = ایک میل

Marfat.com

رقبہ کے پیمانے

۹ سرساہی (۲۲۵ مربع فٹ) = ایک مرلہ

۲۰ مرلے = ایک کنال

۴ کنال = ۱۶۲۰ مربع گز = ایک بیگھہ

۲ بیگھہ (۸ کنال) = ایک گھماؤں = ایک کلّہ

۲۵ کلّے ۲۵ گھماؤں = ایک مربعہ

۱۴۴ مربع انچ = ایک مربع فٹ

۹ مربع فٹ = ایک مربع گز

۴۸۴ مربع گز = ایک مربع جریب

۶۴۰ ایکڑ = ایک مربع میل

۳۴ مربع گز = ا پول = ایک مرلہ

۴۰ مربع پول = ا رروڈ = (نصف بیگھہ)

۴۸۴۰ مربع گز یا ۱۰ مربع جریب (ایک ایکڑ)

Marfat.com

فارسٹر یا بلاک آفیسر کے فرائض

(فارسٹر)

بلاک آفیسر یا فارسٹر کی ذمہ داریاں محافظ جنگل کی ذمہ داریوں سے چنداں مختلف نہیں ہیں۔ دراصل جو ہدایات محافظ جنگل کے لئے درج کی گئی ہیں۔ وہ تمامتر فارسٹر پر بھی عائد ہوتی ہیں دونوں کے تعاون اور مل کر کام کرنے ہی سے ان فرائض کی خاطر خواہ انجام دہی ہوسکتی ہے اس لئے یہ واضح طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ فارسٹر کی ڈیوٹی ہمیشہ محافظ کے فرائض کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

۱۔ فارسٹر یا بلاک آفیسر کا فرض صرف محافظ جنگلات کے کاموں کی نگرانی ہی کرنا نہیں بلکہ اس نگرانی میں رہبری (GUIDANCE) کا پہلو بھی مدنظر رہنا چاہیئے چونکہ ان کا علم و تجربہ محافظ جنگل کی بہ نسبت زیادہ وسیع و پختہ ہوتا ہے ان کا فرض ہے کہ ان کے ماتحت فارسٹ گارڈ فرائض کو بخوبی سمجھتے ہوں اور انہیں معلوم ہو کہ ان کے سپرد کیا کیا کام ہے۔ کتنا ہو چکا ہے اور کتنا کرنا باقی ہے۔ انہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ان کے ماتحت محافظ جنگل اپنی سرکاری حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پبلک کو ناحق پریشان تو نہیں کرتے۔

۲۔ جنگلات کے تمام بنیادی اور ترقیاتی کاموں کی تکمیل میں فارسٹر یا بلاک آفیسر پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی بہتر محکمانہ تربیت کی بنا پر ماتحت عملہ کو مندرجہ ذیل کاموں کو عملی طور پر کر کے دکھائیں اور کار سرکار اس طرح انجام کو پہنچائیں کہ کم سے کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ کام کرایا گیا ہو

(۱) درخت لگانا (۲) کٹائی درختاں (۳) چھنٹائی درختاں

(۴) ملبہ کو جلانا (۵) ویڈنگ نلائی (۶) نالیوں کی صفائی کھدائی

(۷) مارکنگ (نشان لگانا) (۸) پانی لگانا اور درختوں کو پانی دینا

۳۔ تمام فارسٹر اپنے علاقے میں زیر تکمیل کاموں کا ایک جدول بنائے رکھیں

Marfat.com

جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ پروگرام کے مطابق انہیں کیا کیا امور کب تک سرانجام دینے ہیں۔ تبادلے کے وقت وہ یہ جدول اپنی جگہ نئے آنے والے فارسٹر کے سپرد کریں گے اور اسے زیر تکمیل کاموں کی نوعیت وکیفیت سمجھائیں گے

۴۔ تھننگ مارکنگ (THINNING MARKING) یعنی چھنٹائی کے لئے نشان لگانے کا کام فارسٹر یا بلاک آفیسر کی ذمہ داری ہے اور کسی صورت میں انہیں یہ کام محافظ جنگل پر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے غلط درختوں کے کٹ جانے کا احتمال ہے۔

۵۔ ہر فارسٹر۔ بلاک افیسر کو اپنی ڈائری میں یہ لکھنا چاہیئے کہ اس نے گشت کے دوران کون سے جنگل یا کمپارٹمنٹ (COMPARTMENT) دیکھے۔ کام کی رفتار کیا تھی۔ کتنے قلی کام پر حاضر تھے۔ بلاک آفیسر مسٹر رول پہ معائنہ کی تاریخ کے سامنے اپنے دستخط کرے۔

۶۔ فارسٹر اپنی ہفتہ وار ڈائری میں وصولی معاوضہ کے بارے میں یہ لکھے کہ ہفتہ بھر میں کل کتنا معاوضہ وصول ہوا اس کے بعد کل میزان رقم کرے۔ اسی طرح یہ بھی درج کرے کہ سال رواں کے آغاز سے اب تک کیا کیا نقصان جنگل ہوا۔ اور موجودہ ہفتے میں نقصان جنگل کی کتنی رپورٹیں آئیں۔ کتنی رپورٹوں کا معاوضہ وصول ہوا۔ کتنی کا چالان عدالت میں پیش کیا گیا اور کتنی بقایا رہ ہیں۔ اس طرح مہتم جنگلات / رینج آفیسر کو کام کی رفتار کا اندازہ ہو سکے گا۔

۷۔ ہر فارسٹر یا بلاک آفیسر اپنے دورہ کے دوران جنگل کی حد پر لگی ہوئی پختہ برجیوں (BOUNDARY PILLARS) کو خصوصاً نظر میں رکھے۔ اگر کوئی برجی شکستہ ہو تو فوراً اس کی مرمت کرائی جائے۔ اور اس پر سفیدی کی جائے اگر کوئی برجی اپنی اصلی جگہ سے ہٹی ہوئی معلوم ہو یا دریا میں سیلاب کیوجہ سے دریا برد ہو گئی ہو تو اس کی بابت فوری طور پر رینج آفیسر کو تحریری اطلاع دے کر حکم حاصل کرنا چاہئے۔ عموماً دیکھا گیا

Marfat.com

ہے کہ عملہ کی غفلت کی وجہ سے زمیندار سرکاری زمین کو نجی زمین میں ملا کر کاشت کرنے لگے ہیں اور حد بندی کے موقع پر ایسی ناجائز طور پر دبی ہوئی زمینوں کو زمینداروں سے واپس حاصل کرنے میں کافی وقت پیش آتی ہے بسا اوقات عدالتی کارروائی تک کی نوبت آجاتی ہے ان حالات میں لازم ہے کہ تمام عملہ اپنی برجیوں اور محکمہ جنگلات کی زمین کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھے۔

۸ - ہر فارسٹر یا بلاک آفیسر کے پاس اپنے بلاک کا نقشہ ہونا ضروری ہے جس میں ان کے زیر نگرانی علاقے (BEATS) علیحدہ علیحدہ نمایاں ہوں۔ اس نقشہ میں برجی نمبر بھی دکھائے گئے ہوں۔ اس کے علاوہ ڈیمج رپورٹ بک سپرد نامہ، اقبال نامہ، رسید عوضانہ کی کتاب وغیرہ ہر وقت اس کے پاس موجود رہنی چاہئیں۔ اگر وہ دوران معائنہ کوئی نقصان ہوتا دیکھیں تو اسی وقت رپورٹ چاک کر کے ضروری کارروائی عمل میں لائیں۔ فارسٹر بلاک آفیسر کے پاس شیڈول معاوضہ کی کاپی بھی ہونی چاہیے تاکہ اسے عوضانہ کی وصولی میں دشواری نہ ہو۔

۹ ہر فارسٹر۔ بلاک آفیسر پر لازم ہے کہ وہ ڈیوٹی کے دوران سرکاری وردی پہنے ہو۔ اور جب کبھی اسے افسران بالا کے سامنے پیش ہونا ہو تو اس وقت بھی وہ اپنی وردی میں ملبوس ہو۔

۱۰ - تمام فارسٹروں اور بلاک آفیسروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ کام کو اپنا شعار بنائیں۔ اخراجات کی معمولی معمولی بچتوں ہی سے ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اگر کار سرکار میں غفلت یا بے جا تصرف ان کے علم میں آئے تو وہ فوراً اس کام کو روک کر اپنے رینج آفیسر سے اس بارے میں مفصل تحریری احکام حاصل کریں۔ ایسے بددیانت اہلکار جو ذاتی منفعت کی خاطر سرکاری کام کا نقصان گوارا کریں گے یا سرکاری

Marfat.com

روپیہ خرد برد کرتے پائے جائیں گے انہیں فوری طور پر موقوف کر دیا جائے گا اور قطعاً کوئی رعایت نہ کی جائے گی۔

۱۱ ۔ اکثر ایسی مثالیں ملی ہیں کہ بعض بد دیانت افراد ملکی خزانہ سے ہزاروں روپیہ کار سرکار کے بہانے نکلوا کر خرد برد کرتے رہتے ہیں۔ اور جب ان کے کام کا معائنہ کیا گیا تو وہاں چند روپوں کے کام کے سوا کچھ بھی خرچ نہ پایا گیا۔ ایسے بد دیانت لوگ نہ صرف درختوں کی انزائش اور قومی جنگلات کی توسیع کو روکنے کا باعث ہوتے ہیں بلکہ وہ بالواسطہ طور پر ملک میں لکڑی کا قحط پیدا کرنے کے موجب ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایسے لوگ وطن عزیز کے دشمن اور غدار ہیں۔ اس لئے تمام فارسٹروں اور بلاک آفیسروں کو واضح کیا جاتا ہے کہ وہ دیانت داری سے کام لیں۔ اور اپنے ملک کی مشکلات کا احساس کریں ورنہ محکمہ بد دیانت عملے کو کیف کردار تک پہنچانے میں دریغ نہ کریگا۔

۱۲ ۔ ہر فارسٹر یا بلاک آفیسر کا برتاؤ اپنے ماتحت عملہ اور عوام سے اچھا ہونا چاہیئے۔ لیکن جو لوگ بد دیانت اور جنگل کا نقصان کرنے والے ہوں ان کی کوئی رعایت نہیں کرنی چاہیئے اور ان کو قانون کی گرفت میں لیکر کیفر کردار تک پہنچانا چاہیئے۔

۱۳ ۔ فارسٹر اور بلاک آفیسر کا فرض ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً قریبی دیہات کے نمبرداروں اور بنیادی جمہوریت کے ممبروں کے ذریعہ باشندگان دیہہ کو اکٹھا کر کے جنگلات کے عام فوائد و اہمیت سے انہیں آگاہ کرے نیز یہ امر ان کے ذہن نشین کرائے۔ کہ جنگلات کی ناجائز کٹائی اور نبد رقبوں میں چوری چھپے مویشیوں کی چرائی سے جنگلات کا کتنا نقصان ہوتا ہے۔

۱۴ ۔ پیمائش کی کتاب (MEASUREMENT BOOK) میں ٹھیکہ پر دیئے گئے کام کی تفصیل صرف فارسٹر یا بلاک آفیسر درج کریں گے۔ کام کی تفصیل درج کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ان کا فرض ہو گا کہ نالیوں کی کھدائی وغیرہ ٹھیک

کے کام میں نالیوں ۔ کھالوں کا مقررہ سائز درست رکھا گیا ہے یا نہیں اور یہ نکالی ہوئی مٹی نالیوں کھالوں کے کناروں سے ہٹ کر ڈالی گئی ہے اور اس کے دوبارہ نالیوں میں گرنے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اسی طرح بھل صفائی (SILT CLEARANCE) اور دیگر کاموں کے متعلق بھی انہیں خوب جانچ پڑتال کر لینی چاہیئے۔ اگر ٹھیکیداروں کو بل کی ادائیگی کے بعد کام میں کوئی نقص پایا گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری فارسٹر یا بلاک افسر پہ ہوگی۔ اس لئے تمام فارسٹروں یا بلاک آفیسروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جب تک کام مکمل نہ ہو جائے۔ وہ بل کی ادائیگی نہ ہونے دیں۔

۱۵ - تمام مسٹر رولوں اور بلاک کے گوشواروں کو مقررہ و منظور شدہ نرخ یا اُجرت کے مطابق چیک کر کے کام کا خلاصہ نکالنا اور مسٹر رول کی پشت پر لکھنا نیز تمام خرچ شدہ سامان قلموں، بیج، خشت، چونا، سیمنٹ وغیرہ کا صحیح حساب اپنے رینج آفیسر کو پیش کرنا۔ فارسٹر یا بلاک آفیسر کی ذمہ داری ہے۔

۱۶ - کسی کام کو شروع کرانے سے پہلے رینج آفیسر سے باقاعدہ تحریری منظوری حاصل کرنا۔ اور مینرانیہ میں اس مد کے لئے روپیہ کی منظوری کا فارسٹر کی نوٹ بک میں اندراج ہونا ضروری ہے۔ اور جس مد کے لئے روپیہ منظور نہ ہو اس کام کو ہرگز شروع نہ کیا جائے تاوقتیکہ مہتمم صاحب اس کی منظوری نہ دیں۔

۱۷ - جہاں رہائش کے لئے سرکاری کوارٹر موجود ہوں فارسٹر یا بلاک آفیسر کا ان میں رہائش پذیر ہونا لازم ہے بصورت دیگر وہ ملحقہ گاؤں میں رہائش اختیار کر سکتے ہیں لیکن ان کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی سرکاری حیثیت سے گاؤں والوں کو ناجائز فائدہ نہ پہنچائیں نہ ان سے جنگل میں کوئی رعایت دینے کے بدلے کوئی کام لیں ساتھ ہی وہ ایسے طریقے اختیار نہ

Marfat.com

کریں جن سے گاؤں والوں کو مخالفت یا شرارت کا موقع ملے تمام فارسٹروں اور بلاک آفیسروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ گاؤں کے عوام کیساتھ ایسا رویہ اختیار کریں جس سے محکمے کے وقار کو نقصان نہ پہنچے۔

۱۸ ۔ آبپاشی پر متعین فارسٹر یا بلاک آفیسر کے لئے لازم ہے کہ وہ پانی کا ڈسچارج لینے اور اپنے بلاک کی ضروریات کے لئے پانی کا انڈنٹ (فرد طلب) بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔

۱۹ ۔ سڑکوں پر تعینات فارسٹر سروے (SURVEY) کرنے اور دیگر آلات پیمائش استعمال کرنے سے واقف ہوں۔

۲۰ ۔ دریائی ڈویژن کے بلاک آفیسر۔ فارسٹر کے پاس عام فرموں کے رجسٹر شدہ نشانات مع میعاد تمام فرموں کے لکڑی کی فراہمی اور ڈھلائی کے اجازت ناموں کے نشانات مع میعاد۔ پورے بلاک کا نقشہ اور اس میں چھانڈہ کے ہر دو طرف کے ناموں کی فہرست موجود ہونی ضروری ہے۔

۲۱ ۔ بلاک کا دورہ کرتے وقت بلاک افسر متعلقہ دریا کا فرض ہے کہ وہ چھانڈہ میں پڑی ہوئی تمام لکڑی کو ٹھیکیدار کے ذریعے نزدیک ترین سرکاری ڈپو میں پہنچانے کا بندوبست کرے۔ فارسٹر یا بلاک افسر کا فرض ہے کہ ایسی تمام لکڑی کی تفصیل اپنی یومیہ ڈائری میں نوٹ کرے اور اس کی ایک ہفتہ وار رپورٹ رینج آفیسر کو روانہ کرے۔ نیز ہر ماہ ایسی تمام لکڑی کو فارم نمبر ۵ (آمد) اور ڈائری سے چیک کرے۔

۲۲ ۔ بلاک آفیسر دریا کا فرض ہوگا کہ وہ چھانڈہ کے دیہات میں نئے تعمیر شدہ مکانات میں استعمال کی گئی لکڑی کو اس کی رسیدات خرید سے چیک کرے اور کوئی تفریق پائے تو رینج افسر کو اس کی رپورٹ کرے اگر مالک مکان ناجائز استعمال شدہ لکڑی کا عوضانہ دینے کو تیار ہو تو مقررہ شیڈول کے مطابق اس سے عوضانہ وصول کرے جو مشروط بہ منظوری مہتمم جنگلات

Marfat.com

ہوگا۔ اگر مالک مکان معاوضہ دینے پر تیار نہ ہو۔ تو نمبردار یا کسی معزز آدمی کو درمیان میں لے کر اس کی رپورٹ چاک کرے اور محکمانہ کارروائی عمل میں لائے۔ اگر کسی مرحلے پر یہ ثابت ہوگیا کہ فارسٹر یا بلاک افسر نے ملزم سے زیادہ معاوضانہ وصول کر کے کم رقم کی رسید دی ہے یا بالکل سرے سے رسید ہی نہیں دی اور تمام روپیہ خرد برد کر لیا ہے تو ایسی حالت میں فارسٹر کو اپنی گرہ سے جرمانے کی رقم ادا کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ سرکاری روپیہ خرد برد کرنے کی پاداش میں اسے ملازمت سے بھی برطرف کیا جاسکے گا۔

۲۳ - فارسٹر / بلاک افسر سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی پوری لیاقت اور دیانت داری سے سرکاری کام انجام دیں گے۔

۲۴ - جو کچھ احکام افسران بالا انہیں وقتاً فوقتاً دیں وہ انہیں بطریق احسن انجام دیں گے۔

۲۵ - وہ اپنے اپنے بلاک کے جملہ واقعات کی اطلاع اپنے رینج افسران کو دیں گے۔

۲۶ - جہاں درختوں کی کٹائی یا تھننگ (چھنٹائی) فیلنگ (FELLING) کا کام محکمانہ طریقہ پر یا ٹھیکیدار کے ذریعے کیا جارہا ہو۔ فارسٹر یا بلاک افسر کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ کوئی لکڑی ضائع نہ جانے دے۔ خصوصاً یہ دیکھے کہ چھنٹیاں (BRUSH WOOD) میں کوئی موٹی لکڑی نہ چلی جائے۔ اس بات کا بھی خیال رکھے کہ چٹہ (STACK) کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی قواعد کے مطابق ہو چٹہ کے مکمل ہونے پر فارم نمبر ۵ میں اس کا اندراج کیا جائے اور پھر بذریعہ چالان اس کی ڈھلائی کی جائے کمپارٹمنٹ یا ڈپو سے کوئی لکڑی بغیر چالان باہر نہ جائے پھر یہ بھی دیکھے کہ جو لکڑی مع چالان روانہ کی گئی تھی وہ متعلقہ ڈپو گارڈ یا فارسٹر نے وصول کر لی ہے یا نہیں

Marfat.com

اور چالان پر وصول کنندہ کے دستخط موجود ہیں۔ ڈپو یا جنگل سے لکڑی کی ڈھلائی طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد نہ کی جائے۔

۲۷۔ بیروزہ نکاسی کے فارسٹروں کو خاص طور پر یہ دیکھنا چاہیئے کہ بیروزہ کے ٹین اچھی طرح بند ہیں اور راستے میں ان کے رسنے (LEAKAGE) کا خطرہ تو نہیں بیروزہ صاف ہو یعنی اس میں پتے ٹہنیاں، پتھر وغیرہ نہ ملے ہوں نیز جلو ریزن فیکٹری کو بیروزہ روانہ کرتے وقت پیپوں کا وزن کرنا اور روانگی کا چالان مرتب کرنا بھی اس کے فرائض میں داخل ہے۔

۲۸۔ آگ سے بچاؤ کی تمام تدابیر ملحوظ رکھنا اور ان پر عمل کرانا ان کا خاص فرض ہے۔

رینج آفیسر کے فرائض

۱۔ رینج آفیسر اپنی رینج کے جملہ آمد و خرچ کا ذمہ دار ہے خاص طور پر زرِ نقد کی تقسیم یا ادائیگی اس کی ذاتی ذمہ داری ہے۔ اجرتی عملے کی ادائیگی اور اسٹاف کی تنخواہ جہاں تک ممکن ہو رینج آفیسر خود تقسیم کرے جو عملہ رینج ہیڈ کوارٹر سے دس میل دور ہو اس کی تنخواہ رینج آفیسر بذریعہ منی آرڈر روانہ کرے گا تاکہ ان کے بار بار ہیڈ کوارٹر آنے سے سرکاری کام میں حرج نہ واقع ہو اس امر کا خیال بھی ضروری ہے کہ مزدوروں کی اجرت بغیر کسی تاخیر کے تقسیم کر دی جائے۔ اور سرکاری کام پر اتنے ہی مزدور لگائے جائیں جتنے کہ اس کام کے لئے ضروری ہوں۔

۲۔ ماتحت ملازمین کو سرکاری احکام اور ہدایات دیتے وقت یہ خیال رہے کہ عملہ ان ہدایات کو بخوبی سمجھ کر کام شروع کرے رینج آفیسر کا فرض ہے کہ وہ پیچیدہ مسائل کے بارے میں خاص موقع پر ہدایات دے۔

۳۔ رینج افسر بجٹ کے تقسیم کے وقت اپنی رینج کا ایک "ورک پروگرام" بنائے گا۔ جس میں مختلف کاموں کے اوقات درج ہوں گے کہ کب تک کئے جاتے ہیں

Marfat.com

اور وہ کس کس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اس ورک پروگرام کو وہ ماہ بماہ مکمل رکھے گا اور بصورت تبادلہ یا رخصت جس کسی کو چارج دے اسے کام کی کیفیت سے روشناس کرائے گا کہ عملے میں کس کس کے سپرد کیا کیا کام ہے۔ کتنا ہو چکا ہے اور کس قدر باقی ہے۔ رینج آفیسروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی بہترین استعداد اور ذاتی قابلیت کی حد تک تمام سرکاری کاموں کی انجام دہی کریں گے نیز یہ بھی خیال رکھیں گے کہ قومی روپیہ نہایت کفایت شعاری سے خرچ ہو۔

۴ ۔ رینج آفیسر کو چاہیئے کہ اپنے ماتحت عملہ کو بار بار دفتر رینج میں نہ بلائے سوائے ایسے حالات کے جن میں عملہ کا بلانا ناگزیر ہو۔

۵ ۔ رینج آفیسران کو چاہیئے کہ ماتحت عملہ کو سرکاری خط و کتابت کے لئے صدر دفتر سے سرکاری ڈاک ٹکٹ حاصل کر کے مہیا کریں تاکہ سرکاری مراسلوں میں دیر نہ ہو۔

۶ ۔ ملکی و قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ماتحت عملے اور مزدوروں سے بہتر کام کرنے کی تاکید کریں۔ رینج آفیسر اپنے ماتحت عملے کے کام کو بغیر پیشگی اطلاع دیئے اچانک موقع پر جا کر دیکھے اور ایسی چیکنگ کی تفصیل اپنی ہفتہ وار ڈائری میں تحریر کرے اسی طرح وہ جنگل کا معائنہ بھی پیشگی اطلاع دیئے بغیر کرے۔

۷ ۔ رینج آفیسروں کو چاہیئے کہ وہ ماتحت عملے کے ساتھ رواداری اور خوش خلقی سے پیش آئیں۔ خصوصاً مزدوروں سے اچھا سلوک کریں تاکہ وہ محنت کے ساتھ زیادہ کام سرانجام دیں۔ بددل مزدور کام پر برابر حاضر رہتے ہوئے بھی پورا کام نہیں کرتا۔

۸ ۔ رینج آفیسروں کو اپنی رینج میں محکمانہ ضابطہ، ورکنگ پلین (WORKING PLAN) یا ابتدائی ورکنگ پلین رپورٹ (PRELIMINARY WORKING PLAN REPORT) کے مطابق کام کرنا چاہیئے اور اگر کسی کام کا ورکنگ پلین میں کوئی ذکر نہ ہو

Marfat.com

اور کام کرایا جاتا بھی مقصود ہو تو ایسے کاموں کے لئے مہتمم جنگلات کی تحریری اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ رینج آفیسر کو اس بارے میں از خود کوئی اقدام نہیں کرنا چاہیئے۔ رینج افسران کے لئے لازم ہے کہ بجٹ کے منظور ہوتے ہی ورکنگ پلین کی روشنی میں یا اگر ورکنگ پلین موجود نہ ہو تو مہتمم جنگلات کے احکام کے مطابق تمام سال کا ایک لائحہ عمل تیار کر لیں اور اس کے ساتھ ہی تمام کاموں کے تخمینے بھی ارسال کر دیں جو کہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ دن کے اندر ڈویژنل دفتر میں منظور ہو جانے چاہئیں اس کے بعد کام پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔

۹۔ رینج آفیسروں کو ضابطہ کے اندر رہتے ہوئے اپنی رینج کی سالانہ آمدنی بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے، دورہ کرتے وقت ان کے پاس ڈیمج رپورٹ بک۔ سپرد نامہ۔ اقبال نامہ۔ وصولی معاوضہ کی کتاب اور رسید معاوضہ کی کتاب موجود ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ بر وقت ضرورت ملزمان کی رپورٹ چاک کر کے معاوضہ وصول کر سکیں اور اس کی رسید دے سکیں۔

۱۰۔ ہر رینج آفیسر کے پاس اس کی رینج کا مکمل نقشہ جس میں مختلف بیٹس (BEATS) اور بلاک علیحدہ علیحدہ دکھائے گئے ہوں۔ موجود ہونا چاہیئے۔ اس میں حد جنگل اور برجیاں موجود ہونی چاہئیں۔ اگر دریائی رینج ہو تو نقشے میں دریا کے اِدھر اُدھر چھانڈہ کے دیہات بھی دکھائے گئے ہوں۔ نیز وہ اراضی جہاں کٹاؤ (EROSION) کی بنا پر جنگل بطور ایڈوانس فیلنگ ADVANCE FELLING کے کٹ گیا ہو اور وہ رقبہ جات جہاں نئے جنگل لگائے گئے ہوں دکھائے جاتے چاہئیں۔

۱۱۔ رینج آفیسر کا فرض ہے کہ کسی کام کو شروع کرانے سے پہلے یہ دیکھے کہ سال رواں کے میزانیہ (BUDGET) میں اس کام کے لئے کتنا روپیہ منظور کیا گیا ہے اور وہ مسٹر رول جاری کرتے وقت تسلی بخش طریقے پر اندازہ کرے

Marfat.com

کہ منظور شدہ رقم میں کام مکمل ہو جائے گا۔ تب مسٹر رول پر اپنے دستخط معہ تاریخ ثبت کرے اور اپنی مہر لگائے۔

۱۲ - کسی رینج آفیسر کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کام شروع کر دے بلکہ اسے چاہیئے کہ ورکنگ پلین کے مطابق پنج سالہ پروگرام بنا کر اسے اپنے مہتمم سے سال بہ سال منظور کرالے اور پیشگی منظوری حاصل کرلے تاکہ کام شروع کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

۱۳ - رینج آفیسر کو میزانیہ (بجٹ) کی منظوری میں کمی بیشی کے مطابق اپنے بجٹ کنٹرول فارم مکمل کرنے چاہئیں اور منظور شدہ پروگرام کے مطابق بقایا یا زائد رقم دوسرے اوقات پر طلب کرنی چاہیئے۔ جس مد کے لئے سرے سے روپیہ منظور رہی نہ ہو اس کے تحت کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۴ - رینج آفیسر کو اپنی رینج کے اخراجاتی چیک حاصل کرنے کے لئے ماہ بماہ مد وار (HEADWISE) مطالبہ زر (MEMO FOR FUNDS) بنا کر صدر دفتر کو روانہ کرنا چاہیئے۔ ہر ذیلی مد (SUBHEAD) کے مقابل اس کے لئے منظور شدہ رقم کا اندراج ہونا چاہیئے۔ نیز اس میں سے خرچ شدہ رقم اور بقایا بھی دکھائی جانی چاہیئے تاکہ صدر دفتر میں بہ آسانی اس کی پڑتال کی جا سکے ان تفاصیل کے بغیر کوئی چیک (CHEQE) نہ دیا جائے گا۔

۱۵ - جن افسران کی حدود دریا کے ساتھ ملتی ہیں یا جن کی دریائی رینج بیلہ جات پر مشتمل ہے ان کا فرض ہے کہ وہ دریا کے اتار چڑھاؤ کو بغور مدنظر رکھیں۔ اگر درختوں کے دریا کی زد میں آجانے یا کنارِ دریا کے کٹ جانے کی وجہ سے ان کے گر کر بہہ جانے کا خطرہ ہو تو رینج آفیسر کو چاہیئے کہ وہ فوراً مہتمم جنگلات کو صورت حال سے مطلع کر کے مناسب احکام حاصل کرے۔ اگر ایسے درختوں کی کٹائی کی اجازت مل جائے تو فوراً کام شروع کرا کر لکڑی نکال لی جاوے اور مہتمم صاحب کے حکم کی ایک نقل ورکنگ پلین میں مناسب جگہ پر

Marfat.com

اور دوسری کمپارٹمنٹ ہسٹری فائیل (COMPARTMENT HISTORY FILE) میں لگا دی جائے تاکہ بعد ازاں کنٹرول فارم بناتے وقت دشواری پیش نہ آئے بلکہ ایسے درختوں سے جتنی لکڑی (TIMBER) اور ایندھن (FIRE WOOD) دستیاب ہو وہ بھی ورکنگ پلین اور کمپارٹمنٹ ہسٹری فائیل میں درج کی جائے

۱۶ - کمپارٹمنٹ ہسٹری فائیل ایک نہایت کارآمد دستاویز ہے ہر معائنہ کرنے والے افسر کے لئے یہ ایک راہنما کا کام دیتی ہے لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کمپارٹمنٹ ہسٹری فائیل کو مکمل رکھنے میں دلچسپی نہیں لی جاتی اور اس کام کو نااہل عملہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اسے ایک طرح کی بیگار سمجھ کر خانہ پُری کرتے ہیں اس طرح اس کے رکھنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ہر کمپارٹمنٹ کی ہسٹری فائیل میں ایک سفید کاغذ لگا دینا چاہیئے ماہانہ ریخ اکاؤنٹ بنانے کے بعد ہر کمپارٹمنٹ کا آمد و خرچ اور دوسرے متفرق اخراجات کا خلاصہ معہ متعلقہ دوچیہ نمبر اس کاغذ پر درج کئے جائیں اس طرح بارہ ماہ کے آمد و خرچ کی میزان مطبوعہ فارم میں درج کی جائے

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کمپارٹمنٹ ہسٹری فائیل میں جملہ آمد و خرچ لکھ دیا جاتا ہے۔ معائنہ کنندہ افسر کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں سال میں فلاں فلاں کام پر اتنا روپیہ خرچ ہوا لیکن جنگل پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اتنا روپیہ خرچ نہیں کیا گیا۔ ہسٹری فائیل میں تفصیلی اندراج نامکمل یا بالکل موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ ثابت کرنا مشکل ہو گا کہ کن حالات و اسباب کی بنا پر فصل کامیاب نہ ہو سکی آیا سیلاب کی تباہ کاری۔ وقت پر پانی نہ ملنے یا کم ملنے یا چوہوں یا "سیہہ" (PORCUPINE) کے جڑیں کھا جانے یا موسم کے ناموافق ہونے کے باعث ایسا ہوا ہے۔ اگر یہ حالات ہسٹری فائیل میں بر وقت لکھ دیئے جائیں تو معائنہ کنندہ افسر بر وقت معائنہ آئندہ

Marfat.com

کے لئے ہدایات دے سکتا ہے اس لئے یہ اشد ضروری ہے کہ ہسٹری فائل میں ایسے تمام واقعات تفصیل سے تحریر کئے جائیں۔

۱۷۔ لازم ہے کہ رینج اکاؤنٹ بابت آمد و خرچ معہ جملہ مکمل فارم صدر دفتر کو مقررہ تاریخ پر بھیجے جائیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکاؤنٹ بھیجتے وقت رینج آفیسر ووچر یا فارم مکمل نہیں بھیجتے۔ جس سے صدر دفتر کو اکاؤنٹ بنانے میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے۔ اور ہر دو دفاتر میں مزید خط و کتابت کا باعث ہوتا ہے اس لئے رینج افسروں کو چاہیئے کہ وہ مکمل اکاؤنٹ روانہ کیا کریں۔

۱۸۔ جن کاموں کے لئے مہتمم جنگلات نے باقاعدہ تخمینہ منظور کرتے ہوئے منظوری دی ہو تو لازم ہے کہ متعلقہ خرچ کے ووچر میں اس منظوری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے تاکہ اکاؤنٹنٹ اسے دیکھ سکے۔

۱۹۔ رینج آفیسر کا فرض ہے کہ مسٹر رولوں (MUSTER ROLLS) یعنی خرچہ مزدوراں یا بلوں پر ثبت شدہ انگوٹھوں کے نشانات کی تصدیق کرنے کے بعد کاغذات کو برائے منظوری روانہ کرے۔ رینج آفیسر کے تصدیقی سرٹیفکیٹ کے بغیر مسٹر رول یا بل قابل قبول نہ ہوں گے۔

۲۰۔ حسابات کے ساتھ بھیجے گئے بل۔ مسٹر رول اور دیگر ووچر مہتمم جنگلات سے پیشتر منظور کرا کر چارج کرنے چاہئیں۔ سوائے ان کے جن کے لئے مہتمم صاحب نے رینج آفیسر کو ایک خاص حد کے اندر منظوری نہ لینے کی تحریری اجازت دے رکھی ہو۔ بصورت دیگر نامنظور شدہ ووچر حساب سے خارج کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۔ رینج آفیسر کو اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی و دیانت داری سے انجام دینے چاہئیں۔ وہ اپنے ماتحت عملے میں تنظیم رکھے عوام سے خوشگوار برتاؤ کرے۔ ماتحت عملہ یا پبلک کو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر تنگ نہ کرے اور ان سے بیگار نہ لے ساتھ ہی بد دیانت ملازمین اور جنگل کا

Marfat.com

نقصان کرنے والے عادی مجرموں سے کوئی رعایت بھی نہ کرے۔

۲۲۔ رینج افسران کو افسران بالا کے دورہ۔ عدالت میں حاضری یا سرکاری کام کے معائنہ کے وقت اپنی وردی میں ملبوس ہونا چاہیئے۔

۲۳۔ رینج افسروں کو چاہیئے کہ وہ سالانہ رپورٹ (ANNUAL ADMINISTRATION REPORT) کا مواد ماہ بہ ماہ تیار کیا کریں تاکہ سال کے اختتام پر وہ صحیح سالانہ رپورٹ مرتب کر کے مقررّہ تاریخ پر صدر دفتر کو روانہ کر سکیں۔

۲۴۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ رینج افسر صدر دفتر سے مطلوبہ رپورٹ کا مواد خود فراہم کرنے کی بجائے ماتحت عملہ سے طلب کرتے ہیں حالانکہ جملہ ریکارڈ دفتر رینج میں موجود ہوتا ہے۔ رینج افسروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دفاتر سے معلومات فراہم کرتے ہوئے سرکاری مراسلوں کا جواب جلد از جلد دینے کی کوشش کریں بعض رینج افسر ماتحت عملہ کا فراہم کردہ نامکمل جواب بعینہٖ اسی طرح صدر دفتر کو روانہ کر دیتے ہیں۔ جس سے مکرّر خط و کتابت کی ضرورت پیش آتی ہے اور غیر ضروری خرچ بھی بڑھتا ہے۔ رینج افسروں کو بذات خود مراسلوں کا شافی جواب دینا چاہیئے۔

۲۵۔ ہر رینج افسر کو ہفتہ وار ڈائری اپنے مہتمم کو بھیجنی چاہیئے جس میں تمام کی وصولی عوضانہ سال رواں۔ ڈیمج رپورٹ عدالت میں روانہ کیئے گئے چالان اور خاص کوائف جنگل جن کا کہ دوران ہفتہ معائنہ کیا گیا ہو لکھنے چاہئیں تاکہ مہتمم جنگلات کو تمام کوائف اور جنگلات کے کام کی رفتار کا علم ہو سکے۔ یہ ڈائری ہفتہ کے اختتام پر صدر دفتر میں پہنچائی جائے۔

۲۶۔ یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ رینج افسر جب اپنی رینج میں دورہ پر جائے تو فارسٹر یا بلاک افسر کی وصولی عوضانہ کی رسید بک۔ محافظ جنگل اور فارسٹر کی ڈیمج رپورٹ بک کا معائنہ کرے۔ معاوضے کی رسید بک کے مثنے رسیدت (COUNTER FOILS) کو بھی خصوصاً دیکھے۔ ایسی

رسید بک یا معاوضہ کی درخواست کی کتاب ختم ہونے کے بعد دفتر رینج میں جمع کرائی جائیں اور ان کا اندراج رجسٹر میں کر کے اس طرح رکھی جائیں کہ جب کبھی مہتمم صاحب ان کا معائنہ کرنا چاہیں تو بہ آسانی ملاحظہ کر سکیں، رینج افسر کے پاس اس امر کا پورا ریکارڈ ہونا چاہیئے کہ کس فارسٹر کو کون کون سی کتاب کس کس تاریخ کو جاری ہوئیں۔ اور وہ کب دفتر رینج میں واپس جمع ہوئیں اور آیا کہ تمام وصول شدہ معاوضہ داخل خزانہ ہو چکا ہے یا نہیں کتابوں کے مثنےجات (COUNTERFOILS) سنبھال کر رکھنے چاہئیں۔

۲۷۔ فراہمی تخم کے سلسلے میں لازم ہے کہ رینج افسر اتنا ہی بیج اکٹھا کرے جتنا خود اسے درکار ہو یا دوسرے ڈویژنوں نے ان سے فراہمی کرنے کو کہا ہو یہ اس لئے ضروری ہے کہ اکثر رینج افسر صرف بجٹ میں حاصل کئے گئے روپیہ کو صرف کرنے کے لئے اندھا دھند بیج فراہم کرا لیتے ہیں جو سپلائی کی ضرورت سے بہت زیادہ ہوتا ہے اور نتیجتہً بیج رہتا ہے اور آئندہ سالوں میں بیکار ہو جاتا ہے۔ اس سے کافی نقصان ہوتا ہے اس لئے رینج افسروں کو چاہیئے کہ وہ ضرورت سے زیادہ بیج فراہم نہ کریں۔

عملۂ جنگلات کی سہولت کے لئے مختلف کاموں کا سالانہ کیلنڈر

ہر ماہ کے مقابل اسی مہینے میں کئے جاتے والے کاموں کی تفصیل درج کی گئی ہے۔

جنوری۔ مین فیلنگ (MAIN FELLING) یعنی آخری کٹائی مکمل ہو جاتی چاہیئے نالیوں کی کھدائی صفائی شروع کر دی جائے۔ شجرکاری کے لئے نئے رقبوں میں گڑھے کھودے جائیں۔ فالتو ملبے (DEBRIS) کو اکٹھا کر کے جلا دیا جائے۔ فصل درختاں سے کانا اور غیر مفید جھاڑیوں کو خارج کیا جائے۔ تھننگ مارکنگ شروع کی جائے۔ گرطھوں میں شجرکاری

فراہمی تخم کے سلسلے میں سرس (SIRIS) املتاس وغیرہ کا بیج
حاصل کیا جائے۔ بھل صفائی (SILT CLEARANCE) کی جائے

فروری۔ نالیوں کی کھدائی و صفائی۔ شجرکاری بذریعہ دستی آبپاشی
(PLANTING WITH HAND WATERINE) گڑھوں میں کی
کی گئی شجرکاری کی دستی آبپاشی۔ نرسری گملوں میں بجائی۔ تھننگ
مارکنگ۔ فراہمی تخم شیشم۔

مارچ۔ تھننگ مارکنگ، نالیوں کی کھدائی و صفائی۔ بجائی کے لئے
زمین کو تیار کرنا۔ "تھننگ" سے حاصل شدہ لکڑی کی نیلامی
فراہمی تخم شیشم۔ بھل صفائی وغیرہ۔

اپریل۔ بجائی نرسری (REGENERATION) رقبوں میں شجرکاری
نہری پانی سے آبپاشی۔ پرانے رقبہ جات میں ناکام پودوں
کی جگہ نئے پودے لگانا۔ توت کی زیریں درختکاری
(UNDER PLANTING) تھننگ (THINNIG) کی کٹائی

مئی۔ سال رواں کے رقبہ شجرکاری نا ناکام پودوں کی جگہ نئے
پودے لگانا۔ سال رواں کے ناکام رقبوں اور نرسری میں
دوبارہ بجائی کرنا۔ نرسری میں پہلی نلائی (WEEDING) گھاس
کٹائی کے ٹھیکوں کی نیلامی۔ فراہمی تخم سنبل۔ کاسٹر (CASTER)
توت، تون، سفیدہ،

جون۔ سال رواں کی شجرکاری میں ناکام پودوں کی جگہ نئے پودے
لگانا (REGENERATION) رقبوں میں پہلی نلائی (ویڈنگ،
مین فیلنگ (آخری کٹائی) کے رقبوں میں درختوں کی نیلامی کے
لئے مارکنگ فہرست تیار کرنا گھاس کی کٹائی کے ٹھیکوں کا نیلام
فراہمی تخم کیکر، سنبل، جنڈ، سوہانجنا، کاسٹر (CASTOR) وغیرہ۔

Marfat.com

جولائی ۔ نوک صفائی۔ نرسری میں دوسری نلائی۔ REGENERATION (WEEDING)
رقبوں میں دوسری نلائی (ویڈنگ)، میں فیلنگ کے رقبوں میں نیلام کیئے
جانے والے درختوں کی فہرست بنانا۔ فراہمی تخم آم، جامن۔ نیم سوہانجنا
وغیرہ۔

اگست ۔ نوک صفائی۔ REGENERATION رقبوں میں ناکام پودوں کی جگہ
نئے پودے لگانا۔ نرسری میں تیسری نلائی (WEEDING) فراہمی تخم آم
جامن نیم وغیرہ۔

ستمبر ۔ مین فیلنگ شروع۔ کانا کا اخراج۔

اکتوبر۔ کانا کی مکمل صفائی۔ نہری پانی سے سیرابی اور دستی آبپاشی بند۔ "تھننگ فیلنگ"
مکمل۔ آئندہ سال کے شجرکاری کرنے والے رقبوں کے لیئے پانی کے
موگہ کی منظوری حاصل کرنا۔ نئی سڑکوں بندوں (BUNDS) کا بنانا اور
ان کی مرمت کرنا فراہمی تخم سفیدہ۔

نومبر۔ سڑک پل یا عمارات وغیرہ بنانا اور ان کی مرمت کرنا۔ بھل صفائی
وغیرہ۔ فراہمی تخم دھریک۔

دسمبر۔ ملبہ صفائی و جلائی (DEBRIS COLLECTION AND BURNING)
نئے رقبوں کا سروے پیمائش (SURVEY) گڑھوں کی کھدائی۔ نالیوں کی کھدائی
پرانی نالیوں کی صفائی۔ نئی عمارات۔ پل، برجیوں کا بنانا۔
مرمت۔ فراہمی تخم بکائن (BAKAIN) دھریک

شجرکاری کا موسم

نہری رقبوں میں درخت لگانے کا بہترین موسم (خواہ پودے لگائے جائیں یا قلمیں) آخر فروری اور مارچ کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہے اگر اس موسم میں پانی دستیاب نہ ہو تو ماہ دو ماہ کا توقف کر کے بارش شروع ہونے سے ذرا قبل کام شروع کیا جائے

Marfat.com

ں صورت میں یہ واضح رہے کہ اکتوبر میں پودوں کی بڑھت بند ہو جاتی ہے اسلئے یہ ضروری ہے کہ نئے پودوں کو جلد از جلد جڑ پکڑنے کا موقع مل سکے ورنہ وہ پانی کی کمی یا گرم موسم کے باعث مر جائیں گے درخت لگانے کا کام تیزی سے مکمل کر لیا جائے بھی یہ کام کافی مزدور لگا کر برسات شروع ہونے سے دو ہفتہ قبل ہی ختم کر لینا چاہیئے اگست میں تاخیر سے لگائے ہوئے پودوں کی کامیابی کا امکان کم ہوتا ہے کیونکہ ا یں بڑھنے کے لئے کافی وقت نہیں ملتا۔

قبہ فی ایکڑ کی شجرکاری میں پودوں کی مطلوبہ تعداد

(۱) تخمی پودے SEEDLINGS

مربع پلانٹنگ = ۴۳۵۶۰ ÷ (پودوں کا درمیانی فاصلہ مربع فٹوں میں)

مستطیل نما پلانٹنگ = ۴۳۵۶۰ ÷ (اندرون قطار فاصلہ فٹوں میں × قطار در قطار فاصلہ فٹوں میں)

مثلث نما پلانٹنگ = ۴۳۵۶۰ × ۱.۵۵ ÷ (مثلث کا ایک بازو مربع فٹ میں)

ایک ایکڑ = ۴۸۴۰ مربع گز = ۴۳۵۶۰ مربع فٹ

۵ چین × ۲ چین

۷۰ گز × ۷۰ گز تقریباً

Marfat.com

فاصلہ فٹوں میں	تعداد فی ایکڑ	فاصلہ فٹوں میں	تعداد فی ایکڑ
۱ × ۱	۴۳۵۶۰	۳ × ۳	۴۸۴۰
۱ × ۲	۲۱۷۸۰	۳ × ۴	۳۶۳۰
۱ × ۳	۱۴۵۲۰	۳ × ۵	۲۹۰۴
۱ × ۴	۱۰۸۹۰	۳ × ۶	۲۴۲۰
۱ × ۵	۸۷۱۲	۳ × ۷	۲۰۷۴
۱ × ۶	۷۲۶۰	۳ × ۸	۱۸۱۵
۱ × ۷	۶۲۲۳	۳ × ۹	۱۶۱۳
۱ × ۸	۵۴۴۵	۳ × ۱۰	۱۴۵۲
۱ × ۹	۴۸۴۰	۳ × ۱۲	۱۲۱۰
۱ × ۱۰	۴۳۵۶	۳ × ۵	۹۶۸
۲ × ۲	۱۰۸۹۰	۴ × ۴	۲۷۲۲
۲ × ۳	۷۲۶۰	۴ × ۵	۲۱۷۸
۲ × ۴	۵۴۴۵	۴ × ۶	۱۸۱۵
۲ × ۵	۴۳۵۶	۴ × ۸	۱۳۶۱
۲ × ۶	۳۶۳۰	۴ × ۱۰	۱۰۸۹
۲ × ۷	۳۱۱۱	۴ × ۱۲	۹۰۷
۲ × ۸	۲۷۲۲	۷ × ۷	۸۸۹
۲ × ۹	۲۴۲۰	۷ × ۸	۷۷۸
۲ × ۱۰	۲۱۷۸	۷ × ۱۰	۶۲۲
۲ × ۱۲	۱۸۱۵	۷ ۱۲	۵۱۹

Marfat.com

فاصلہ فٹوں میں	تعداد فی ایکڑ	فاصلہ فٹوں میں	تعداد فی ایکڑ
۸ × ۸	۶۸۰	۶ × ۶	۱۲۱۰
۸ × ۹	۶۰۵	۶ × ۸	۹۰۷
۸ × ۱۰	۵۴۴	۶ × ۹	۸۰۶
		۶ × ۱۰	۷۲۶
۹ × ۹	۵۳۸	۶ × ۱۲	۶۰۵
۹ × ۱۰	۴۸۴	۶ × ۱۸	۴۰۳
۹ × ۱۲	۴۰۳		
۱۰ × ۱۰	۴۳۶	۱۱ × ۱۱	۳۶۰
۱۰ × ۱۲	۳۶۳	۱۱ × ۱۲	۳۳۰
۱۰ × ۱۵	۲۹۰		
۱۰ × ۲۰	۲۸۱	۱۲ × ۱۲	۳۰۲
		۱۲ × ۱۵	۲۴۲
۵ × ۵	۱۷۴۲		
۵ × ۶	۱۴۵۲	۱۴ × ۱۴	۲۲۲
۵ × ۷	۱۲۴۵	۱۵ × ۱۵	۱۹۳
۵ × ۸	۱۰۸۹	۲۰ × ۲۰	۱۰۹
۵ × ۱۰	۸۷۱	۳۰ × ۳۰	۴۸
۵ × ۱۲	۷۲۶		

Marfat.com

Marfat.com

حصّہ سوم

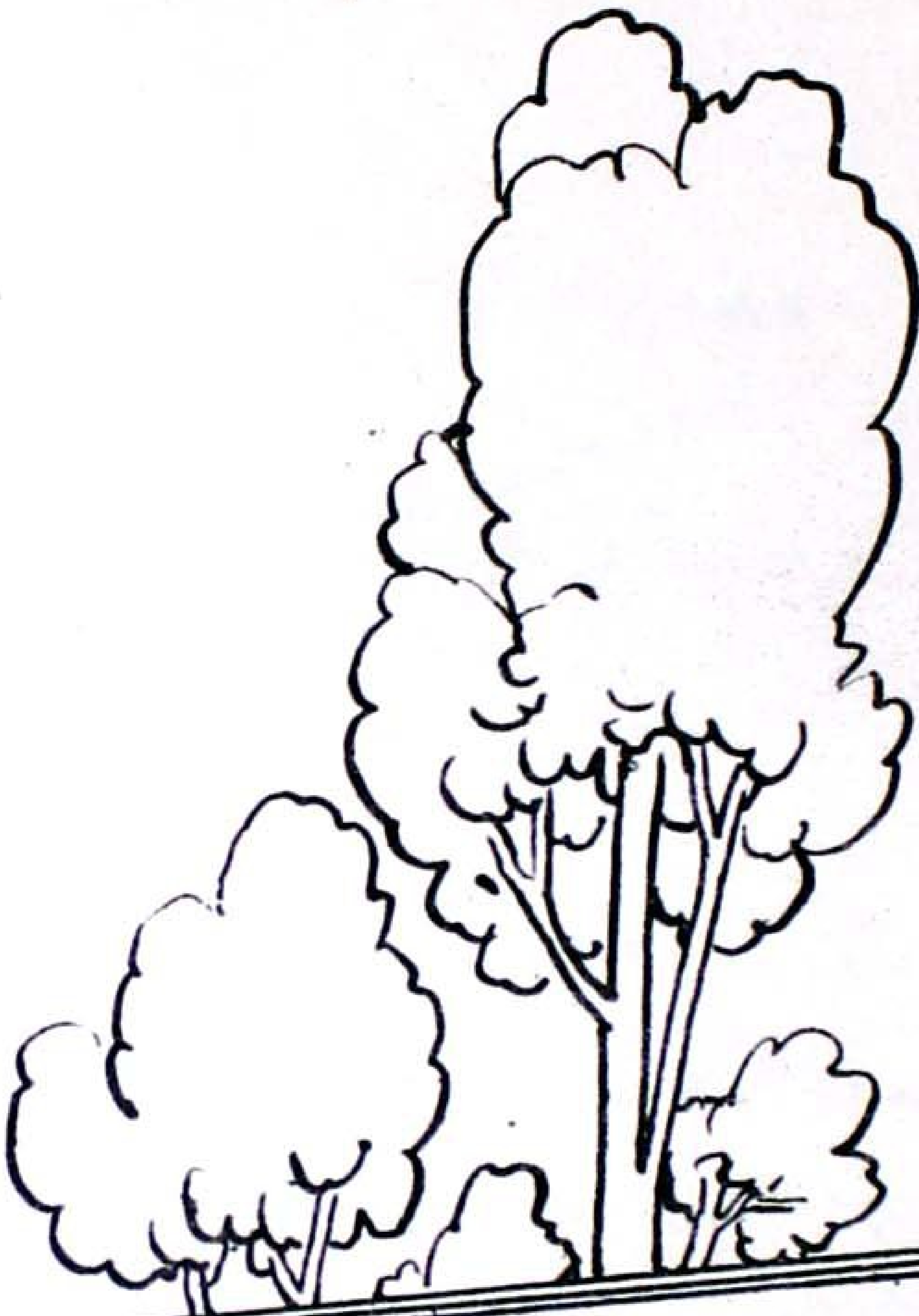

جنگلات سے متعلّقہ قواعد

Marfat.com

Marfat.com

تمہید

بنیادی جمہوریتوں کے قیام کے ساتھ توقع کی جا سکتی ہے کہ محکمۂ جنگلات کو عوام میں یلیٹ جنگلات کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے میں آسانی ہو گی اور لوگ حکّام جنگلات کے دائرۂ اختیار - انعامِ جنگلات حاصل کرنے کے طریقے۔ شکار کے قواعد۔ مچھلی مارنے کے قواعد اور دریا کے راستے نقل و حمل وغیرہ کے قوانین کو جان سکیں گے۔ اس معنٰی سے بنیادی جمہوریتیں جرائمِ جنگل کی روک تھام میں ایک کامیاب آلۂ کار ثابت ہوں گی اور دولتِ جنگلات کے تحفظ میں اُن سے بہت مدد ملے گی۔

دنیا کے ہر ملک میں محکمۂ جنگلات کا قیام اس لئے عمل میں آیا ہے کہ درختوں اور مختلف اقسام کے گھاس پودوں کی حفاظت کی جائے جو کہ ایک قومی دولت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کے ذریعے زمین کی سطحی زرخیز مٹی ضائع جانے سے محفوظ رہتی ہے۔ درخت، گھاس اور جھاڑیوں کی اہمیت کسی حد تک عوام پر روشن ہے اور وہ کچھ نہ کچھ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ

Marfat.com

باتات کا وجود سطحی مٹی کی حفاظت کرتا ہے۔ تاہم جنگلات کے فوائد کا خاطرخواہ احساس پیدا کرنے کے لئے عوام میں علم جنگلات کی تعلیم کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ لوگ کسی حد تک حکومت سے تعاون کرتے ہیں لیکن ہنوز مویشیوں کی ناجائز چرائی اور درختوں کو چوری چھپے کاٹ لے جانے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں جن سے جنگل کا نقصان ہوتا ہے۔ حکومت اگرچہ عوام میں اہمیتِ جنگلات کی تعلیم پھیلانے کی پوری کوشش کرتی ہے اور لوگوں کی جائز ضروریات کے مطابق انہیں لکڑی یا گھاس فراہم کرنے کی سہولت بہم پہنچاتی ہے لیکن ساتھ ہی حکومت مجبور ہے کہ درختوں کی ناجائز کٹائی یا ناجائز طور پر مویشیوں کی چرائی کے نقصان دہ رجحان کو روکنے کے لئے عملی اقدام کرے اس لئے حکومت نے افسرانِ جنگلات کو تادیبی اختیارات دیئے ہیں جو چیف کنسرویٹر (ناظم اعلیٰ جنگلات) کنسرویٹر (ناظم جنگلات) ڈی۔ ایف۔ او (مہتمم جنگلات) فورسیٹ رینجر (امین جنگلات) فورسیٹ گارڈ (محافظِ جنگلات) کے درمیان حسبِ مراتب تقسیم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے اپنے فرائض و اختیارات ہیں تاکہ جنگلات کے اس قیمتی قومی سرمائے کی حفاظت کی جا سکے۔ ایکٹ جنگلات ۱۹۲۷ء افسرانِ جنگلات کے انہی اختیارات پر مشتمل ہے۔ اس قانون کی رو سے "جرم جنگل" کا مطلب ایک ایسے جرم سے ہے جو اس قانون یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی رو سے قابلِ سزا ہو۔ افسرانِ جنگلات کے اختیارات منسلکہ ضمیمہ میں درج کئے گئے ہیں ان اختیارات کا مطالعہ عوام کے لئے مفید ہوگا تاکہ وہ یہ جان سکیں کہ جنگلات سے متعلق کسی مدد یا رہبری کے بارے میں انہیں کس کے پاس جانا ہوگا۔ نیز یہ کہ کسی "جرم جنگل" کے ارتکاب کی صورت میں افسرانِ جنگلات ان کے خلاف کیا اقدامات کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

اختیاراتِ افسرانِ جنگلات

تمام حُکّام و عملۂ جنگلات کو اختیار حاصل ہے کہ وہ حسبِ مراتب قانونِ جنگل و ضابطۂ جنگلات کے مطابق جرائمِ جنگل کی روک تھام کے لئے قانونی کارروائی کر سکتے ہیں۔ یعنی :-

۱ - اس امر کا تعین کرنا کہ سال کے کس حصّے میں جنگلات کے قریب آگ روشن کرنا خطرناک و ممنوع ہے۔

۲ - دریا بُرد لکڑی کو ذخیرہ کرنے کے سرکاری گودام مقرر کرنا۔

۳ - مسروقہ لکڑی کو پکڑنا یا چھوڑنا۔

۴ - پیداوارِ جنگل کو رکھنا یا برائے فروخت نیلام کرنا۔

۵ - دریا بُرد لکڑی کے دعویداروں کا فیصلہ کرنا۔

۶ - سرکاری نقصان کا معاوضہ لینا۔

۷ - جنگلات میں بعض خاص امور کی اجازت دینا۔

۸ - مشکوک صورتوں میں تلاشی لینا وغیرہ۔

ادائیگی انعامات

جرائمِ جنگل کے کھوج میں مدد کرنے والے عام لوگ محکمہ جنگلات کی جانب سے انعام حاصل کرنے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اگر مددکنندہ محکمہ مال کا کوئی سرکاری اہلکار ہو تو اُسکا عہدہ تحصیلدار کے درجے سے کم ہونا چاہیئے یا پولیس کے عملے سے ہو تو انسپکٹر پولیس سے اُونچا عہدہ نہ ہو اور خود محکمہ جنگلات میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر تک کا کوئی فرد یا افراد انعام پانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

۲ - انعام دینے اور انعام کی رقم کے تعین کا اختیار اس عدالت کو ہوگا جو مجرم کو سزا دیگی اور اس کے لئے یہ شرط ہو گی کہ انعام کی رقم مالِ جنگل کی تخمینی قیمت اور رقم جرمانہ (اگر کوئی جرمانہ کیا گیا ہو) سے بڑھنے نہ پائے۔

۳ - تاہم اگر مالِ جنگل کی قیمت یا رقم جرمانہ فوراً قابلِ وصول نہ ہوں تو مجسٹریٹ متعلقہ کو

Marfat.com

۱۰۰ روپے تک انعام فوری طور پر دینے کا اختیار حاصل ہے۔

۴۔ اگر محکمۂ جنگلات کے کسی افسر نے کسی معاملے میں نقصان جنگل کا معاوضہ قبول کر لیا ہو تو ایسی حالت میں مدد کنندہ کو کنسرویٹر جنگلات انعام دے سکتا ہے۔

سرکاری جنگلوں میں شکار کھیلنے اور مچھلی پکڑنے کے قواعد

۱۔ حسب ذیل طریقوں سے شکار کھیلنے کی ممانعت ہے:۔
جانوروں کو پکڑنے کے لئے پھندا لگانا یا گڑھا کھودنا اور جال بچھانا۔ یا مچھلی مارنے کے لئے پانی میں دھماکہ کرنا یا پانی کو زہریلا بنانا۔

۲۔ کنسرویٹر محکمۂ جنگلات کو اختیار ہے کہ وہ جنگل کی ترقی یا حفاظت کی خاطر کسی ٹکڑے میں جتنی مدت کے لئے وہ چاہے شکار کھیلنے یا مچھلی پکڑنے کی ممانعت کر سکتا ہے۔

۳۔ ڈپٹی کمشنر ضلع یا ڈی۔ ایف۔ او محکمۂ جنگلات کی خصوصی اجازت کے بغیر اڑیال کو شکار کرنا۔ مارنا یا پکڑنا سخت ممنوع ہے۔

۴۔ ڈی۔ ایف۔ او متعلقہ کی تحریری اجازت کے بغیر کسی پرندے کے انڈے۔ بچے یا گھونسلے نکالنے کی ممانعت ہے۔

۵۔ فیس ادا کرنے پر کسی ڈی۔ ایف۔ او سے اُس کے علاقے میں پرندہ کے شکار کا لائسنس حاصل کیا جا سکتا ہے جو ۱۵ ستمبر سے ۱۵ مارچ تک کے لئے ہو گا۔ لیکن اس کے ذریعے جنگل کے ان ٹکڑوں میں شکار نہیں کھیلا جا سکے گا جو کنسرویٹر جنگلات کے حکم سے شکار کے لئے بطور خاص بند کر دیئے گئے ہوں۔

۶۔ جس شخص کے پاس اٹک۔ جہلم۔ شاہ پور۔ میانوالی اور راولپنڈی کے ضلعوں میں اُڑیال کے شکار کا لائسنس موجود ہو۔ وہ اس کے ذریعے پرندوں کے شکار کا بھی حق رکھتا ہے۔ لیکن اسے پرندوں کے شکار کی موسمی پابندی لازم ہو گی۔

۷۔ قواعد ہذا کی رو سے لائسنس دار کو شکار میں پرندوں اور خرگوش کو جھاڑیوں سے اٹھانے کے لئے کتوں کے استعمال کی اجازت ہے۔

Marfat.com

۸ ۔ لائسنس برائے معائنہ کسی وقت بھی طلب کیا جا سکتا ہے ۔ اگر دورانِ شکار لائسنسدار یا اس کا کوئی ہمراہی ایکٹ جنگل مجریہ ۱۹۲۷ء کی کسی شق کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کا لائسنس منسوخ کیا جا سکے گا۔

۹ ۔ اگر کسی جنگل میں آگ لگی ہو یا وہاں کام ہو رہا ہو تو ایسی حالت میں وہاں شکار کے اجازت نامے عارضی طور پر غیر مؤثر متصور ہوں گے ۔

۱۰ ۔ حسبِ قواعد ہذا دوبارہ فیس ادا کرنے پر لائسنس شکار کی تجدید ہو سکے گی ۔ ان لائسنسوں پر ڈپٹی کمشنر ضلع یا گیم وارڈن محکمۂ شکار کے دستخط ہوں گے ۔

۱۱ ۔ لائسنس شکار میں اس کے حامل کا پاسپورٹ سائز کا مصدقہ فوٹو چسپاں ہو گا اور شکاری کے لئے لازم ہو گا کہ شکار کے وقت یہ لائسنس اس کے پاس موجود ہو۔

۱۲ ۔ مندرجہ ذیل اشخاص کو لائسنس دیکھنے یا شکایات درج کرنے کا اختیار ہو گا :۔

(ا) محکمۂ مال یا فوج کے جملہ برسرِ ملازمت گزیٹڈ افسران ۔

(ب) جملہ مجسٹریٹ صاحبان ۔

(ج) سب انسپکٹر اور اس سے بالا تمام افسرانِ پولیس ۔

(د) رینج افسر اور اس سے بالا تمام افسرانِ جنگلات ۔

(ر) صوبائی یا ضلعی حفاظتِ جانوروں کے عملے کے کوئی ارکان ۔

(س) محکمۂ شکار کا عملہ ۔

باز اور کتوں سے شکار کھیلنے کی فیس حسبِ شرح ذیل ہو گی :۔

۱ ۔	باز اور چیرا	۴۰ روپے فی پرند
	باشا	۳۰ ″ ″ ″
	شکرا	۲۰ ″ ″ ″
	نلونز	۲۰ ″ ″ ″

۲ ۔ کتا ساتھ رکھنے یا اس سے شکار کھیلنے کی فیس :۔

Marfat.com

کتوں کی تعداد	فیس فی ضلع	قاعدہ نمبر ۲ میں مذکورہ سب اضلاع کیلئے مجموعی فیس
فی کتا	۵/- روپے	۱۵/- روپے
۲ کتے	۱۰/- روپے	۳۰/- روپے
۳ کتے	۱۴/-	۴۰/- روپے

تین سے زیادہ تعداد پر فی کتا فی ضلع ۲ روپے اور قاعدہ نمبر ۲ میں مذکورہ تمام اضلاع کے لئے ۶ روپے مزید فیس لی جائے گی۔

کتوں یا باز وغیرہ سے شکار کا موسم بھی وہی ہو گا جو بندوق سے شکار کا موسم ہونا ہے اور اس کی پابندی کرنا لازم ہو گا۔

۱۳ - رجسٹر شدہ "کلبوں" کے مقابلے کے شکار کے لئے "گیم وارڈن" کے یہاں سے پچاس روپے فیس ادا کرنے پر ۱۵ ستمبر سے ۳۱ مارچ تک کے لئے ایک خصوصی اجازت حاصل کی جاسکے گی۔

۱۴ - باز کا لائسنس دار شکار میں ایک سے زیادہ باز استعمال کرنے کا مجاز نہیں۔ نہ اسے ایک دن میں چار سے زیادہ پرندے مارنے کی اجازت ہے۔ ایک لائسنس کے تحت کئی باز والے بھی اکھٹے ہو کر شکار کھیلنے کا حق نہیں رکھتے۔

۱۵ - کتوں سے خرگوش کے شکار میں ایک خرگوش پر ۲ شکاری کتوں سے زیادہ نہیں چھوڑے جا سکتے۔

۱۶ - جدول ۲ میں مذکورہ جانوروں میں سے کسی جنگلی جانور کو اس کے پیچھے کتے دوڑا کر، اسے تھکا کر یا اسے تیز روشنی سے چکا چوند کر کے مارنا یا پکڑنا ناجائز و ممنوع ہے پانی کے کنارے یا کسی نمک کی جھیل کے قریب چھپ کر جانوروں کی گھات میں بیٹھنا اور انہیں مارنا یا پکڑنا ناجائز ہے نہ ان میں سے کسی جانور کے پیچھے پہیے دار گاڑی دوڑا کر گولی مارنے کی اجازت ہے۔

۱۷ - لائسنس شکار کسی دوسرے شخص کے نام منتقل نہیں کئے جا سکتے۔

۱۸ - محکمۂ شکار کے انسپکٹر یا کسی دیگر عہدہ دار کو شکار کے بارے میں کسی شک کی بنا پر تلاشی

Marfat.com

لینے کا پورا اختیار ہے اور اس حالت میں جو کوئی قابل اعتراض شے جال یا پھندا وغیرہ سے اسے ملے وہ اسے اپنے قبضے میں لینے اور عدالت میں پیش کرنیکا مجاز ہے

۱۹ ۔شکار کی ممانعت والے علاقوں اور پناہ گاہوں (SANCTEARIES) میں کسی شخص کو بندوق وغیرہ یا کتا رکھنے کی اجازت نہیں۔نیز ایسی پناہ گاہوں کے چاروں طرف ۲۵۰ گز کے اندر تک کسی جنگلی پرندے یا جانور کو مارنا یا پکڑنا ممنوع ہے

دریا کے راستے نقل و حمل کے قواعد

عمارتی لکڑی کو دریا میں ڈالنے - بیڑا بنا کر دریا میں ترانے۔ لکڑی پر ملکیتی نشان ڈالنے یا لکڑی کو دریا سے نکال کر اکٹھا کرنے کے قواعد۔

۱ - ان قواعد کی رو سے ہر شخص اپنی لکڑی کو دریا سپرد کرنے کے بعد واپس نکال لینے کا مستحق ہے بشرطیکہ :-

(ا) ڈی۔ الیف۔ او یعنی مہتمم جنگلات متعلقہ کا تحریری اجازت نامہ اُسکے پاس ہو۔
(ب) لکڑی مقررہ مقامات پر ہی نکالی جائے۔

۲ -جب تک کہ مہتمم جنگلات کا اجازت نامہ حاصل نہ ہو جائے کسی شخص کو اپنی لکڑی دریا کے کنارے کے قریب لانے اور اکٹھا کرنے کی اجازت نہیں۔

فیس اجازت نامہ بشرح ذیل لی جائے گی:-

گول لٹھے یا ٹکڑے - - - - - - - بحساب ۶ر فی عدد
چیرے یا کلہاڑی سے تراشیدہ لٹھے - - - - " ۳ر " "

۳ ۔ کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ افسر جنگلات کی تحریری اجازت کے بغیر لٹھوں پر سے نشان یا نمبر مٹائے یا ان میں ترمیم کرے یا اسے جلا کر کوئلہ بنائے۔ لیکن قواعد ہذا کا اطلاق ان علاقوں میں نہ ہو گا جو کسی میونسپلٹی یا چھاؤنی کی حدود کے اندر واقع ہوں یا جن ٹکڑوں کی لمبائی ۴ فٹ سے کم اور موٹائی ۲ فٹ سے کم ہو اور

Marfat.com

جو قواعد ہذا سے بچنے کے لئے پھیر کر یا کاٹ کر چھوٹے نہ کئے گئے ہوں۔
علاوہ ازیں ان قواعد کا اطلاق مندرجہ ذیل مقامات سے دریا کے بہاؤ کی جانب بھی نہ ہوگا۔

(ا) دریائے راوی پر شاہدرہ کا مقام۔

(ب) دریائے جہلم اور چناب کے مقامِ اتصال پر تریمو۔

(ج) دریائے سندھ پر کھٹڑ۔

۴ - جو لوگ دریا کی راہ اپنی لکڑی کی نقل و حمل کرنا چاہتے ہیں وہ افسرِ جنگلات مہتمم دریا کو مقررہ فیس ادا کر کے اپنے ملکیتی نشان درج کرا سکتے ہیں لیکن ان کے نشان دوسرے لوگوں کے نشانوں یا سرکاری نشانوں سے علیحدہ ہونے چاہئیں تاکہ مال کے باہم مل جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

۵ - ملکیتی نشانات ہر سال ماہِ جنوری سے آنے والے تین سال تک کے لئے جاری کئے جاتے ہیں۔

۶ - اس کے علاوہ افسرِ جنگلات مہتمم دریا (ڈیما - الیف - او) کو ایسے عارضی ملکیتی نشان بھی منظور کرنے کا اختیار ہے جو لکڑی کی کسی خاص کھیپ کو دریا کی راہ روانہ کرنے کے لئے بروقت مطلوب ہوں۔

۷ - مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی کرنے والا سزائے قید تا ۶ ماہ یا سزائے جرمانہ پانچ صد روپے یا ہر دو سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جا سکتا ہے۔

بہی اور دریا برد لکڑی کی بازیابی کے قواعد

۱ - پانی میں تیرتی ہوئی یا کنارے سے لگی کوئی لکڑی جس پر محکمۂ جنگلات کی دفعہ ۴۱ کے مطابق رجسٹری شدہ تجارتی نشانات موجود نہ ہوں یا جس کے نشان مٹے ہوئے اور ناقابلِ شناخت ہوں محکمۂ جنگلات کا مال متصور ہوگی تاوقتیکہ دعوے دار اس کا ثبوت

نہ لائے کہ یہ اس کا مال ہے۔

۲ - مندرجہ ذیل علاقوں میں پائی جانے والی تمام بے نام ونشان لکڑی کو سرکاری مال قرار دیا جائے گا۔

(۱) دریائے جہلم اور اس کی شاخیں جہانتک کہ وہ پاکستانی علاقے میں بہتے ہیں

(۲) 〃 چناب 〃 〃 〃 〃 〃

(۳) 〃 راوی 〃 〃 〃 〃 〃

(۴) 〃 ستلج 〃 〃 〃 〃 〃

(۵) 〃 سندھ 〃 〃 〃 〃 〃

اس میں مذکورہ دریاؤں کی سرمائی دھارا سے پانچ میل ادھر اُدھر کا بھی رقبہ شامل ہوگا۔

۳ - حکومتِ آزاد کشمیر سے بھی جو لکڑی اس طرح بہہ کر آئے گی حکومتِ مغربی پاکستان کا مال متصوّر ہوگی اور اس پر دفعہ ۴۵ کی کارروائی کا اطلاق ہوگا۔

لکڑی کے گودام رکھنے کے قواعد

۱ - کوئی شخص قواعد ہٰذا کے مطابق رجسٹری کرائے بغیر لکڑی کا کوئی گودام رکھنے یا چلانے کا حق نہیں رکھتا۔

۲ - جو شخص لکڑی کا کوئی گودام قائم کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ ڈی - ایف - او (مہتمم جنگلات) متعلقہ کو درخواست دے اور جہاں سے اس نے مال حاصل کیا ہو اس کی تفصیلات پیش کرے جس کے بعد اُسے نمبر و لائسنس دے دیا جائے گا اور کل قواعد و ضوابط کی پابندی اس پر لازم ہوگی۔

۳ - مالکِ گودام کا فرض ہوگا کہ جو موس نشان وہ اپنے گودام میں استعمال کرے اسے ڈی - ایف - او متعلقہ کے دفتر میں رجسٹری کرائے جس کی کوئی فیس نہیں لی جائیگی۔

Marfat.com

لیکن وہ اپنے گودام کے لئے ایسا کوئی نشان مقرر نہ کرے جسے کوئی دوسرا مالکِ گودام استعمال کر رہا ہو یا جو اُس سے بہت ملتا جلتا ہو۔

۴ ۔ کسی موسِ نشان کے جاری رہنے کی میعاد تاریخ رجسٹری سے ۳ سال تک کی ہوگی

۵ ۔ مالکِ گودام کا فرض ہوگا کہ حسب ہدایات مہتمم جنگلات اپنے گودام میں رجسٹر درآمد و برآمد مال کے اندراجات مکمل رکھے۔

۶ ۔ مہتمم جنگلات (ڈی ۔ ایف ۔ او) یا اس کے کسی نمائندے کو اس رجسٹر کا معائنہ کرنے کا ہر وقت اختیار ہے اور وہ سورج نکلنے سے سورج غروب ہونے تک کسی وقت گودام کا معائنہ کرنے کا بھی حق رکھتا ہے۔

۷ ۔ گودام سے کوئی لکڑی موسِ نشان لگائے بغیر نہیں ہٹائی جائے گی۔

۸ ۔ مالکِ گودام کے فوت ہو جانے پر یا جب گودام کسی وجہ سے منسوخ کر دیا جائے اس کے موسِ نشان کو ڈی ۔ ایف ۔ او متعلقہ کے دفتر میں داخل کر دینا ہوگا

۹ قواعد ہذا کی خلاف ورزی کی سزا ۶ ماہ تک قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانہ مقرر کی گئی ہے اور عادی مجرم کو یا جب کہ جرم رات کو چھپ کر کیا جائے دوچند سزا دی جا سکتی ہے۔

سرکاری جنگلات سے متصل زمینوں میں آگ روشن کرنے کے قواعد

۱ ۔ مہتمم جنگلات (ڈی ۔ ایف ۔ او) کی تحریری اجازت کے بغیر کسی سرکاری جنگل سے ایک میل کے اندر کسی گھاس پھوس ۔ یا نجی جنگل میں آگ روشن کرنا منع ہے

۲ ۔ سرکاری جنگل کی حد سے ۱۰۰ گز کے اندر اگر کسی غرض سے آگ جلائی جائے تو کمال احتیاط سے یہ کام کیا جائے تاکہ آگ کے جنگل تک پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔

سرکاری جنگل میں مویشی چرانے کے قواعد (بابت تحصیل ہائے مری و کہوٹہ)

۱ - بند رقبوں کو چھوڑ کر باقی جنگلوں میں مویشی چرانے کی اجازت ہے -

۲ - اگر کسی شخص کے مویشی بھٹک کر سرکاری جنگل میں گھس جائیں جہاں سے اس کی اپنی زمین کا فاصلہ ڈیڑھ سو قدم سے زیادہ نہ ہو تو اس کے مویشیوں کو داخل پھاٹک نہیں کیا جائے گا - لیکن اگر اس جگہ مویشیوں کو روکنے کے لئے جنگل کی باقاعدہ تار کشی کی گئی ہو تو یہ رعایت نہیں دی جائے گی -

۳ - سرکاری جنگل میں اونٹ - بھیڑ اور بکری کو چرانے کی اجازت نہیں - چونکہ یہ جانور درختوں کو نقصان پہنچاتے ہیں - سوائے اس کے کہ جس حد تک انزروئے "حقوق" اس کی رعایت دی گئی ہو -

بنجر زمینوں - گذارہ جات و شاملات کے قواعد

(تحصیل ہائے مری و کہوٹہ)

۱ - مذکورہ بالا زمینوں میں کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان قواعد میں دی گئی رعایات کے علاوہ کسی درخت کو کاٹے - گرائے یا کسی اور طرح اسے نقصان پہنچائے اس کی چھال اتارے یا پتے جدا کرے یا مویشیوں سے درختوں کا نقصان کرائے یا لکڑی کو کھینچ کر لے جائے - یا کسی دیگر شخص کو ایسا کرنے کی ترغیب دے -

- چونا یا کوئلہ پھونکے - یا اینٹیں پکائے - یا سرحی کو ٹے یا زمین کو توڑ کر اپنی زمین میں ملانے کی کوشش کرے جس سے درختوں یا لکڑی کا نقصان ہو -

- صوبائی حکومت سے اجازت حاصل کئے بغیر کسی شخص یا اشخاص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ شاملاتِ دیہہ کو باہم تقسیم کر لیں -

۴ - اگر کسی شخص کو اپنی ذاتی گھریلو یا زرعی ضروریات سے کوئی درخت مطلوب ہے تو وہ افسرِ جنگلات کی اجازت سے اسے قطع کر سکتا ہے لیکن اس کی لکڑی کو

Marfat.com

وہ علاقے سے باہر لے جانے یا فروخت کر دینے کا حق نہیں رکھتا۔
مندرجہ ذیل افعال قواعد ہذا کی پابندی سے مستثنےٰ ہیں:۔
۱۔ چیڑ یا دیار کے سوا کسی سوکھے درخت کو زرعی آلات۔ یا بصورتِ مرگ تجہیز و تکفین کے لئے لے جانا۔ یا سوکھی گری پڑی لکڑی اٹھا لے جانا۔
۲۔ گھاس یا پھل پھلاری کاٹ کر لے جانا۔
۳۔ چیڑ۔ دیودار وغیرہ درختوں کے گرے ہوئے پھل پھول اور خس اٹھا لے جانا۔
۴۔ کھیت سے متصل کسی درخت کی اس غرض سے نصف اونچائی تک شاخ تراشی کرنا کہ اس کی سایہ داری سے فصل کا نقصان ہوتا ہے۔
۵۔ ڈپٹی کمشنر کے مقرر کردہ اوقات و ہدایات کے اندر مویشیوں کے چارہ کے لئے درختوں کی شاخ تراشی کرنا۔

۵ ۔ ڈپٹی کمشنر وقتاً فوقتاً مخصوص اغراض کے لئے مستحق لوگوں کے نام اجازت نامے جاری کر سکتا ہے۔

۶ ۔ جن زمینوں میں زیادہ درخت نہ ہوں اور سطح ہموار ہو جس سے اچھی فصل حاصل کی جا سکے۔ ان زمینوں کو توڑ کر کاشت کرنے کے اجازت نامے فوری طور پر دیئے جا سکیں گے جس کے لئے ڈپٹی کمشنر کے عائد کردہ احکام کی پابندی یا فیس وغیرہ کی ادائیگی لازم ہو گی۔

۷ ۔ یہ اجازت نامے چھپے ہوئے فارموں پر ہوں گے جن کے اندر تمام تفصیلات و شرائط درج ہوں گی۔

۸ ۔ مہتمم جنگلات (ڈی۔ ایف۔ او) باشندگانِ دیہہ سے ہم مشورہ ہو کر شاملاتی زمینوں میں واقع درختوں کی اصلاحی چھنٹائی (IMPROVEMENT-FELLING) سرانجام دیں گے۔ اگر اس پر کوئی اختلاف رائے ہو تو ڈپٹی کمشنر سے فیصلہ لیا جائے گا۔

Marfat.com

بنجر زمینوں۔ گذارہ جات و شاملات کے قواعد

(بابت ضلع ہزارہ)

۔ یہ قواعد "گزارہ جات ہزارہ کے انتظامی قواعد مجریہ ۱۹۵۰ء" کہلاتے ہیں۔

۱ ۔ ہزارہ فورلیسیٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء کی رو سے ضلع ہزارہ کی بنجر زمینوں اور گزارہ جات کے انتظام میں کنسرویٹر محکمہ جنگلات کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو ڈپٹی کمشنر ہزارہ کو ہیں۔

۲ ۔ کنسرویٹر جنگلات کی مدد کے لئے ایک ڈی۔ ایف۔ او گزارہ جات مقرر ہے جو ان زمینوں کے انتظام میں اس کا ہاتھ بٹاتا ہے۔ اس کے ماتحت ضروری فنی عملہ مقرر ہے۔

۴ ۔ تمام گزارہ زمینوں کے درختوں سے جو سوکھی لکڑی اُتاری جائے گی یا گری پڑی پائی جائے گی وہ اوّلاً اہل دیہہ کا حصّہ ہو گی اور بعد ازاں دیگر لوگوں کا خواہ وہ اس میں حق نہ رکھتے ہوں بشرطیکہ اہلِ دیہہ کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہو۔

۵ (و) مذکورہ بالا خشک لکڑی کو خانگی یا زرعی ضروریات میں استعمال کیا جا سکے گا۔ لیکن کنسرویٹر جنگلات یا ڈی۔ ایف۔ او کی اجازت کے بغیر اس کو فروخت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا اجازت صرف ان لوگوں کو دی جا سکیگی جو حقدار دیہہ ہیں۔ اور جن کے ناموں کی تخصیص مہتمم جنگلات نے کر دی ہے۔ یہ لوگ اس اجازت کے لئے پانچ روپے سالانہ فی کس فیس ادا کر کے لائسنس فروخت حاصل کر سکینگے

۶ ۔ آلاتِ کشاورزی یا تدفین کے لئے یا چارپایاں بنانے کے لئے حسبِ گنجائش جنگل سے ہری لکڑی کی اجازت دی جا سکے گی۔

۷ ۔ مذکورہ بالا اجازتوں کے لئے رینج افسر (امین جنگلات) متعلقہ کو درخواستیں دی جائیں گی۔ جن پر گاؤں کے پٹواری کی تصدیق ہونا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ درخواست دہندگان کو گزارہ جنگل میں کس قدر حق حاصل ہے۔

۸ ۔ غیر حقداران کو گزارہ جات کے درخت نہیں دیئے جا سکیں گے۔ اسی طرح

Marfat.com

کسی گھر میں ہر فرد کو علیحدہ علیحدہ درخت حاصل کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ ان میں سے کسی کو علیحدہ مکان بنانے کی ضرورت نہ ہو۔

۹ - ضلع ہزارہ کے جس گاؤں میں اس کا اپنا "گزارہ جنگل" نہ ہو وہاں مسجد بنانے کے لئے کسی دوسرے گاؤں کے "گزارہ" سے لکڑی دی جا سکے گی۔ بشرطیکہ اس گاؤں کے حقداران کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہو۔

۱۰ - تعمیر مکان کے لئے اصل ضرورت سے زیادہ لکڑی کی منظوری نہیں دی جائے گی۔ اور ان درخواستوں پر غور کے وقت گاؤں کی "واجب العرض" کا معائنہ بھی کیا جائے گا کہ کسی شخص کے لئے اس کے حقوق میں کتنے درخت مقرر ہیں۔ مزید یہ کہ کسی صورت میں بھی ان منظوریوں کے تحت درختوں کی مجموعی تعداد کو کل گاؤں کے لئے مقرر کردہ تعدادِ درختاں سے بڑھنے نہیں دیا جائے گا۔

۱۱ - جس شخص کو ۰۵-۱۹۰۴ء کے بندوبست کی رو سے غیر وراثتی طریق پر کسی گزارہ جنگل میں حقوق حاصل ہیں۔ عام طور پر اس کی درخواست بابت درختاں نامنظور کی جائے گی خصوصاً اس حالت میں جب کہ گزارہ میں موجودہ درختوں کی تعداد وہاں کے ساکن حقداران کی طلب سے زیادہ نہ ہو۔

۱۲ - رینج افسر کا فرض ہے کہ گزارہ جنگل میں ان درختوں کو نشان زدہ کرے جو حق داران کی درخواستوں پر انہیں دیئے جائیں گے اور ایک رجسٹر میں ان کا اندراج رکھے۔ پھر حسبِ درخواست جو جو درخت دیئے جائیں انہیں تاریخ وار درج کرے۔

۱۳ - منظور شدہ درختوں کی لکڑی اسی کام میں لائی جائے گی جس کے لئے درخواست دی گئی تھی اور تاریخِ منظوری سے ایک سال کے اندر اٹھالی جائے گی۔ بصورتِ دیگر درخواست دہندہ کا حق اس پر فوت ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ کسی درخت کی لکڑی کو اس گاؤں کی حدود سے باہر نہیں لے جایا جائے گا جس کے گزارہ سے وہ حاصل کی گئی ہے۔

Marfat.com

۱۴ - قواعد ہذا کی خلاف ورزی کرنے والے کو علاوہ کسی دیگر سزا کے گزارہ جنگل میں اس کے حق سے تین سال تک کے لئے محروم کیا جا سکتا ہے۔ درختوں کے عطیات برائے فروخت قطعی ممنوع ہیں۔

۱۵ - گزارہ جنگل میں کسی کھڑے درخت کی چھال اتارنا یا تیل والی لکڑی جدا کرنا ممنوع ہے

۱۶ - کسی درخت کی حد سے زیادہ شاخ تراشی کرنے جس سے اس کے مرجھا جانے کا خطرہ ہو، کی اجازت نہیں اور چیر دیودار وغیرہ درختوں کی ساخ تراشی کرنے کی بھی قطعی ممانعت ہے۔

۱۷ - مہتمم جنگلات کی اجازت اور محصول ادا کئے بغیر کوئی شخص گزارہ جنگل میں کوئلہ پھونکنے یا اینٹاں چونا پکانے کے لئے جنگل کی لکڑی جلا کر بھٹی نہیں چلا سکتا۔ نیز بہتر وعمارتی قسم کی لکڑی کو جلانے کے کام میں نہیں لا سکتا۔

۱۸ - اینٹیں۔ چونا۔ سرخی وغیرہ جو کچھ پھونکا گیا ہو متعلقہ دیہہ سے باہر نہیں لے جایا جائے گا۔ اور کوئی بھٹی دو ماہ سے زیادہ نہیں چلائی جائے گی۔

رعائیت :- جب کسی مسجد۔ مقبرے یا کسی اور مقدس مقام کے لئے اینٹیں۔ چونا پکایا جائے گا تو ایسی بھٹیوں سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

۱۹ - گزارہ جنگل سے ادویاتی جڑی بوٹیاں اکٹھا کرنا ممنوع ہے۔ البتہ مہتمم جنگلات کی اجازت سے جب کبھی ایسا کیا جائے گا تو بوٹیوں کی فروخت سے جو آمدنی ہو گی اس کا ۲۰ فیصد تک محکمانہ اخراجات کے لئے وضع کرتے ہوئے بقایا آمدنی حقدارانِ دیہہ کو دے دی جائے گی۔

۲۰ - حکومت سے منظوری حاصل کئے بغیر گزارہ جنگل کا کسی دیگر اراضی سے تبادلئہ میں نہیں لایا جا سکتا۔

۲۱ - وادیٔ کاغان میں اب کوئی مزید رقبہ (نوتوڑ) زیرِ کاشت نہیں لایا جا سکتا۔

۲۲ - قواعد ہذا کی خلاف ورزی کی سزا ۶ ماہ تک قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانہ یا ہر دو سزائیں ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی جو لکڑی یا دیگر پیداوارِ جنگلات پکڑی گئی ہو بحق سرکار ضبط

Marfat.com

کرلی جائے گی اور بعد ازاں حسبِ قواعد دفعہ ۱۵ فروخت کر دی جائے گی اور محاصلِ سرکار میں داخل ہو گی۔

مزری اور مزری کی ساختہ اشیاء سے متعلق قواعد

۱ - قواعد ہذا کا اطلاق سابقہ صوبہ سرحد کے اضلاع میں ہوگا۔

۲ - ۱۶ ر اپریل تا ۱۵ ر اکتوبر مزری کے کاٹنے کی ممانعت ہے سوائے اس کے کہ جب :

۱- فصل باندھنے کے لئے اس کی رسی بنائی جائے یا۔

۲- بارش زدہ مکان یا مسجد کی چھت درست کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہو اور رینج افسر سے اس کی اجازت لی گئی ہو۔

۳ - ۱۶ ر اکتوبر تا ۱۵ ر اپریل تک شرائطِ ذیل پر مزری کو کاٹا جا سکتا ہے :-

۱- جب کہ حقدارانِ دیہہ کو نجی گھریلو ضروریات کے لئے مزری درکار ہو۔

وضاحت :- اس کے لئے کوئی شخص مزری کے بنائے گئے ۵ سیر بان یا ۱۵ سیر مزری کی دیگر اشیاء سے زیادہ نہیں لے سکتا۔

۲- جب کہ قواعد ہذا کے تحت کسی شخص کو مزری کاٹنے کی خصوصی اجازت دی گئی ہو

۴ - مزری کے کاٹنے میں صرف پختہ اور لمبی پتیاں کاٹنے کی اجازت ہے۔ شگوفے اور نئی شاخیں قطع نہ کی جائیں۔

۵ - محکمہ جنگلات کی جانب سے ہر سال مزری کی تیار فصل ڈپٹی کمشنر یا اس کے کسی نمائندے کی موجودگی میں بذریعہ نیلام یا ٹنڈر (پیش نہاد) فروخت کی جائے گی۔

۶ - مہتمم جنگلات (ڈی - ایف - او) کی اجازت کے بغیر مزری یا مزری کی بنائی ہوئی اشیاء کو مندرجہ ذیل سے زیادہ مقدار میں ضلع کوہاٹ سے باہر نہیں لے جایا سکے گا۔

۱- مزری کے ۵ سیر بان (۲) ۳ چنگیر

۳- ۱۰۰ مربع فٹ چٹائی (۴) مزری کی بنی ہوئی ۶ سیر دیگر اشیاء۔

Marfat.com

۵ - مزری کی بنی وہ اشیاء جو صوبائی حکومت کی طلب پر جا رہی ہوں۔

۷ - مزری پر تجارتی انضباط کے بطور مزری اور مزری کی بنی اشیاء کو برائے فروخت صرف ان شہروں میں لے جایا جا سکے گا۔ جو محکمہ جنگلات کی جانب سے مشتہر کئے گئے ہوں۔

۸ - مہتمم جنگلات کے جاری کردہ لائسنس کے بغیر مزری یا مزری کی بنی ہوئی اشیاء کے کاروبار کی اجازت نہیں۔

۹ - مزری کے کاروباری لوگ مہتمم جنگلات کی ہدایات کے مطابق اپنے مال کی خرید و فروخت کا حساب رکھیں گے اور اس حساب کو مہتمم جنگلات یا اس کے متعین کردہ کسی عہدہ دار رینج افسر وغیرہ کے معائنے کے لئے کھلا رکھیں گے۔

۱۰ - لائسنس کاروباری مزری کی فیس دو روپے سالانہ ہو گی۔

۱۱ - ضلع کوہاٹ میں کسی ریلوے اسٹیشن ماسٹر کو ڈی۔ ایف۔ او کوہاٹ کے اجازت نامے کے بغیر مزری یا مزری کی بنی ہوئی اشیاء کے باہر "بک" کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

۱۲ - اسٹیشن ماسٹر کا فرض ہو گا کہ مذکورہ اجازت نامہ دیکھے اور جس قدر برآمد مال کی اس میں اجازت دی گئی ہے اس کے پورا ہوتے پر لائسنس کی پشت پر اس کا اندراج کر کے لائسنس کو جاری کرنے والے ڈی۔ ایف۔ او کو واپس بھیجدے

۱۳ باشندگانِ دیہہ کے حقوق کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ آمدنی مزری کی فصل سے ہو گی وہ سب محاصلِ جنگلات میں داخلِ سرکار کی جائے گی۔

۱۴ - جرائم کے معاوضوں یا ضبط شدہ مزری کی فروخت سے حاصل شدہ آمدنی بھی شق "محاصلِ جنگلات" میں جمع کی جائے گی۔

۱۵ - نجی زمینوں کی مزری سے حاصل شدہ آمدنی کا ۲۰ فی صد محکمۂ جنگلات کے اخراجات کے بطور وضع کرتے ہوئے باقی سب وساطت محکمۂ مال طے شدہ حق داران میں تقسیم کر دی جائے گی۔

Marfat.com

۱۶ - مزری سے متعلق جرائم کا کھوج لگانے میں جو لوگ محکمہ کی مدد کریں گے وہ
مہتمم جنگلات سے انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوں گے۔

قواعد محصول درآمد چوبینہ (مجریہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۱)

۱ - قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے جو لکڑی سابق صوبۂ سرحد کے اضلاع میں لائی جائے گی اس پر مقررہ محصول وصول کیا جائے گا۔

۲ - لکڑی صرف ان مقررہ راستوں سے لائی جائے گی جن پر ڈپو واقع ہیں۔

۳ - ان ڈپوؤں پر سرکاری محصول ادا کئے بغیر لکڑی نہیں لے جائی جا سکے گی۔ اور مالک کے نقصان پر رُکی پڑی رہے گی۔

۴ - سابق صوبۂ سرحد کے اضلاع میں کچ یا کھیر کی لکڑی نہیں لائی جا سکے گی۔ نہ وہاں سے گزاری جا سکے گی۔ سوائے اس کے جو چترال یا سوات کی ریاستوں سے لائی گئی ہو اور وہاں کا اجازت نامہ مال کے ساتھ ہو۔

۵ - قواعد ہٰذا کی خلاف ورزی کرنے والا ۶ ماہ تک سزائے قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانہ یا ہر دو سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

دریا کی راہ نقل و حمل کے قواعد (برائے سابق صوبۂ سرحد)

(عمارتی لکڑی کی درآمد)

۱ - سرحد کے بالائی علاقوں سے ضلع ہزارہ میں لکڑی کی درآمد ممنوع ہے سوائے اس لکڑی کے جو قواعد ہٰذا کی شرائط کے اندر دریائے سندھ کے ذریعے بہا کر لائی گئی ہو یا جو لکڑی حکومت کی خصوصی اجازت سے قواعد کے اندر لائی جائے

۲ - سرحد کے بالائی علاقوں سے دیگر دریاؤں کے ذریعے جو لکڑی ہزارہ، پشاور، مردان

Marfat.com

اور کوہاٹ کے اضلاع میں لائی جائے گی۔ اس کے لئے ان دریاؤں پر مامور افسرِ جنگلات کا اجازت نامہ لازم ہوگا اور وہ اسی صورت میں حاصل ہو سکے گا کہ درخواست کنندہ نے جائز طریق پر لکڑی حاصل کی ہو اور تمام رسوم ادا کی ہوں۔ مزید شرط یہ ہوگی کہ مذکورہ تمام لکڑی کو حسب ہدایات مہتمم جنگلات مقررہ مقامات پر فروخت کیا جائے گا۔

۳ - افسرِ جنگلات مہتمم دریا کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی لکڑی کو دریا سے نکال لینے کے بعد دوبارہ دریا میں ڈال کر کہیں لے جانے کا حق نہیں رکھتا۔ یہ اجازت نامہ اس کی لکڑی کی تمام تفاصیل کا حامل ہوگا اور راہ میں جہاں جہاں لکڑی کو روک کر اس کی پڑتال کی جا سکتی ہے۔ ان مقامات کا نام اجازت نامے میں درج ہوگا۔

وضاحت:۔ ایسی لکڑی کے لئے کوئی اجازت نامہ جاری نہیں کیا جائے گا جو جائز طریقے سے نہ لائی گئی ہو اور جس کا پہلے سے کوئی اجازت نامہ موجود نہ ہو۔ ہر افسرِ جنگلات کو اختیار ہے کہ دریا میں بہا کر لائی جانے والی لکڑی کو روک کر اس کا اجازت نامہ طلب کرے اور اجازت نامہ نہ ہونے کی صورت میں اُسے آگے جانے سے روک لے۔

اگر دورانِ راہ اجازت نامے کی میعاد گزر جائے تو افسرِ جنگلات کو اختیار ہے کہ ایک چوتھائی فیس مزید وصول کر کے میعاد میں توسیع کر دے۔

۴ - دریاؤں پر اجازت نامہ حاصل کرنے کی فیس ۲/ فی لکڑی یا لٹھا لی جائے گی

حقِ استثنا:۔ ضلع ہزارہ میں گذارہ جات کے سکونتی و غیر سکونتی حقداران کو یہ رعایت حاصل ہے کہ جو لکڑی جائز طور پر اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کسی دریا سے گزار کر لائیں گے وہ فیس سے مستثنٰی قرار دی جائے گی اور اس کے لئے بلاقیمت اجازت نامے جاری کئے جائیں گے۔

۵ - افسرِ جنگلات مہتمم دریا کی تحریری اجازت کے بغیر کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ

Marfat.com

وہ اپنی لکڑی کو دریا پر دوران سفر میں کہیں نکالے، ہٹائے یا فروخت کرنے کی کوشش کرے یا اس کے نشانات کو مسخ یا تبدیل کرے یا کسی ٹاپو پر روک کر اس قسم کی کوئی کارروائی کرے یا پھونک کر کوئلہ بنائے وغیرہ۔

۶ - اضلاع ہزارہ، پشاور اور مردان میں دریاؤں کی راہ لکڑی درآمد کرنے والے اشخاص کا فرض ہوگا کہ وہ افسر جنگلات مہتمم دریا یعنی "ڈی - ایف - او ریور" کو اپنی لکڑی کے ملکیتی نشان یا نشانات سے مطلع کریں اور ان کی رجسٹری کروائیں۔

۷ - فیس رجسٹری دو روپے فی نشان ہوگی لیکن اگر نشانات تعداد میں تین سے زیادہ ہوں گے تو پانچ روپے فی نشان فیس لی جائے گی جو ایک سال کے لئے مؤثر ہوگی اور منظوری اس حالت میں دی جائے گی کہ درخواست کنندہ کے پاس کافی مال موجود ہو۔ ایک روپیہ مزید فیس ادا کر کے کسی نشان کی مزید ایک سال کے لئے توسیع کی جا سکتی ہے۔

۸ - ایک دوسرے سے مشابہ یا ملتے جلتے نشانات کی رجسٹری نہیں کی جائے گی۔

۹ - ۸/ فی نشان فیس ادا کر کے تین ماہ کے لئے کسی عارضی نشان کی منظوری حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱۰ - قواعد ہٰذا میں سے کسی دفعہ کی خلاف ورزی کی سزا ۶ ماہ تک قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانہ یا ہر دو سزائیں ہو سکتی ہیں۔

سابق صوبہ سرحد کے اضلاع میں پیداوار جنگلات کی نقل و حمل کے قواعد

۱ - ضلع ہزارہ کے سرکاری جنگل یا بنجر زمینوں میں لائی جانے والی لکڑی یا دیگر پیداوار جنگلات کے لئے لازم ہے کہ افسر جنگلات کا اجازت نامہ (پاس) اس کے ساتھ ہو تاکہ اندازہ کیا جا سکے کہ مال چوری کا نہیں۔ لیکن حقداران دیہہ جو لکڑی اپنی نجی اور خانگی ضروریات کے لئے گھر لا رہے ہوں وہ اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی اور

Marfat.com

اس کے لئے ان کا وہ "دائمی حقوق" کا پروانہ ہی کافی ہوگا۔

مزید یہ کہ حق دارانِ دیہہ جو پیداوارِ جنگل اپنی ذاتی ضرورت کیلئے اپنے سروں پر گٹھڑی یا بوجھ کی شکل میں جنگل سے لائیں گے وہ بھی مذکورہ بالا پابندی سے مستثنےٰ ہوگی۔

۲ ۔ تاہم ضلع ہزارہ کی حدود کے اندر کوئی لکڑی یا دیگر پیداوارِ جنگل رات کے وقت یعنی غروبِ آفتاب سے طلوعِ آفتاب تک کے درمیان ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل نہیں کی جائے گی۔

۳ ۔ افسرِ جنگلات کو اگر شک ہو کہ پیداوارِ جنگل کسی ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی ہے یا مال چوری کا ہے تو وہ اجازت نامہ جاری کرنے سے انکار کر دے گا۔

نوٹ :۔ مذکورہ بالا قواعد کا اطلاق لکڑی کی تیار شدہ مصنوعات۔فرنیچر اور دیگر چوبی اشیاء پر نہیں ہوگا۔

۴ ۔کنسرویٹر جنگلات کو ضلع ہزارہ میں لکڑی یا دیگر پیداوارِ جنگل کی نگہداری کے بطور پڑتالی چوکیاں قائم کرنے کا اختیار ہے اور ہر شخص کا فرض ہوگا کہ ان چوکیوں پر اپنے مال کا معائنہ کرائے۔مال ناجائز ہونے کی صورت میں چوکی پر روک لیا جائے گا اور قانونِ جنگل ہزارہ مجریہ ۱۹۳۶ء کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۵ ۔ لکڑی یا دیگر پیداوارِ جنگلات کے نقل وحمل کے دوران کوئی بھی افسرِ جنگلات یا پولیس مال کو روک کر معائنہ کر سکتا ہے اور کاغذات کی پڑتال کر سکتا ہے۔

۶ ۔ قواعد ہٰذا کی خلاف ورزی کی سزا ۶ ماہ تک سزائے قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانہ یا ہر دو سزائیں ہو سکتی ہیں۔اور مال مع گڈا یا گاڑی کے بحقِ سرکار ضبط کیا جا سکتا ہے۔

سابق سندھ کے علاقے میں پیداوارِ جنگلات کی نقل وحمل کے قواعد

۱ ۔ یہ قواعد "سندھ میں مویشی چرانے کے قواعد مجریہ ۱۹۳۶ء" کہلاتے ہیں۔

۲ - ان قواعد کے تحت مندرجہ ذیل حالتوں میں مفت چرائی کی اجازت ہوگی:-
(الف) بیلداروں کے مویشی جن کے بدلے انہوں نے بلا اُجرت کام کرنا قبول کیا ہے۔
(ب) وہ مویشی جن کے لئے مہتمم جنگلات نے مفت چرائی کے خصوصی پروانے جاری کئے ہیں۔

۳ - مویشی صرف ان رقبوں میں چرائے جا سکیں گے جن کا اندراج اجازت ناموں میں کیا گیا ہے۔ "بند جنگل" میں چرائی کی اجازت نہ ہوگی۔

۴ - سکھر، شکارپور اور لاڑکانہ ڈویژنوں میں سالِ چرائی یکم اپریل تا ۳۱ مارچ قرار دیا گیا ہے اور حیدرآباد و ٹھٹھہ ڈویژنوں کے لئے یکم اگست تا ۳۱ جولائی۔ چرائی کے پروانے ۱۲ ماہ کے لئے یا سالِ چرائی کے آخر تک کے لئے (جو صورت بھی کم ہو) جاری کئے جائیں گے۔ مویشیوں کے ساتھ دودھ پیتے بچوں کی فیس نصف لی جائے گی۔

۵ - جنگل میں مویشیوں کے ساتھ چرواہے کا ہونا ضروری ہے جس کا فرض ہوگا کہ کسی افسرِ جنگلات یا فورسٹ گارڈ کے سوال کرنے پر اپنا پروانۂ چرائی اسے دکھائے اور بتائے کہ کون کون سے مویشی اس کی تحویل میں ہیں۔ پروانۂ چرائی نہ ہونے کی صورت میں یا جب کہ مویشیوں کے ساتھ پروانہ نہ ہو تو تمام مویشی داخلِ پھاٹک کئے جائیں گے۔ لیکن اگر پروانۂ چرائی کھو گیا ہے اور نئے اجازت نامے کی درخواست کی گئی ہے تو کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

۶ - پروانۂ چرائی کھو جانے کی صورت میں ۲۵ پیسے مزید فیس ادا کر کے دوبارہ پروانۂ چرائی حاصل کیا جا سکے گا جس پر پچھلے اجازت نامے کا نمبر شمار اور تاریخ درج ہوں گے

۷ - ایسے شخص کو کوئی پروانۂ چرائی نہیں دیا جائے گا جس کے ذمے محکمہ جنگلات کا کوئی مطالبۂ زر باقی ہو یا اس کے خلاف ایکٹ جنگلات کا کوئی مقدمہ چل رہا ہو۔

۸ - اگر کوئی شخص ڈکیتی وغیرہ جرائم میں حصہ لیتا ہو یا جنگل میں آگ لگانے وغیرہ ضرر رساں افعال کا مرتکب ہو تو رینج افسر (ماتحت جنگلات) کو اختیار ہوگا کہ بمنظوری

Marfat.com

مہتمم جنگلات ایسے شخص کے نام پروانۂ چرائی مویشیاں جاری کرنے سے انکار کر دے بلکہ اس کے نام جاری شدہ اجازت ناموں کو بھی منسوخ کر دے۔

۹ ۔ جو مویشی باوجود پروانہ چرائی کے سورج نکلنے سے آدھ گھنٹہ پہلے یا غروب ہونے کے آدھ گھنٹہ بعد جنگل میں چرتے ہوئے پائے جائیں گے یا جو سرکاری بند رقبوں میں چرتے ہوئے پائے جائیں گے انہیں داخلِ پھاٹک کیا جائے گا۔ لیکن اگر فیس پھاٹک کے بقدر جرمانۂ جنگل ادا کر دیا جائے گا تو مویشیوں کو "پھاٹک بند" نہیں کیا جائے گا۔

۱۰ ۔ پروانۂ چرائی کے تحت کسی مالکِ مویشی یا چرواہے کو جنگل میں ایسا کوئی اوزار اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے جس سے درختوں کی شاخ تراشی کر کے مویشیوں کی خوراک بنایا جا سکے یا درختوں کو اور کسی طرح نقصان پہنچایا جا سکے۔ خلاف ورزی کرنے والے کا "پروانۂ چرائی" منسوخ کیا جائے گا۔

۱۱ ۔ مہتمم جنگلات (ڈی ۔ ایف ۔ او) کی منظوری کے بغیر جنگل میں مویشیوں کے لئے کوئی سائبان یا عارضی قیام گاہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

سابق سندھ کے جنگلات میں مویشی چرانے کے قواعد

(مجریہ جولائی ۔ ۱۹۳۶ء)

۱ ۔ مہتمم جنگلات یا دیگر بااختیار افسرِ جنگلات سے اجازت حاصل کئے بغیر کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ لکڑی یا دیگر پیداوارِ جنگلات کو کسی سرکاری یا زیرِ حفاظت جنگل سے یا اس کی حد کے دس میل ملحقہ علاقے سے کہیں کو منتقل کرے سوائے اس کے کہ جب یہ مال سرکاری ہو یا پھر نجی حالت میں دو گدھے بوجھ سے زیادہ نہ ہو یا جسے تین آدمی سروں پر اٹھائے ہوں اور چوبیس گھنٹے میں ایک سے زیادہ پھیرا نہ کرتے ہوں ۔ مزید یہ شرط ہے کہ مال صرف نجی ضرورت کا ہو اور برائے

لدان کسی بندرگاہ یا منڈی کو نہ لے جایا جا رہا ہو یا حکومت کے کسی مشتہر کردہ غیر علاقے یا ممنوعہ مقام کو نہ لے جایا جائے۔

۲ - شکارپور۔ سکھر اور حیدر آباد یا روہڑی کی میونسپل حدود کے اندر کوئی عمارتی لکڑی یا کوئلہ مندرجہ ذیل مقامات سے گزارے بغیر نہیں لے جایا جائے گا۔

شارعات (سڑکیں)	متعلقہ مقامات لدان
(۱) شکارپور۔ آباد۔ میلانی اور رکھ کی سڑکیں:۔	لکھی دتور واقع نہر سندھ
(۲) سکھر۔ آباد۔ میلانی اور شکارپور کی سڑکیں:۔	بندر سکھر۔
(۳) حیدر آباد رروڈ۔ نئے اور پرانے پھلیلی پل کی سڑکیں سڑک حاجی پور وگڈو بندر:۔	پھلیلی۔
(۴) سڑک روہڑی۔ ملتان نئے اور پرانے پھلیلی پل کی سڑکیں:۔	بندر روہڑی۔

۳ - مہتمم جنگلات اگر ضروری سمجھے تو کسی ایسے شخص کو اپنے مال کے اجازت نامے جاری کرنے کا اختیار دے سکتا ہے۔ جو عمارتی لکڑی یا دیگر پیداوار جنگلات کا مالک یا سوداگر ہو۔ وہی اس اختیار کو منسوخ بھی کر سکتا ہے۔

۴ - مہتمم جنگلات کا فرض ہے کہ جس شخص کو اجازت نامہ جاری کرنے کا اختیار دے اسے اجازت ناموں کی ایک خالی۔ چھپی ہوئی کتاب بھی فراہم کرے۔ اسی طرح شخص مذکور کا فرض ہوگا کہ اجازت ناموں کی کتاب کے مثنیٰ جات کتاب بہم پہنچانے والے افسر کو واپس کرے اور جب تک سب مثنیٰ رسیدات واپس نہ پہنچ جائیں کوئی مزید کتاب اس شخص کے نام جاری نہ کی جائے۔

۵ - جس شخص کو اجازت نامے جاری کرنے کا اختیار سونپا جائے اس کا فرض ہوگا کہ اس اختیار کا ناجائز استعمال نہ کرے بلکہ ضابطے اور قواعد کی پابندی کا خیال رکھے۔ ہر بوجھ کے لئے علیحدہ اجازت نامہ جاری کرے اور کوئی رسوم یا فیس وغیرہ اُن پر نہ لے۔

۶ - اجازت نامے کی چھپی ہوئی عبارت میں ردّو بدل یا ترمیم کرنے کی اجازت

Marfat.com

نہیں ہے۔ البتہ مہتمم جنگلات مال لے جانے کے راستے یا اجازت نامے کی میعاد میں حسبِ ضرورت ترمیم کر سکتا ہے۔

۷۔ کسی افسرِ جنگلات کی تحریری اجازت کے بغیر کسی سرکاری جنگل یا جنگل زیرِ حفاظت کی سرحد سے ایک میل کے اندر تک لکڑی کو کاٹنے پھاڑنے کی کوئی آرہ مشین یا دیگر مشین نہیں نصب کی جائے گی۔ نہ کوئلہ پھونکنے کی بھٹّی قائم کی جائے گی۔ سوائے اس کے کہ جب کسی شخص نے متعلقہ افسرِ جنگلات کو تحریراً اُس امر کی درخواست کی ہو اور ایک ماہ گزرنے کے باوجود اُسے کوئی جواب نہ ملا ہو۔ جس حالت میں کہ مذکورہ درخواست منظور متصوّر ہو گی

۸۔ قواعد ہٰذا میں سے کسی کی خلاف ورزی کی پاداش میں ۶ ماہ تک سزائے قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

Marfat.com

مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

Marfat.com

مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

Marfat.com